وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ
وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

دن کا معمول
بمطابق
فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

وما آتاکم الرسول فخذوہ
وما نہاکم عنہ فانتہوا

دن کا معمول
بمطابق
فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

مکتبہ خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم۔ اسلام آباد

نام کتاب	دن کا معمول بمطابق فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ترتیب و تحریر	ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی
اہتمام	خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد
تعداد	1100
اشاعتِ اول	اکتوبر 2020 بمطابق ربیع الاول 1442ھ
اشاعت دوم	جنوری 2021 بمطابق جمادی الاول 1442ھ
اشاعت سوم	اپریل 2021 بمطابق رمضان المبارک 1442ھ

اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت و بساط کے مطابق کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تصحیح، طباعت اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ مستقبل میں مزید احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہماری سعی قبول فرمائے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

بَلَغَ العُلیٰ بِکمالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ
حَسُنَت جَمیعُ خِصالِہٖ
صلّو علیہِ واٰلِہٖ

فیضانِ نظر

مجدد العصر، دلیل السُبُل، خزینۃ الاسرار

وارث النبیِ المختار، وسیلۃ الطالبین، نقیب المحبوبین

محبوب السالکین، امام المتقین، وصفوۃ العابدین

جلیس الرحمٰن، الامام الخراسان

حضرت اخوندزادہ پیر **سیف الرحمٰن** مبارک نور اللہ مرقدہ

بنظر کرم

غوث الزمان، محبوب الامام الخراسان، تاج الاولیاء

امام الاتقیاء، زینۃ الاصفیاء، طبیب ارواحنا وقلوبنا

سیدی و سندی، مرشدی و مولائی، وسیلتنا الی اللہ

شیخ المشائخ شیخ الطریقۃ

حضرت **میاں محمد السیفی** اطال اللہ حیاتہ

فہرست

تاثرات

استاذالکل رئیس المناطقہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی

صدر مدرس جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفرازالعلوم، ترنول، اسلام آباد

بانی ومتہم دارالعلوم انوارِ رضا، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدائے نکتہ داں برائے نکتہ خواہاں کہ

اس کتاب کو دیکھنے اور پڑھنے سے آدمی محسوس کرتا ہے کہ اس کتاب کا اسلوب بیان اسلاف مصنفین کا سا ہے، عمل اور اخلاص کا حصول و تحصیل اور اوامر ونواہی کے تقاضے پورے کرنے، دنیاو عقبیٰ (دارین کی افادیت) میں مفید ترین نتائج کی حامل اور اس پر عمل راہ ولایت پر چلنا ہے ،اور اگر نگاہ شیخ کا تصور رکھ کر عمل کرے گا تو دارین کی کامیابیاں اسے میسر آئیں گی۔

معمولات زندگی کو اس تفصیل سے ذکر کیا۔ جاگنے سے سونے تک کے آداب اور ان مواقع کی دعائیں بلکہ عبادات میں سنن رواتبہ اور سنن زائدہ بر محل ادائیگی کے طرق، کہ جن پر معمول بجالانے سے زندگی کا ہر لمحہ سنت کے مطابق ڈھلنے لگے گا۔ اس کتاب پر عمل کرنے سے تقرب الی اللہ اور مراتب و مناصب علیا عنوان ہائے ولایت میسر آئیں گے۔ ان شاءاللہ

اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے ان کے لیے اور قارئین کے لیے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے،

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام۔

یکے از طالبان طریقت

(مفتی) محمد سلیمان رضوی غفرلہ

11 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 28 ستمبر 2020

امام المدرسین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری
بانی ومہتمم جامعہ قادریہ مردان پاکستان

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران: 31)

محسن جن وانس محبوب کائنات علم وحکمت کے مرکز، رشد وہدایت کے منبع ومعدن، ہادی بر حق تمام مخلوقات میں سب سے جامع کلام کرنے والی برگزیدہ ہستی، حبیب کبریا معصوم عن الخطاء، شافع روز جزاء احمد مجتبیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عدد مایجب ربنا ویرضی کے کلام مبارک کا وہ حصہ جو خالق حقیقی سے اپنی تعلق کی درستگی اور خلوق کی بہتری کے لئے التجاؤں اور دعاؤں پر مشتمل ہے جس میں آپ نے اللہ تعالی کی کبریائی و بڑائی اور حمد وثنا کے ایسے الفاظ منتخب فرمائے اور اللہ تعالی کے ان اسمائے حسنہ وصفات مبارکہ کا ذکر فرمایا جن کے ساتھ اللہ تعالی جل وشان کو پکارنے سے اس کی رحمت اور عفو وکرم کا دریا جوش میں آجاتا ہے اور سائل کی خالی جھولی بھر دی جاتی ہے اور اس کی تمام دعائیں خواہشیں تمنائیں اور آرزوئیں

پوری ہو جاتی ہیں۔ دعائیں ایسی مختصر اور جامع الفاظ کا استعمال کسی اور انسان یا مخلوق کے بس کی بات نہیں مختصر یہ کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی تمام حاجات مانگنے کا سب سے بہترین سلیقہ طریقہ بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا میں معلم بنا کر بھیجا تاکہ لوگوں کو صرف ایمان و اسلام اور عبادات و احکام کی تعلیم سے مزین فرمائے بلکہ آداب و اخلاق کی تعلیمات سے منور فرمائے آپ ﷺ نے امت کو نہ صرف قول سے آگاہ کیا بلکہ عمل کے ذریعے بھی دکھایا کہ امت کو آسانی ہو اور کیوں نہ ہو کہ ذات ہی رحمت العالمین کی ہے۔ آپ ﷺ نے امت کے تعلیم و تربیت کی خاطر اپنی ساری حیات مبارکہ اس طور بسر فرمائی کہ پیدائش سے لے کر موت تک کی زندگی گزارنے کے ڈھنگ اور اطوار و طریقے سکھائے۔ انفرادی، اجتماعی، معاشرتی اور ساری و اخلاقی اقدار کے ان گوہر نایاب سنتوں کا مجموع عنایت فرمایا جو کہ انسانی فطرت سلیمہ کے عین موافق ہے۔

معلم انسانیت حضرت مصطفیٰ ﷺ کے لائے ہوئے طور طریقے خواہ وہ زندگی کے کسی شعبے سے بھی تعلق رکھتے ہوں مثلاً عبادات، کھانے پینے، سونے جاگنے، اٹھنے بیٹھنے اور اوڑھنے پہنے

کے طریقے جس کسی نے بھی اپنائے وہ دونوں جہاں میں فلاح و کامیابی پا گیا اور جو محبوبین الٰہی میں شمار ہو جاتا ہے۔

مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دور حاضر میں عام مسلمانوں کا تو کیا کہنا بلکہ خواص اور اخص الخواص نے بھی یہود و نصاریٰ کی دیکھا دیکھی اپنے آقا کریم ﷺ کے عملی نمونوں کے مقابلے میں اغیار کے طور طریقے اپنائے اور زندگی گزارنے میں یورپ اور مغرب ہی کو اپنا مقتداء و پیشوا بنا رکھا ہے جو وہ لوگ کوئی نیا طریقہ لاتے ہیں ہمارے سادہ لوح مسلمان اسے دل و جان سے قبول کر لیتے ہیں۔

قبلہ ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی صاحب نے اسی مقصد کی خاطر زیر نظر کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق طرزِ زندگی مسلمانوں میں عام کرنے کے لیے روزمرہ زندگی کے تمام دن کا معمول اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین، اقوال و افعال کی روشنی میں جمع کرنے کی سعی کی ہے گویا کہ اگر کوئی اپنی عملی زندگی حضور نبی کریم ﷺ کے مبارک طریقوں اور سنت کے موافق بسر کرنا چاہے تو یہ کتاب اس کے لئے بہترین رہنما ثابت ہو گی۔

تمام قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب کا بغور مطالع کیا جائے اور تمام متعلقین اور دوست واحباب کو اس کتاب کا مطالعہ کرنے کی تاکید کی جائے۔ آخر میں اللہ تعالی سے خصوصی دعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ کریم قبل ڈاکٹر صاحب کی ان مساعی جمیل کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادم علوم الدین المنقول والمعقول فقیر
ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری
جامعہ قادریہ مردان پاکستان
یکم شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 16 مارچ 2021ء

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری
شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتادربار لاہور/رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیدائش سے لے کر تادمِ مرگ ہر انسان نے اس فانی زندگی کے شب و روز کسی نہ کسی عمل میں مصروف ہو کر گزارنے ہوتے ہیں لیکن اہل ایمان کا معاملہ جدا ہے مومن کی زندگی کا ہر لمحہ چاہے وہ عبادت میں گزرے یا طلب معاش میں اس کے لئے اسلامی تعلیمات اور اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے،

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ[1]

ترجمہ: بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے

اس کتاب میں پیر طریقت جناب ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی مدظلہٗ نے مسلمانوں کے لئے دن کے معمول کے حوالے سے ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں ایک لائحہ عمل دیا ہے،

---

[1] الاحزاب:21

جس پر عمل کر کے ہر شخص اچھی زندگی گزار سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات اطمینان قلبی کا باعث ہیں اور لالچ کی بجائے صبر اور قناعت کا درس دیتی ہیں۔

محترم ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب کی دیگر تالیفات کی طرح یہ کتاب بھی امت مسلمہ کے لیے ایک علمی تحفہ ہے اللہ تعالی جناب ڈاکٹر صاحب کی مساعی جمیلہ میں برکت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ مرکز معارف اولیاء

دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

25 شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 09 اپریل 2021ء

میزانِ حروف : ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ انوار رضا جوہر آباد، مدیر سوئے حجاز لاہور

لوٹ جا عہد نبی کی سمت رفتار جہاں

زندگی کو آج پھر ارتقاء مطلوب ہے

اس حقیقت سے کون انکار کرے گا؟ کہ اتباع سیرت و سنت ہی عینِ اسلام ہے جناب ابو طالب کا ایک شعر ہے جو انہوں نے حضرت عبد المطلب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے دوران اپنے مشاہدے کی بنیاد پر کہا تھا۔ فرماتے ہیں

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ

فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام آپ کی جلالتِ شان ظاہر کرنے کیلئے اپنے نام سے فشق کیا ہے چنانچہ عرش والا محمود ہے اور آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس سے بھی پہلے ولادت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر پا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا ابو المطلب آپ کے گھر آئے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیا اور حطیم کعبہ میں پہنچ کر خدا کا شکر ادا کیا اور کہا

الحمد للہ الذی اعطانی   ھذا العلام الطین الاردان

تمام حمد و ثناء اللہ کیلئے ہے جس نے مجھے یہ پاک دامن بچہ عطا فرمایا

قد ساد فی المهد علی الغلمان اعیذہ باللہ ذی الارکاب

یہ وہ بچہ ہے کہ پنگھوڑے میں ہی لڑکوں کا سردار ہوگا۔ اس کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اور اس کیلئے پناہ مانگتا ہوں۔

یہی وہ ذات ہے جس کیلئے رب العالمین نے ارشاد فرمایا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[1]

ترجمہ: بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے

حضرت سیاح حرمین ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ وہ اسوۂ نبوی ﷺ کے نور کو عام کرنے کے لئے مستعد ہوئے اور زندگی کے ہر لمحہ پر سیرت و سنت کا راج قائم کرنے کیلئے تقریر و تحریر اور قول و فعل کے ذریعے محنت شروع کر دی۔ ان کی تازہ کتاب ''دن کا معمول بمطابق فرمان رسول ﷺ'' اسی جذبہ کا خوب صورت ثمر ہے۔

---

[1] الاحزاب: 21

زندگی ماہ و سال پر محیط ہے اور ماہ و سال دنوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ فاضل مصنف نے ایک دن کا شیڈول اس انداز میں مرتب کیا ہے کہ مؤمن سونے سے جاگنے پر جلوۂ محبوب کریم علیہ السلام سے مستفید ہو اور پھر دن بھر اس کا یہی معمول رہے۔ ہر کام میں غور کرے کہ سرکار کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے اس حوالے سے کیا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ پاکانِ امت کی زندگیاں ایسی بے شمار مثالوں سے جگمگ جگمگ کر رہی ہیں کہ اگر خربوزہ کھانے کیلئے سنت نبوی معلوم نہ ہو سکی تو خربوزہ کھانا ہی ترک کر دیا۔ اتباع نبوی کا اس قدر شوق کہ بات سمجھ میں آئے یا نہ آئے اطاعت کا جذبہ غالب رہے۔

حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ سواری پر سوار مسجد نبوی کے سامنے ہیں اور ایک گزرنے والے کو فرماتے ہیں پانی لاؤ مجھے وضو کراؤ تعمیل کی جاتی ہے نماز کا وقت نہیں۔ مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھتے ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرا دیتے ہیں۔ وضو کرانے والے نے اس سارے معاملے کی وضاحت پوچھی۔ اپنے کام امیر المؤمنین خود سر انجام دیتے ہیں مجھے پانی لانے اور وضو کرانے کا حکم کیوں دیا؟ وقت نماز نہ تھا مسجد میں جا کر دو رکعت کیوں ادا کئے اور پھر بلا وجہ آسمان کی طرف دیکھ کر کیوں مسکرائے؟ امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا گویا

منزل کا کچھ شعور نہ ہے راہنما سے واسطہ

بس اتنا جانتا ہوں تیری راہ گزر میں ہوں

آئیں مشکلیں ہزار اور میرا کریں طواف

کچھ غم نہیں ہے مجھ کو کہ میں تیری نظر میں ہوں

ارشاد فرمایا اس سارے معاملے کی خبر مجھے نہیں۔ میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ ایک روز میں یہاں سے گزر رہا تھا۔ سیدنا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے مجھے وضو کرانے کا حکم ارشاد فرمایا پھر مسجد میں تشریف لے گئے وقت نماز نہ تھا مگر دو رکعت ادا فرماتے تھے پھر آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرائے تھے۔ میں نے تو وہی سنت ادا کی۔ کتاب میں حضرت ڈاکٹر صاحب کا پیغام بھی یہی ہے۔

لوگو! اللہ کے محبوب سے اتنی محبت کرو کہ عہد رسالت مآب ﷺ لوٹ آئے۔ یہ جذبہ اطاعت و اتباع نبوی ﷺ ہی میراث مسلمانی ہے جسے عام کرنے کیلئے حضرت ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب مرتب فرمائی۔

رب کریم انہیں اس کار خیر کی جزائے جزیل نصیب فرمائے اور اس جذبہ کو عام کرنے کیلئے ہمارے سماج کے ہر فرد کو توفیق ارزانی فرمائے۔

آمین

کرم اے شہ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم

وہ گدا کہ تو نے عطا کئے ہیں جنہیں دماغ سکندری

غبار راہ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ سہ ماہی انوار رضا جوہر آباد

مدیر ماہنامہ سوئے حجاز لاہور

13 رمضان 1442ھ بمطابق 26 اپریل 2021ء

حرفِ آغاز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ذِی الۡعِزَّۃِ وَ الۡعُلٰی وَ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡمُصۡطَفٰی خَاتَمِ الۡاَنۡبِیَآءِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَالتَّابِعِیۡنَ لَھُمۡ بِالۡاِحۡسَانِ وَالۡھُدٰی

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس اُمتِ مسلمہ کے ایمان کا مرکز و محور اور آساسِ حقیقی ہے۔ نبی اکرم ، شفیع محشر ﷺ کی ذات مبارکہ کو دین میں اس طرح مرکزیت حاصل ہے جس طرح حج میں خانہ کعبہ شریف کو،اس لیے کریم آقا ﷺ کی ذات مقدسہ کو اپنی جملہ عقیدتوں، محبتوں اور اطاعت کا مرکز و محور بنانا ایمان کی کاملیت اور بارگاہ الٰہی میں مقبولیت کے لیے ضروری ہے۔آپ ﷺ کی نسبت کے اِستحکام اور محبت واخلاص واطاعت وغلامی والے تعلق کے بغیر نہ دنیا میں کوئی عزت وسرفرازی نصیب ہوسکتی ہے نہ آخرت میں سرخروئی حاصل ہوسکتی ہے۔ حضور سیدُ المرسلین ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری فرض عین ہے، بندگی کا تقاضا ہے، ایمان کی بنیاد ہے، عین اِطاعتِ خدا ہے، رحمت الٰہی کا زینہ ہے، حیات آفریں ہے، جنت کے حصول اور دوزخ سے نجات کا سامان ہے، اللہ کی محبت کے حصول کا ذریعہ

ہے۔ قرآنِ پاک کی متعدد آیات میں آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا۔ قرآن حکیم ہمیں بار بار اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اِطاعتِ مصطفی ﷺ ہی اِطاعتِ خدا ہے اور مصطفی ﷺ کی نافرمانی در حقیقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃالنساء میں ارشاد فرمایا:

وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ[1]

ترجمہ: اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

اس آیتِ کریمہ سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے اپنا پیغام انسانوں تک پہنچانے کے لیے انبیاء و رسل کو ذریعہ و وسیلہ بنایا ہے تو حصول ایمان کا واحد ذریعہ اطاعت انبیاء و رسل ہے۔ انکی اطاعت در حقیقت اطاعت باری تعالیٰ ہے۔

---

[1] النساء: 64

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور اس پر ثواب عظیم کا وعدہ فرمایا اور تاجدارِ رسالت ﷺ کی نافرمانی پر عذاب جہنم کا مژدہ سنایا۔ ارشاد فرمایا:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ[1]

ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا۔

یہاں پر اطاعت رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی یا جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہ اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اس آیتِ مبارکہ نے ایک بڑی قرآنی حقیقت کو یہ کہہ کر متحقق کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا بلاواسطہ ذریعہ سوائے واسطۂ رسالت کے اور کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا تصور حضور نبی اکرم ﷺ کی اِطاعت کے بغیر محض ایک مجرد خیال رہ جاتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ پیکرِ محسوس نہیں ہے۔ نہ تو اس کی بات کسی کو سنائی دیتی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کا فعل کسی کو دکھائی دیتا ہے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم (اطاعت) پر عمل اسی طرح

---

[1] النساء: 80

ہو سکتا ہے کہ محبت، چاہت، دل کے میلان اور اخلاص و وفا کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و غلامی کی جائے یہ جانتے ہوئے کہ آپ ﷺ کی اطاعت عین اطاعتِ الٰہی ہے اور آپ ﷺ سے بغاوت و سرکشی اللہ سے بغاوت و سرکشی ہے۔

جس کام کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا اسے کرنا اور جس سے منع فرمایا اس سے رک جانا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاوَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ[1]

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں، اُس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

[1] الحشر: 07

حدیثِ صحیح کے الفاظ اس حقیقت کی مکمل ترجمانی کرتے ہیں، جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ[1]

ترجمہ: جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی (اچھے اور برے) لوگوں کے درمیان معیارِ امتیاز ہے۔

[1] صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، باب اقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ

حکیم الاُمت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ بڑے اچھوتے اور خاص انداز میں حضور ﷺ کی اطاعت و پیروی کو ذاتِ الٰہی تک رسائی کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

عاشقی! محکم شو اَز تقلیدِ یار
تا کمندِ تو شود یزداں شکار[1]

(اے خدا سے عشق و محبت کا دعویٰ کرنے والے! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رابطہ و غلامی اور اطاعت کے رشتے میں پختگی پیدا کر، تاکہ ان کی غلامی کے ذریعے تیری کمندِ عشق بارگاہِ خداوندی تک پہنچ سکے۔)

حضور رحمت عالم، نبی محتشم ﷺ کی اطاعت پر عطائے بہشت کا وعدہ اور روگردانی پر سخت عذاب و وعید کا اظہار فرمایا گیا:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا[2]

---

[1] اسرار خودی از ڈاکٹر علامہ محمد اقبال

[2] الفتح:17

ترجمہ: اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ اسے بہشتوں میں داخل فرمادے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، اور جو شخص (اطاعت سے) منہ پھیرے گا وہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کردے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے محبوب کریم آقا ﷺ کی اطاعت کا حکم بصیغہ امر دیتے ہوئے اور اس سے اعراض کرنے والے پر وعید کرتے ہوئے فرمایا:

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ[1]

ترجمہ: آپ فرمادیں کہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کے حبیب، حضور خاتم المرسلین، شفیع المذنبین ﷺ کی فرمانبرداری کو رحمت کے حصول کا ذریعہ بتایا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ[2]

ترجمہ: اور اللہ کی اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

---

[1] آل عمران: 32

[2] آل عمران: 132

اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[1]

ترجمہ: (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِ گراں اور طوقِ (قیود)۔ جو اُن پر (نافرمانیوں کے

[1] الاعراف: 157

باعث مسلّط) تھے۔ ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب

کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے

اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے

اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی

لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔

اسی طرح اللہ جل جلالہ نے اطاعت الٰہی اور اتباع مصطفیٰ ﷺ کو حیات کاملہ کا ذریعہ

بتاتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ[1]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب (بھی) رسول ﷺ تمہیں کسی کام کے لیے

بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول ﷺ کو

فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔

---

[1] الانفال: 24

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا[1]

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ[2]

[1] النساء: 59

[2] النور: 51

ترجمہ: فرما دیجیے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول ﷺ کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول ﷺ پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے۔

پھر اطاعت الٰہی کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَاحْذَرُواْ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُواْ أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلاَغُ الْمُبِينُ[1]

ترجمہ: اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور (خدا و رسول ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف (احکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے (اور وہ یہ فریضہ ادا فرما چکے ہیں)

---

[1] المائدہ: 92

قرآن و سنت کے حکم کو حرفِ آخر قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ

الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا[1]

ترجمہ: اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لیے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک گیا۔

اطاعت الٰہی اور کریم آقا ﷺ کی اطاعت کو ایمان کی شرط قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ[2]

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کیا کرو اگر تم ایمان والے ہو۔

---

[1] الاحزاب: 36

[2] الانفال: 01

ایک اور مقام پر اپنی اور اپنے محبوب داور، تاجدار کائنات کریم آقا ﷺ کی اطاعت کو

فلاح وکامیابی کی سند کا سبب بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا[1]

ترجمہ: اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتا ہے تو

بے شک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہوا۔

اور ایمان والوں کو نصیحت کرتے ہوئے اطاعت الٰہی اور اطاعت مصطفٰی ﷺ کا حکم

دیا اور اس ڈگر پر رواں نہ ہونے کو اعمال کے ضیاع کا سبب بتایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ[2]

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کیا کرو اور رسول ﷺ کی

اطاعت کیا کرو اور اپنے اعمال برباد مت کرو۔

---

[1] الاحزاب: 71

[2] محمد: 33

تقویٰ اور اطاعت کا ذکر اکٹھا کرتے ہوئے فرمایا:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ[1]

ترجمہ: اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم، شفیع محشر، ملجا و ماویٰ بیکساں کریم آقا ﷺ کی اطاعت کو ہدایت کے حصول کا سبب بتایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا[2]

ترجمہ: اگر رسول کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے

وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ[3]

ترجمہ: اللہ اور رسول کی اطاعت کرو

نبی مطاع ہوتا ہے اور امتی مطیع ہوتا ہے۔ کیونکہ پیغمبر مورد وحی ہوتا ہے، اللہ کی طرف سے انسان کی ہدایت کے لئے اس کی طرف وحی نازل ہوتی ہے، وہ احکام

---

[1] الشعراء: 126

[2] النور: 54

[3] الاحزاب: 33

شریعت کو وحی کے ذریعے حل کرتا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى [1]

ترجمہ: اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں، یہ (قرآن) تو اللہ کا حکم جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔

اور اس وحی کی تفہیم بھی خود اللہ تعالیٰ ہی نبی کو عطا کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ [2]

ترجمہ: پھر اس (کے معانی) کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اس ملکہ کی بناپر نبی اپنی وحی کا سب سے بڑا مفسر ہوتا ہے کہ منصب نبوت کا یہی تقاضا ہے، ارشاد ہوتا ہے

بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ [3]

---

[1] النجم:03، 04

[2] القيامة:19

[3] النحل:44

ترجمہ: (اور ان پیغمبروں) کو دلیلیں اور کتابیں دیکر (بھیجا تھا) اور ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں انہیں (وضاحت سے) کھول کر بیان کر دو تاکہ وہ غور کریں۔

وحی الٰہی کی تفسیر نبی خواہ اپنے عمل سے کرے یا قول سے ارشاد فرمائے بہر حال امتی پر لازم ہے کہ وہ اسے قبول کرے اور دل و جان سے عزیز جان کر اس پر عمل کرے، کیونکہ یہی اُمتی کا مقام ہے، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[1]

ترجمہ: مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے (حکم) سن لیا اور مان لیا، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

[1] النور: 51

فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا[1]

ترجمہ: پس (اے حبیب!) آپ کے ربّ کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم بنالیں پھر اس فیصلہ سے جو آپ صادر فرمادیں اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں۔

وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـئِكَ رَفِيقًا[2]

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔

---

[1] النساء: 65

[2] النساء: 69

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا[1]

ترجمہ: فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے احکامات الفاظ میں بھیجے، اس نے خود نماز پڑھ کر روزہ رکھ کر، حج کر کے، زکوۃ دے کر نہیں دکھایا۔ امت کی بھلائی اور بہتری کے لیے ان فرائض اور احکامات کو حضور رحمت عالم ﷺ نے کر کے دکھایا۔ اس لیے فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي[2]

ترجمہ: جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو اس طرح نماز پڑھو۔

وضو کی فرضیت کے احکامات قرآن میں آئے لیکن عملی طور پر نبی اکرم ﷺ نے کر کے دکھائے اسی طرح نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کے عملی طریق کریم آقا ﷺ نے کر

---

[1] الاحزاب: 21

[2] صحیح بخاری: 6857

کے دکھائے اور ان افعال کو اسی طرح ادا کرنا جس طرح کریم آقا ﷺ نے ادا کیے ہی اللہ کی اطاعت کرنا ٹھہرا اور نیکی قرار پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت، رحمت و مغفرت کا سبب قرار پایا۔

اسی طرح احکامات کے ساتھ ساتھ معاملات میں بھی حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی اداؤں پر عمل، آپ کے طریقے کی اتباع، ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے کامیابی اور سرخروئی کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ بیوی، بال بچوں اور کسی بھی شریک سے منزہ ہے اور پاک ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت بے اندازہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ معاملات، بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک اور تربیت، دوستوں، دشمنوں کے ساتھ برتاو، کاروباری معاملات، طرز حکومت، طرز معاشرت غرض یہ کہ زندگی کے ہر ہر پہلو میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کو عملی شکل میں امت کے سامنے کر کے، ان پر عمل کر کے ایک نمونہ ہمارے سامنے قائم کر دیا۔ حضور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین ﷺ کی ذات بابرکات قول و فعل، زبان و عمل سے قرآن کی مفسر و معلم ہے۔

حضرت سعد بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا، اے ام المومنین! مجھے نبی اکرم کے خلق کے بارے میں بتائیں۔انہوں نے فرمایا: کیا تم قرآن پاک نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: میں پڑھتا ہوں۔انہوں نے فرمایا:

فَإِنَّ خُلُقَ نَبِیِّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ الْقُرْآنَ[1]

ترجمہ: بے شک نبی اکرم ﷺ کا خلق قرآن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اطاعت رسول کریم ﷺ کرنے والے کو ہی اپنی محبت، رحمت و مغفرت کا حقدار ٹھہرایا۔اور یہ بات بھی نبی اکرم ﷺ کی زبان حق بیان سے ہی ارشاد فرمائی:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ[2]

ترجمہ: (اے حبیب!) آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب صلوۃ الیل

[2] آل عمران: 31

پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے

گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے

لہذا بندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ زندگی کے ہر لمحے، ہر پہلو، ہر عمل، ہر قول اور ہر فعل میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور اطاعت کی جائے۔ کریم آقا ﷺ کے ہر ہر عمل، فعل اور قول کو حرز جاں سمجھتے ہوئے زندگی کا حصہ بنایا جائے، تاکہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، محبت، برکت و مغفرت حاصل ہو سکے اور ہم بندگی میں ڈھل کر اپنی تخلیق کا مقصد پورا کرنے والے بن سکیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (کہ ہم نے نہیں پیدا کیا انسانوں اور جنوں کو مگر اپنی عبادت کے لیے)[1]

اللہ عزوجل کے فضل، حضور رحمت عالم ﷺ کی رحمت، مرشد کریم کی نظر عنایت اور نسبت کے طفیل انسان کے صبح بیدار ہونے سے رات سونے تک کے معمولات میں فرامین خاتم الانبیاء و مرسلین، رحمت للعالمین ﷺ کو اکٹھا کرنے کے سعی کی

[1] الذاریات: 56

گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرما کر ہمارے لیے توشہ ءآخرت بنائے اور ہم سب کو پڑھ کر ان فرامین پر عمل کرنے والا بنائے۔

فقیر اس کاوش کو اپنے مرشدین عظام ،والدین کریمین ،سالکین، محبین ، طلباء اور امت محمدیہ کے نام کرتا ہے۔اور دعا گو ہے کہ اللہ عزوجل اسے دنیا میں نافع اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے

آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ

الفقیر

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی عفی عنہ

دن کا معمول (جاگنے سے سونے تک) بمطابق فرمان رسول ﷺ

نیند سے بیدار ہونے کے آداب

اٹھ کر بیٹھنا اور دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملنا کہ نیند کا خمار دور ہو جائے

عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ، بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ، وفي رواية: بِيَدَيْهِ[1]

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الصلاة، باب في صلاة الليل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے ایک رات ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری، وہ آپ کی خالہ تھیں، وہ کہتے ہیں: میں تکیے کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ اس کے طول میں لیٹیں، پھر نبی اکرم ﷺ سو گئے، جب آدھی رات یا کچھ کم و بیش گزری تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے، آپ ﷺ بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے پر نیند (یعنی آنکھوں) کو ملنے لگے۔

عَنْ عَلِي بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَلِي بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيْقَظَنَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوِيًا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيْقَظَنَا فَقَالَ: قُومَا فَصَلِّيَا. قَالَ فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنِي[1]

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار، باب الترغیب فی قیام اللیل

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ہمیں نماز (تہجد) کے لیے جگایا، پھر اپنے گھر تشریف لے گئے اور کافی دیر تک نماز پڑھتے رہے۔ آپ نے ہماری طرف سے کوئی آواز یا آہٹ نہ سنی تو دوبارہ تشریف لائے اور ہمیں پھر جگایا اور فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھا۔

یہ دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیہِ النُّشُورُ

وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیہِ النُّشُورُ[1]

آپ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا کرتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیہِ النُّشُورُ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے)۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التوحید، باب باسماء الله تعالیٰ والاستعاذة بها

یہ دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی فِی جَسَدِی وَرَدَّ عَلَیَّ رُوحِی وَأَذِنَ لِی بِذِكْرِهِ

فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی فِی جَسَدِی وَرَدَّ عَلَیَّ رُوحِی وَأَذِنَ لِی بِذِكْرِهِ[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا پڑھو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی فِی جَسَدِی وَرَدَّ عَلَیَّ رُوحِی وَأَذِنَ لِی بِذِكْرِهِ۔ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے بدن کو عافیت دی، میری روح میری طرف لوٹا دی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق دی)۔

یہ دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا، وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشه

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ أَوْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ حَمِدَ اللهَ وَذَكَرَهُ أَطْرَدَهُ، وَبَاتَ يَكْلَؤُهُ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَقَالَا مِثْلَهُ، فَإِنْ ذَكَرَ اللهَ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ إِلَى نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي (يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ أَنْ تَزُولَا، وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ) إِلَى (لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ)، فَإِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا، وَإِنْ قَامَ فَصَلَّى صَلَّى فِي فَضَائِلَ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب انسان گھر میں داخل ہوتا یا اپنے بستر پر لیٹنے لگتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور شیطان آجاتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ آج کا اعمالنامہ بھلائی پر بند کرو اور شیطان کہتا ہے کہ برائی پر اختتام

[1] اخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب فضل الدعاء عند النوم

کرو۔ اگر وہ انسان حمد الٰہی کرے اور اللہ کا ذکر کرے تو فرشتہ شیطان کو دور کر دیتا ہے اور یہ فرشتہ اس کی رات بھر حفاظت کرتا ہے۔ پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آجاتے ہیں اور وہی کچھ کہتے ہیں جس کا پہلے ذکر ہوا۔ اگر وہ شخص اللہ کو یاد کرے اور کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی یُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا، وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ إِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی یُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں اور اگر وہ ہٹ جائیں تو انہیں کون روکے اللہ کے سوا، بیشک وہ علم بخشنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے، بیشک اللہ آدمیوں پر بڑی مہر والا مہربان ہے)۔ (یہ پڑھنے کے بعد) اگر وہ فوت جائے تو شہیدوں میں اس کا شمار ہوگا، اور اگر وہ اٹھ کر نماز ادا کرے تو فضیلت والی نماز پڑھے گا۔

برا خواب دیکھنے پر بائیں جانب تین دفعہ تھتکارنا اور اللہ کی پناہ مانگنا اور خواب بیان نہ کرنا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ إِنْ شَاءَ اللهُ. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا هِيَ أَثْقَلُ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا كُنْتُ أُبَالِيهَا[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو چاہیئے کہ بائیں جانب تین دفعہ تھتکارے جب کہ بیدار ہو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہے تو اللہ نے چاہا تو وہ اسے نقصان نہ دے گا۔ ابو سلمہ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا خواب دیکھوں جو مجھ پر پہاڑ سے بھی گراں ہو تب بھی یہ حدیث سننے کے بعد مجھے کوئی پروا نہیں رہی۔

[1] اخرجه المالك فی الموطأ، کتاب الرؤیا

عَنِ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْیا ثَلَاثٌ فَبُشْرَی مِنَ اللہِ وَحَدِیثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیفٌ مِنَ الشَّیطَانِ فَإِذَا رَأَی أَحَدُکُمْ رُؤْیا تُعْجِبُہُ فَلْیقُصَّھَا إِنْ شَاءَ وَإِنْ رَأَی شَیئًا یکْرَھُہُ فَلَا یقُصَّہُ عَلَی أَحَدٍ وَلْیقُمْ یصَلِّ[1]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خواب تین طرح کے ہیں۔ دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے خوش خبری۔ پس اگر کوئی شخص کوئی خواب میں بری چیز دیکھتا ہے تو اسے چاہیئے کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے۔

مسواک کرنا

أَنَّ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یرْقُدُ مِنْ لَیلٍ وَلَا نَھَارٍ فَیسْتَیقِظُ إِلَّا تَسَوَّکَ قَبْلَ أَنْ یتَوَضَّأَ[2]

[1] اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب تعبیر الرؤیا، باب القید فی المنام

[2] اخرجہ ابو داؤد فی السنن، کتاب الطھارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل

نبی اکرم ﷺ جب بھی رات کو یا دن کو سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک فرماتے۔

أَنَّ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ[1]

جب نبی کریم ﷺ رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف فرماتے۔

ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونا

أَنَّ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِی الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاَثًا فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِی أَيْنَ بَاتَتْ[2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو برتن میں اپنا ہاتھ داخل نہ کرے، یہاں تک کہ اسے تین دفعہ دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار، باب ما یفعل إذا قام من اللیل من السواك

[2] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الطهارة، باب کراهة غمس المتوضئ وغیره

اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے (یعنی حالت نیند میں اس کے ہاتھ نے کس کس مقام یا شے کو مس کیا ہے)۔

ناک کو تین مرتبہ خوب صاف کرنا

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے جاگے اور وضو کرے تو وہ تین بار ناک کو جھاڑے کیونکہ شیطان اس کی ناک کی جڑ میں رات گزارتا ہے۔

دل میں کسی کے لئے کوئی برائی نہ ہونا

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ. ثُمَّ قَالَ

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الطهارة

لِی: یا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِی وَمَنْ أَحیا سُنَّتِی فَقَدْ أَحَبَّنِی. وَمَنْ أَحَبَّنِی

کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنی صبح و شام اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کوئی برائی نہ ہو، پس تو ایسا کر۔ پھر فرمایا: اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا کہ اس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِی فَقَالَ: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَأَنَّکَ غَرِیبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِیلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ فِی أَهْلِ الْقُبُورِ. فَقَالَ لِی ابْنُ عُمَرَ: إِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تُحَدِّثْ نَفْسَکَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَیْتَ فَلاَ تُحَدِّثْ نَفْسَکَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَمِنْ حَیَاتِکَ قَبْلَ مَوْتِکَ فَإِنَّکَ لاَ تَدْرِی یَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُکَ غَدًا[2]

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب العلم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الزهد عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی قصر الأمل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے بدن کا ایک حصہ پکڑ کر فرمایا: دنیا میں کسی مسافر یا کسی راہ گیر کی طرح رہو اور خود کو قبر والوں میں شمار کرو۔ مجاہد کہتے ہیں کہ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: اگر صبح ہو جائے تو رات کا انتظار مت کرو۔ اور رات ہو جائے تو صبح کا انتظار مت کرو۔ بیماری آنے سے پہلے صحت سے اور موت آنے سے پہلے زندگی سے فائدہ حاصل کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کل تم زندہ رہو گے یا مر جاؤ گے۔

خوش حالی اور تندرستی پر اٹھ کر اللہ کا شکر ادا کرنا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ خوش حال تھا، بدن کے لحاظ سے تندرست تھا اور اس کے پاس اس دن کے لئے روزی موجود تھی تو گویا کہ اس کے لیے دنیا سمیٹ دی گئی۔

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الزهد عن رسول الله ﷺ

صبح کی مسنون دعائیں اور اذکار

آیت الکرسی پڑھنا

إِذَا قُلْتَهَا حِينَ تُصْبِحُ؛ أُجِرتَ مِنَّا إِلَى أَنْ تَمسِي، وَإِذَا قُلْتَهَا حِينَ تُمسِي، أُجِرْتَ مِنَّا إِلَى أَنْ تُصْبِحَ[1]

جو شخص اسے (یعنی آیت الکرسی) صبح کے وقت پڑھ لے اسے شام تک جنوں سے پناہ دے دی جاتی ہے۔ اور جو اسے شام کے وقت پڑھ لے اسے صبح ہونے تک جنوں سے پناہ دے دی جاتی ہے۔

سورت اخلاص اور معوذ تین تین مرتبہ پڑھنا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِيصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: أَصَلَّيتُم. فَلَمْ أَقُلْ شَيئًا فَقَالَ: قُلْ. فَلَمْ أَقُلْ شَيئًا

[1] اخرجه النسائی فی السنن الکبری، عمل الیوم و اللیۃ، ذکر ما یجیر من الجن و الشیطان

ثُمَّ قَالَ: قُلْ. فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: قُلْ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَقُولُ

قَالَ: {قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ} وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ[1]

حضرت عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم ایک اندھیری اور سخت بارش والی رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کیلئے نکلے تاکہ آپ نماز پڑھادیں، تو ہم نے آپ کو تلاش کر لیا، آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ تو اس پر میں نے کچھ نہیں کہا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ میں نے کچھ نہیں کہا، دوسری بار پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ میں نے کچھ نہیں کہا، تیسری بار پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول، کیا کہوں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ (یعنی سورت اخلاص) اور معوذتین (یعنی سورت فلق اور سورت ناس) صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ یہ تمہاری ہر چیز کے لیے کافی ہیں۔

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

یہ آیات پڑھنا: فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ {فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيا وَحِينَ تُظْهِرُونَ} إِلَى {وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ} [الروم: 17-19] أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهَا[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے : {فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيا وَحِينَ تُظْهِرُونَ} سے لے کر {وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ} تک (ترجمہ: تو اللہ کی پاکی بولو

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح

جب شام کرو اور جب صبح ہو۔ اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں

اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو۔ وہ زندہ کو نکالتا ہے مردے سے

اور مردے کو نکالتا ہے زندہ سے اور زمین کو جلاتا ہے اس کے مرے پیچھے اور

یوں ہی تم نکالے جاؤ گے) اس نے اس دن کی فوت شدہ چیزوں کو پالیا اور

جس نے یہی آیات شام کو پڑھیں اس نے اس رات کی فوت شدہ چیزوں کو پا

لیا۔

یہ آیت سات مرتبہ پڑھنا: حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ

وَإِذَا أَمْسَى حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

سَبْعَ مَرَّاتٍ كَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا[1]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت اور شام کے

وقت سات مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

الْعَظِيمِ (ترجمہ: کافی ہے مجھے اللہ، صرف وہی معبود برحق ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے، وہی عرش عظیم کا رب ہے) کہے تو اللہ اس کی پریشانیوں سے اسے کافی ہوگا چاہے ان کے کہنے میں وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

سورت یٰسٓ پڑھنا

عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ قَرَأَ يس حِينَ يُصْبِحُ، أُعْطِي يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِي، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ، أُعْطِي يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو صبح کے وقت سورۃ یٰسٓ پڑھے گا شام تک وہ دن آسانی سے گزرے گا، جو رات کو اسے پڑھے گا صبح تک اس کی رات آسانی سے گزرے گی۔

یہ دعا پڑھنا: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا

[1] اخرجہ الدارمی فی السنن، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل یس

الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ: لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ. وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ[1]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ پڑھتے: لَهُ

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ (ترجمہ: ہم نے اور پوری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ اس کیلئے بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ! میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد بہتری کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس رات کے شر اور اسکے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر جہنم اور عذاب قبر سے بھی پناہ مانگتا ہوں) اور جب صبح کرتے تو بھی یہی دعا پڑھتے لیکن (شروع میں أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کی جگہ پر) أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ پڑھتے۔

یہ دعا پڑھنا: أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

عن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ[1]

حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (ترجمہ: ہم نے فطرتِ اسلام، کلمہ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم جو کہ یکسو تھے، مشرکین میں سے نہیں تھے، کی ملت پر صبح کی)۔

---

[1] اخرجه النسائي في السنن الكبرى، عمل اليوم والليلة، ذكر ما يجير من الجن والشيطان

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ

عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُولُ فِی صَبَاحِ كُلِّ یَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَیْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرُّهُ شَیْءٌ. وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالَجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ إِلَیْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِیثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّی لَمْ أَقُلْهُ یَوْمَئِذٍ لِیُمْضِیَ اللّٰهُ عَلَیَّ قَدَرَهُ[1]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات (دعا) پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی الدعاء إذا أصبح

فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے)۔ راوی حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج تھا چنانچہ جو شخص ان سے یہ حدیث سن رہا تھا تعجب سے انکی طرف دیکھنے لگا۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو، حدیث اسی طرح میں نے تم سے بیان کی اور اس (فالج) کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی (یعنی بھول گیا) تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر دے۔

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًا

عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ خَادِمِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا،

وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيا، حِينَ يُمْسِى ثَلَاثًا، وَحِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثًا، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]

حضرت ابو سلام رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خادم سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيا (میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، خَادِمِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ إِنْسَانٍ أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِى

[1] اخرہ أحمد فی المسند، مسند الکوفیین، حدیث خادم البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَحِينَ يُصْبِحُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًا إِلاَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]

خادم رسول حضرت ابو سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شام کو اور صبح کے وقت کہے رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيا (ترجمہ: میں اللہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں) تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے راضی کرے۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی دِينِی وَدُنْيَایَ وَأَهْلِی وَمَالِی اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِی وَآمِنْ رَوْعَاتِی وَاحْفَظْنِی مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِی وَعَنْ يَمِينِی وَعَنْ شِمَالِی وَمِنْ فَوْقِی وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِی

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلاَءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِی وَحِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى

وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام ان دعاؤں کو نہیں چھوڑتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي

(ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا طالب ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت کا طالب ہوں، اے اللہ! میرے عیوب چھپا دے، میرے دل کو

[1] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى

مامون کر دے، اور میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اور اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں نیچے سے ہلاک کئے جانے سے)۔

یہ دعا چار مرتبہ پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللهُ نِصْفَهُ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح

أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلاَئِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ

أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ (ترجمہ: اے

اللہ! میں نے صبح کی، میں تجھے اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو تیرے

فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوقات کو گواہ بناتا ہوں کہ: تو ہی اللہ ہے،

تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول

ہیں) تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کر دے گا، پھر جو دو

مرتبہ کہے گا اللہ اس کا نصف حصہ آزاد کر دے گا، اور جو تین بار کہے گا تو اللہ

اس کے تین چوتھائی حصے کو آزاد کر دے گا، اور اگر وہ چار بار کہے گا تو اللہ اسے

پورے طور پر جہنم سے نجات دیدے گا۔

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ

عَرْشِكَ وَمَلاَئِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ لاَ

شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہے اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ (ترجمہ: اے اللہ! میں نے صبح کی، تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے حاملین عرش، دوسرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بیشک تو ہی اللہ ہے، تیرے ایک اکیلے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تیرا کوئی ساتھی نہیں اور بیشک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں)، تو وہ اس دن میں جو گناہ بھی کرے گا، اللہ اسے معاف کردے گا۔ اور اگر شام کو یہ کہے تو اس رات میں جو گناہ اس سے ہوں معاف کردیئے جائیں گے۔

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: اَللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی بَدَنِی اَللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی سَمْعِی اَللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی بَصَرِی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِی بَكْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَةِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی بَدَنِی اَللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی سَمْعِی اَللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی بَصَرِی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي. فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ[1]

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا ابو جان! میں آپ کو ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں اَللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی بَدَنِی اَللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی سَمْعِی اَللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی بَصَرِی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (ترجمہ: اے اللہ! تو میرے جسم کو عافیت نصیب کر، اے اللہ! تو میرے کان کو عافیت عطا کر، اے اللہ! تو میری نگاہ کو عافیت سے نواز دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

نہیں) آپ اسے تین مرتبہ دہراتے ہیں جب صبح کرتے ہیں اور تین مرتبہ جب شام کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول ﷺ کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا ہے، اور مجھے پسند ہے کہ میں آپ کا مسنون طریقہ اپناؤں۔

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ

قَالَ عَبَّاسٌ فِيهِ وَتَقُولُ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِی فَتَدْعُو بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ[1]

حضرت عباس بن عبدالعظیم رحمۃ اللہ کی روایت میں اتنا مزید ہے کہ آپ کہتے اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ (ترجمہ: اے اللہ! میں کفر و محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تو ہی معبود برحق

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

ہے) تین مرتبہ اسے صبح دہراتے اور تین مرتبہ اسے شام میں، ان کے ذریعہ آپ دعا کرتے تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت کا طریقہ اپناؤں۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ نَحْيا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ الْمَصِيرُ

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يقُولُ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيقُلِ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ نَحْيا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ الْمَصِيرُ. وَإِذَا أَمْسَى فَلْيقُلِ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ النُّشُورُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ نَحْيا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ الْمَصِيرُ (ترجمہ: اے اللہ! ہم تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی الدعاء إذا أصبح

تیرے ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے) اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ بِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ النُّشُورُ (ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی بھروسے پر جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف اکٹھے ہو کر آئیں گے)۔

یہ دعا پڑھنا: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُم فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ[1]

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی اسناد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو چاہیئے کہ کہا کرے أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ (ترجمہ: ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے ملک نے بھی صبح کی۔ اے اللہ ! میں تجھ سے اس دن کی خیر، کامیابی، مدد، نور، برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد ہے تیری پناہ چاہتا ہوں) اور جب شام ہو تو اسی طرح کہہ لیا کرے۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِي، قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ

مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوُّلَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوُّ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ[1]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا:

سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کے سب کلمات کا سردار) یہ ہے: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوُّلَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوُّلَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الدعوات، باب أفضل الاستغفار

ہوں۔ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر دل سے یقین رکھتے ہوئے ان کو کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا شام ہونے سے پہلے، تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي، قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا أُمَامَةَ مَالِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلاَةِ. قَالَ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: أَفَلاَ أُعَلِّمُكَ كَلاَمًا إِذَا

أَنْتَ قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ. قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ. قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمِّي وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي [1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے تو اچانک آپ کی نظر ایک انصاری پر پڑی جنہیں ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، آپ ﷺ نے ان سے کہا: ابوامامہ! کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ بھی مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! غموں اور قرضوں نے مجھے گھیر لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں کہو تو اللہ تم سے تمہارے غم اور قرض ادا کر دے، میں نے کہا: ضرور اللہ کے رسول!

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ

آپ ﷺ نے فرمایا: صبح و شام یہ کہا کرو: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّینِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ (ترجمہ: اے اللہ! میں غم اور حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی و سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے غلبہ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہ پڑھنا شروع کیا تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کروا دیا۔

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

عَنْ جُوَیْرِیَةَ، أَنَّ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُكْرَةً حِینَ صَلَّى الصُّبْحَ وَھِیَ فِی مَسْجِدِھَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَھِیَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِی فَارَقْتُكِ عَلَیْھَا. قَالَتْ نَعَمْ. قَالَ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ [1]

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں، پھر آپ ﷺ چاشت کے وقت لوٹے، دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تم کو چھوڑا۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد تین مرتبہ چار کلمے کہے، اگر وہ تولے جائیں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے اب تک کہے ہیں تو وہی بھاری پڑیں گے، وہ کلمے یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ (ترجمہ: میں اللہ کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش

[1] اخرجہ المسلم فی الصحیح کتاب العلم باب التسبیح أول النهار وعند النوم

کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا، اس لیے کہ اللہ کے کلموں کی کوئی حد نہیں، سارا سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جائے اور اللہ کے کلمے تمام نہ ہوں)۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ أَلْھِمْنِی رُشْدِی وَأَعِذْنِی مِنْ شَرِّ نَفْسِی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي: يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلَهًا. قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ . قَالَ: فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ. قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ . قَالَ: يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ. قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي . فَقَالَ: قُلِ اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي[1]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے باپ سے پوچھا: اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ میرے

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب جامع الدعوات عن النبی ﷺ

باپ نے جواب: دیا سات کو، چھ زمین میں (رہتے ہیں) اور ایک آسمان میں۔ آپ نے پوچھا: ان میں سے کس کی سب سے زیادہ رغبت، دلچسپی، امید اور خوف وڈر کے ساتھ عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: اس کی جو آسمان میں ہے، آپ نے فرمایا: اے حصین! سنو، اگر تم اسلام لے آتے تو میں تمہیں دو کلمے سکھا دیتا وہ، دونوں تمہیں برابر نفع پہنچاتے رہتے، پھر جب حضرت حصین اسلام لے آئے تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وہ دونوں کلمے سکھا دیجئے جنہیں سکھانے کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي (ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے میری بھلائی کی باتیں سکھادے، اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچالے)۔

استغفار سو(100) مرتبہ پڑھنا: أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيهِ

عَنِ الأَغَرِّ الْمُزَنِي وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ[1]

حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دل پر غبار سا چھا جاتا ہے تو میں (اس کیفیت کے ازالے کے لیے) ایک دن میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

یہ کلمات سو(100) مرتبہ پڑھنا: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ. لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ[2]

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب الاستغفار

[2] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص صبح و شام میں سو (100) مرتبہ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہے، قیامت کے دن کوئی شخص اس سے اچھا عمل لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جس نے وہی کہا ہو جو اس نے کہا ہے یا اس سے بھی زیادہ اس نے یہ دعا پڑھی ہو۔

یہ کلمات سو (100) مرتبہ پڑھنا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ [1]

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے روزانہ سو مرتبہ یہ پڑھا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی حکومت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا سو نیکیاں اس کے لئے لکھ لی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹادی جائیں گی اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے زیادہ ثواب کا عمل پیش نہیں کرسکے گا، ہاں وہ شخص کرسکے گا جس نے اس دعا کو اس سے زیادہ پڑھا ہو۔

یہ کلمات پڑھنا: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ، تَخْدِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بِنْتَ النَّبِي، صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا

فَيَقُولُ: قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا

شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللهَ

قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ

وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ [1]

حضرت عبد الحمید مولیٰ بنو ہاشم رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ان صاحبزادی نے انہیں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ انہیں سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: جب تم صبح کرو تو یہ کہا کرو: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (ترجمہ: اللہ پاک ہے اپنی حمدوں کے ساتھ۔ نیکی اور خیر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور اس کا علم ہر شے کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے) بلاشبہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہہ لے، تو شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے شام کو یہ پڑھ لیے، تو صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

یہ کلمات پڑھنا: اَللّٰھُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِي، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اَللّٰھُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ. فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ [1]

حضرت جناب عبد اللہ بن غنام البیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ کہہ لیا اَللّٰھُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

(ترجمہ: اے اللہ! مجھے جو بھی نعمت حاصل ہے وہ تیرے اکیلے ہی کی طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ پس تیری ہی حمد ہے اور تیرا ہی شکر ہے) تو اس نے اپنے اس دن کا شکر ادا کر لیا اور جس نے شام کے وقت اسی طرح کہہ لیا تو اس نے اپنی اس رات کا شکر ادا کر لیا۔

واش روم جانے اور استنجا کے آداب

واش روم میں داخل ہونے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر اللہ ورسول ﷺ کا نام لکھا ہو تو اسے اتارنا

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ جب بیت الخلا کو جاتے، انگوٹھی اُتار لیتے (کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا)۔

نوٹ: اگر ایسی چیز جیب کے اندر ہو تو کوئی حرج نہیں۔

واش روم میں سر ڈھانپ کر جانا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ غَطَّى رَأْسَهُ، وَإِذَا أَتَى أَهْلَهُ غَطَّى رَأْسَهُ[2]

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الزینة من السنن، نزع الخاتم عند دخول الخلاء

[2] اخرجه البیهقی فی السنن الکبری، کتاب الطهارة، باب تغطیة الرأس عند دخول الخلاء

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنے سر کو ڈھانپ لیتے اور جب اپنی بیوی کے پاس آتے تو بھی اپنے سر کو ڈھانپ لیتے۔

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ، وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَظَلُّ حِينَ أَذْهَبُ إِلَى الْغَائِطِ فِي الْفَضَاءِ، مُغَطِّيًا رَأْسِي اسْتِحْيَاءً مِنْ رَبِّي [1]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ سے حیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں جب رفع حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اس وقت بھی سر ڈھانپ کر جاتا ہوں اللہ تعالیٰ سے شرم محسوس کرتے ہوئے۔

[1] اخرجه ابن أبي شيبة في مسند، كتاب الطهارة، مَنْ كَرِهَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ

واش روم میں جوتے پہن کر جانا

عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ لَبِسَ حِذَاءَهُ وَغَطَّى رَأْسَهُ[1]

حضرت حبیب بن صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنے جوتے پہن لیتے اور اپنے سر کو ڈھانپ لیتے۔

واش روم میں داخل ہونے سے پہلے یہ پڑھنا: بِسْمِ اللهِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللهِ[2]

---

[1] اخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الطهارة، باب تغطية الرأس عند دخول الخلاء

[2] اخرجه الترمذي في السنن، أبواب السفر، باب ما ذكر من التسمية عند دخول الخلاء

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنّ کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب بیت الخلاء میں جائے تو بِسْمِ اللهِ کہہ لے۔

واش روم میں داخل ہونے سے پہلے یہ پڑھنا: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ قَالَ: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (ترجمہ: اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جنیوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔

نوٹ: الْخُبُثِ کو الْخُبْثِ بھی پڑھنا درست ہے۔ اگر داخل ہوتے وقت دعا پڑھنا بھول جائے تو واش روم کے اندر دل میں دعا پڑھ لے، زبان سے نہیں۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء

راستے، سائے اور سوراخ میں رفع حاجت نہ کرنا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا الْمَلاَعِنَ الثَّلاَثَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت کی تین چیزوں سے بچو: مسافروں کے اترنے کی جگہ میں، عام راستے میں، اور سائے میں پاخانہ پیشاب کرنے سے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ. قَالَ قَالُوا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ [2]

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ہشام دستوائی کا بیان ہے کہ لوگوں نے قتادہ سے پوچھا: کس وجہ سے سوراخ میں پیشاب کرنا ناپسندیدہ ہے؟ انہوں نے کہا: کہا جاتا تھا کہ وہ جنوں کی جائے سکونت (گھر) ہے۔

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الطھارۃ، باب المواضع التی نھی النبی ﷺ عن البول فیھا

[2] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن البول فی الجحر

غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ. قَالَ أَحْمَدُ: ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ[1]

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ہرگز ایسا نہ کرے کہ اپنے غسل خانے میں پیشاب کرے پھر اسی میں نہائے۔ احمد کی روایت میں ہے: پھر اسی میں وضو کرے، کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

واش روم میں بائیں پاؤں سے داخل ہونا

جیسا کہ مذکورہ احادیث طیبہ میں گزرا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ ہر لائق اکرام کام دائیں جانب سے شروع فرماتے اور اس کے برعکس کرتے وقت بائیں کو مقدم رکھتے، جیسے مسجد میں دائیں قدم سے داخل ہوتے جبکہ باہر نکلتے وقت بائیں قدم کو پہلے رکھتے، جوتا پہنتے وقت دائیں قدم کو مقدم رکھتے اور اتارتے وقت

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الطھارۃ، باب فی البول فی المستحم

بائیں سے شروع کرتے۔ آپ ﷺ کی اسی عادت مبارکہ کے تحت واش روم سے نکلتے وقت دائیں قدم سے ابتداء کرنی چاہئے جبکہ واش روم میں داخل ہوتے وقت بائیں قدم کو مقدم رکھا جائے۔

امام نسفی رحمۃ اللہ کنز الد قائق میں لکھتے ہیں کہ: (عِنْدَ الدُّخُوْلِ فِي الْخَلاءِ) يَقْدِّمُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى (ترجمہ: (بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت) مقدم کرے اپنے بائیں پاؤں کو)۔

زمین کے قریب ہو کا ستر کھولنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لاَ يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الأَرْضِ[1]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنا کپڑا (شرمگاہ سے اس وقت تک) نہ اٹھاتے جب تک کہ زمین سے قریب نہ ہو جاتے تھے۔

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الطهارة، باب كيف التكشف عند الحاجة

ستر کھولے ہوئے قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہ کرنا

عَنِ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ. وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں۔ تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کو جائے تو قبلہ کی طرف منہ کرے نہ پیٹھ اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔ اور رسول اللہ ﷺ تین ڈھیلوں (سے صفائی کرنے) کا حکم دیتے تھے اور لید اور ہڈی (کے ساتھ صفائی) سے منع فرماتے۔

عام حالت میں بیٹھ کر پیشاب کرنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا جَالِسًا[2]

---

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الطهارة

[2] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الطهارة

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ فرماتی ہیں: جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی علیہ السلام کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو، حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔

اگر جگہ ناپاک ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

عَنْ حُذَيفَةَ قَالَ أَتَى النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ[1]

نبی کریم ﷺ کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے (پس) آپ ﷺ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی منگوایا۔ میں آپ ﷺ کے پاس پانی لے کر آیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

بیٹھنے میں بائیں پاؤں پر سہارا دینا اور دائیں کو کھڑا کرنا

قَدِمَ عَلَينَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُنَا الْخَلاءَ أَنْ يَعْتَمِدَ عَلَى الْيُسْرَى وَيَنْصُبَ الْيُمْنَى[2]

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الوضوٗ، باب البول قائما وقاعدا

[2] السنن الکبری البیہقی، کتاب الطہارۃ، باب تغطیۃ الرأس عند دخول الخلاء والاعتماد علی

سیدنا سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سکھلایا: جب تم سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو اپنے بائیں پاؤں پر سہارا دے اور دائیں کو کھڑا رکھے۔

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يعَذَّبَانِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيعَذَّبَانِ وَمَا يعَذَّبَانِ فِی كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الآخَرُ فَكَانَ يمْشِی بِالنَّمِيمَةِ. ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَينِ، ثُمَّ غَرَزَ فِی كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً. فَقَالُوا يا رَسُولَ اللهِ، لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ ييبَسَا[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایسی دو قبروں پر ہوا جن میں عذاب ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک ان کو

[1] اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب الجنائز، باب الجرید علی القبر

عذاب دیا جا رہا ہے۔ اور ان کو کسی (بظاہر) بہت بڑی بات پر عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کے ایک درخت کی تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق یہ کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

قضائے حاجت اور استنجا کرتے وقت داہنا ہاتھ استعمال نہ کرنا

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا بَالَ أَحَدُکُمْ فَلَا یَأْخُذَنَّ ذَکَرَهُ بِیَمِینِهِ، وَلَا یَسْتَنْجِی بِیَمِینِهِ، وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الإِنَاءِ [1]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا عضو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے، نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے، نہ (پانی پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الوضوء، باب: لا یمسك ذکره بیمینه إذا بال

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى [1]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنا دایاں دست مبارک اپنی طہارت کے پانی اور کھانے کے لیے استعمال فرماتے تھے اور اپنا بایاں دست مبارک قضائے حاجت اور دیگر نجاستوں کے لئے استعمال کرتے تھے۔

قضائے حاجت کے وقت خاموش رہنا حتی کہ سلام کا بھی جواب نہ دینا

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذَلِكَ [2]

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب کراهية مس الذکر بالیمین فی الاستبراء

[2] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عند الحاجة

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: دو آدمی قضائے حاجت (پیشاب و پاخانہ) کے وقت شرمگاہ کھولے ہوئے آپس میں باتیں نہ کریں کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے۔

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلاً مَرَّعَلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى مِثْلِ هَذِهِ الْحَالَةِ فَلاَ تُسَلِّمْ عَلَيَّ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَمْ أَرُدَّ عَلَيْكَ[1]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے۔ اس شخص نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: جب تم مجھے اس طرح کی حالت میں دیکھو تو مجھے سلام نہ کیا کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو میں تمہیں سلام کا جواب نہیں دوں گا۔

---

[1] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الطهارة وسننها

پیشاب کرنے کے بعد مردوں کا استبرا کرنا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْتُرْ ذَكَرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [1]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص پیشاب کر لے تو اپنی شرمگاہ کو تین مرتبہ دبائے (تاکہ اندر موجود پیشاب کا قطرہ نکل آئے)۔

استنجا میں پانی کا بھی استعمال کرنا

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ أَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعِي نَحْوِي إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ [2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور میرے ساتھ مجھ جیسا کوئی اور لڑکا پانی کا برتن اٹھاتا۔ آپ ﷺ اس پانی سے استنجا کرتے۔

---

[1] اخرجہ ابن ماجۃ فی السنن، کتاب الطہارۃ وسننہا

[2] اخرجہ النسائی فی السنن، کتاب الطہارۃ

حَدَّثَ أَبُو أَيُوبَ الأَنْصَارِي، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ

هَذِهِ الآيَةَ، نَزَلَتْ (فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ)

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ إِنَّ اللهَ قَدْ

أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طُهُورُكُمْ. قَالُوا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ

الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. قَالَ: هُوَ ذَلِكَ فَعَلَيْكُمُوهُ[1]

حضرت ابوایّوب و جابر و انَس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی: فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ (ترجمہ: اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی، تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے۔ عرض کی نماز کے لیے ہم وُضو کرتے ہیں اور جنابت سے غُسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، فرمایا: تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔

[1] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الطهارة وسننها

استنجا کرنے کے بعد ہاتھ دھو کر صاف کرنا

عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ[1]

ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا تو پہلے اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو دیوار پر ملا، پھر اس ہاتھ کو دھویا۔ پھر نماز کی طرح وضو کیا اور جب آپ ﷺ اپنے غسل سے فارغ ہو گئے تو دونوں پاؤں دھوئے۔

واش روم سے داہنے پاؤں سے باہر نکلنا

جیسا کہ مذکورہ احادیث طیبہ میں گزرا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ ہر لائق اکرام کام دائیں جانب سے شروع فرماتے اور اس کے برعکس کرتے وقت بائیں کو مقدم رکھتے، جیسے مسجد میں دائیں قدم سے داخل ہوتے جبکہ باہر نکلتے وقت بائیں قدم کو پہلے رکھتے، جوتا پہنتے وقت دائیں قدم کو مقدم رکھتے اور اتارتے وقت

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الغسل، باب مسح الید بالتراب لتکون أنقی

بائیں سے شروع کرتے۔ آپ ﷺ کی اسی عادت مبارکہ کے تحت واش روم سے نکلتے وقت دائیں قدم سے ابتداء کرنی چاہیئے جبکہ واش روم میں داخل ہوتے وقت بائیں قدم کو مقدم رکھا جائے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ ردالمحتار میں لکھتے ہیں: يَخْرُجُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى ترجمہ: (بیت الخلاء سے) باہر نکلے داہنے پاؤں سے۔

واش روم سے باہر نکل کر یہ پڑھنا: غُفْرَانَكَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: غُفْرَانَكَ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: غُفْرَانَكَ (ترجمہ: اے اللہ، تیری مغفرت کا سوال کرتا ہوں)۔

---

[1] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء

واش روم سے باہر نکل کر یہ پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی الأَذَی وَعَافَانِی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی الأَذَی وَعَافَانِی[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی الأَذَی وَعَافَانِی (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت دی)۔

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، كتاب الطهارة وسننها

وضو کے آداب

قال الله تبارك وتعالى: يا أَيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ[1]

فرمان الٰہی ہے کہ: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

نوٹ: اس آیت مبارکہ میں وضو کے فرائض کو بیان کیا گیا ہے۔

دونوں ہاتھوں کو کلایوں تک تین مرتبہ دھونا

أَنَّ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلاَ يغْمِسْ يدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يغْسِلَهَا ثَلاَثًا فَإِنَّهُ لاَ يدْرِی أَينَ بَاتَتْ يدُهُ[2]

---

[1] سورۃ المائدۃ:6

[2] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الطھارۃ، باب کراھۃ غمس المتوضئ وغیرہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو برتن میں اپنا ہاتھ داخل نہ کرے، یہاں تک کہ اسے تین دفعہ دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے (یعنی حالت نیند میں اس کے ہاتھ نے کس کس مقام یا شے کو مس کیا ہے)۔

وضو سے پہلے بِسمِ اللہِ پڑھنا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اور اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جس نے اس کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ تَعَالَى عَلَى وُضُوْئِهِ تَطهر جَسَدُهُ كُلُّهُ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَى وُضُوْئِهِ لَمْ يَطْهُرْ اِلا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ[1]

---

[1] أخرجه أبو داؤد في السنن، كتاب الطهارة، باب في التسمية على الوضوء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنے وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھی تو اسکا پورا جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے وضو کیا لیکن بسم اللہ نہ پڑھی تو وہی اعضا پاک ہونگے جن پر وضو میں پانی بہا ہو۔[1]

اعضاء کو دھونے میں ترتیب کا خیال رکھنا: دونوں ہاتھ، کلی، ناک، چہرہ، دائیں بازو، بائیں بازو، سر کا مسح، دایاں پاؤں، بایاں پاؤں

عَنْ حُمْرَانَ، رَأَيْتُ عُثْمَانَ. رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمَرْفِقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمَرْفِقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ

[1] اخرجه البيهقي في السنن الكبرى

تَوَضَّأَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [1]

حضرت حمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا۔ آپ نے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک صاف کی، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر بایاں ہاتھ کہنی تک دھویا تین تین مرتبہ، اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ داہنا پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھویا، آخر میں کہا کہ جس طرح میں نے وضو کیا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ اس نے دل میں کسی قسم کے خیالات و وساوس گزرنے نہیں دیئے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الصوم، باب سواك الرطب والیابس للصائم

وضو میں ہر عمل کو دائیں طرف سے شروع کرنا

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دائیں سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے، وضو کرتے وقت وضو میں، کنگھی کرتے وقت کنگھی میں اور جوتا پہنتے وقت جوتا پہننے میں۔ (یعنی ہر اچھے کام میں دائیں سے ابتداء مسنون ہے)۔

ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيا يَتَوَضَّآنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَيَقُولَانِ هَكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2]

حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے تھے، اور کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا ہی تھا۔

---

[1] اخرجہ المسلم فی الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب التیمن فی الطہور وغیرہ

[2] اخرجہ ابن ماجۃ فی السنن، کتاب الطہارۃ وسننہا

وضو میں اسراف سے بچنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ: مَا هَذَا السَّرَفُ. فَقَالَ أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ [1]

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: یہ اسراف کیسا؟ عرض کیا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں اگرچہ تم جاری نہر پر ہو۔

مسواک کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ، عَلَى أُمَّتِهِ لَأَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ [2]

---

[1] اخرجہ ابن ماجۃ فی السنن، کتاب الطہارۃ وسننہا

[2] اخرجہ المالک فی الموطأ، کتاب الطہارۃ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امّت پر شاق ہو گا تو میں ان کو ہر وُضو کے ساتھ مِسواک کرنے کا امر فرما دیتا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَوَّكُوا فَإِنَّ السِّوَاكَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ[1]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مِسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے منہ کی صفائی اور رب تبارک و تعالیٰ کی رضا کا۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةٍ بِغَيْرِ سِوَاكٍ[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو رکعتیں جو مِسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مِسواک کی ستّر رکعتوں سے۔

---

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن کتاب الطهارة وسننها

[2] الترغیب والترهیب، کتاب الطهارة، الترغیب فی السواک

عَنْ عَلِی رَضِی اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَمَرَ بِالسِّوَاكِ وَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يصَلِّي ، قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَهُ ، فَيَسْتَمِعَ لِقَرَاءَتِهِ ، فَيَدْنُو مِنْهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَها حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عِلَى فِيهِ ، فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ القرآنِ إِلَّا صَارَ فِي جَوْفِ الْمَلَكِ ، فَطَهِّرُوا أَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ[1]

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: بندہ جب مِسواک کرلیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرأت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے جو بھی اس کے منہ سے نکلتا ہے وہ فرشتے کے پیٹ میں جاتا ہے پس قرآن کیلئے اپنے مونہوں کو پاکیزہ رکھو۔

[1] اخرجه البزار في المسند، ومما روى سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن عن علي

مسواک نہ ہو تو اس کی جگہ انگلی کا استعمال کرنا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يُجْزِئُ مِنَ السِّوَاكِ الْأَصَابِعُ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: انگلیاں مسواک سے کفایت کرتی ہیں (یعنی مسواک نہ ہونے پر انگلی سے کام لیا جا سکتا ہے)۔

تین بار کلی کرنا اور تین بار ناک میں پانی چڑھانا (تین چلوؤں کے ساتھ)

حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، يَأْخُذُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مَاءً جَدِيدًا[2]

---

[1] السنن الکبری البیہقی، کتاب الطھارۃ، باب الاستیاک بالأصابع

[2] اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر،

حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، ہر مرتبہ آپ نیا پانی لیتے تھے۔

دائیں ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا، اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَفَعَلَ هَذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا، کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے اپنے بائیں ہاتھ سے تین بار جھاڑا، پھر کہنے لگے: یہ اللہ کے نبی ﷺ کا وضو ہے۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ الرَّحَبَةَ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ، قَالَ: فَجَلَسَ فِي الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ: لِغُلَامٍ لَهُ: ائْتِنِي بِطَهُورٍ قَالَ: فَأَتَاهُ الْغُلَامُ

[1] اخرجه النسائي في السنن، كتاب الطهارة

بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ، قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَ هَذَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طُهُورُهُ[1]

حضرت عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر پڑھنے کے بعد رحبہ میں تشریف لائے (جو کوفے کا ایک مقام ہے) اور بیٹھ گئے، پھر اپنے غلام سے فرمایا: وضو کا پانی لاؤ، راوی نے کہا: غلام پانی کا برتن اور طشت لے کر آیا۔ حضرت عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم بیٹھے ہوئے ان کی طرف دیکھ رہے تھے، انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ (پانی میں ڈالا) اور منہ میں پانی بھرا، کلی کی، اور ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے اسے جھاڑا، اس طرح تین بار کیا، پھر فرمایا: جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو دیکھنا چاہے تو یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو ہے۔

---

[1] اخرجه الدارمي في السنن، كتاب الطهارة، باب المضمضة

غیر روزے دار کا اچھی طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا

قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا[1]

حضرت لقلیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وضو کے بارے میں بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کامل طریقے سے وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں پانی سُرکنے میں مبالغہ کرو، مگر یہ کہ تم روزے سے ہو۔

چہرے کو تین مرتبہ دھونا

ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا[2]

پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا۔

نوٹ: مکمل حدیث اعضا وضو کو ترتیب سے دھونے کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصوم، باب ما جاء فی کراهیة مبالغة الاستنشاق للصائم

[2] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الصوم، باب سواك الرطب والیابس للصائم

ایک چلو کے ساتھ نیچے کی طرف سے گھنی داڑھی کا خلال کرنا

عَنْ أَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ: هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب وضو فرماتے تو ایک ہاتھ سے پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ریش مبارک کے اندرونی حصہ میں پہنچاتے اور اس سے ریش مبارک میں خلال کرتے (یعنی ہاتھ کی انگلیاں اس کے درمیان سے نکالتے) اور فرماتے میرے رب نے مجھے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

انگلیوں کا خلال کرنا

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الأَصَابِعَ [2]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب تخليل اللحية

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب فی تخليل الأصابع

حضرت لقلیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کرو۔

دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ کہنیوں سمیت دھونا، پہلے دائیں پھر بائیں

ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا[1]

پھر دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر بایاں ہاتھ کہنی تک دھویا تین تین مرتبہ

نوٹ: مکمل حدیث اعضاء وضو کو ترتیب سے دھونے کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔

سر کا مسح کر

عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کا مسح ایک بار فرمایا۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الصوم، باب سواك الرطب والیابس للصائم

[2] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب الطهارة وسننها

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ[1]

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر کا مسح کیا اپنے ہاتھوں سے تو دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے یعنی سر کے شروع سے ابتدا کی پھر پیچھے لے گئے اپنی گدی (گردن کا پچھلا حصہ) تک پھر لوٹا کر وہیں تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

کانوں کا مسح کرنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلاً، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ ...

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی مسح الرأس

ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ [1]

حضرت شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول، وضو کس طرح کیا جائے، آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا۔۔۔(آپ ﷺ نے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے) پھر سر کا مسح کیا اور شہادت کی دونوں انگلیوں کو اپنے دونوں کانوں میں داخل کیا اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے اپنے دونوں کانوں کے اوپری حصہ کا مسح کیا اور شہادت کی دونوں انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح کیا۔

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا

دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھونا، پہلے دائیں پھر بائیں

ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا[1]

تین مرتبہ داہنا پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھویا۔

نوٹ: مکمل حدیث اعضاء وضو کو ترتیب سے دھونے کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔

پاؤں کو ایڑھیوں سمیت مکمل طور پر دھونا

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ. وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ.

قَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ

لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ[2]

حضرت محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

سنا، وہ ہمارے پاس سے گزرے اور لوگ لوٹے سے وضو کر رہے تھے۔ آپ

نے کہا اچھی طرح وضو کرو کیونکہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: (خشک)

ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الصوم، باب سواك الرطب والیابس للصائم

[2] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب

پاؤں کی انگلیوں کے درمیان چھوٹی انگلی سے خلال کرنا

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِي، قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ[1]

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کو (یعنی ان کے درمیانی حصوں کو) ملتے تھے۔

اگر باوضو خفین (موزے) پہنے ہوں تو (پاؤں دھونے کے بجائے) خفین پر مسح کرنا

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَهْوَيْتُ لأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ. فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا[2]

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب فی تخليل الأصابع

[2] اخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب الوضوء، باب إذا أدخل رجليه وهما طاهرتان

حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو میں نے چاہا (کہ وضو کرتے وقت) آپ ﷺ کے موزے اتار ڈالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو چونکہ جب میں نے انہیں پہنا تھا تو میرے پاؤں حالت طہارت میں تھے (یعنی میں باوضو تھا) پس آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔

نوٹ: مقیم ایک دن (24 گھنٹے) تک وضو میں پاؤں دھونے کی جگہ موزوں پر مسح کر سکتا ہے جبکہ مسافر کو تین دن (72 گھنٹے) تک موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے۔ یہ مدت (حالت طہارت میں موزے پہننے کے بعد) پہلی بار وضو ٹوٹنے سے شروع ہو گی۔

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ [1]

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب المسح علی الخفین للمسافر والمقیم

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مسافر کے لیے تین دن ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔

وضو کرنے کے بعد اعضا کو رومال وغیرہ سے پونچھنا

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يَنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ[1]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے آپ وضو کے بعد اپنا بدن پونچھتے تھے۔

وضو کے بعد یہ پڑھنا: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب المندیل بعد الوضوء

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ[1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب ما يقال بعد الوضوء

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلاَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ. فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ. فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - أَوْ فَيُسْبِغُ - الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ[1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص بھی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پوری توجہ اور حضور قلب (دل جمعی) کے ساتھ

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء

ادا کرے تو اس نے (اپنے اوپر جنت) واجب کر لی۔ میں نے کہا: واہ واہ! یہ کیا ہی اچھی (بشارت) ہے، اس پر میرے سامنے موجود شخص نے کہا: جو بات رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہلے فرمائی، وہ اس سے بھی زیادہ عمدہ تھی، میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، عرض کیا: ابو حفص! وہ کیا تھی؟ آپ نے کہا: تمہارے آنے سے پہلے ابھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے، پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ (ترجمہ: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

وضو کرنے کے بعد تحیۃ الوضو پڑھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلاَلٍ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ: يا بِلاَلُ حَدِّثْنِي بِأَرْجى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلاَمِ، فَإِنِّي

سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيكَ بَينَ يدَىَّ فِى الْجَنَّةِ. قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجَى عِنْدِى أَنِّى لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِى سَاعَةِ لَيلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلاَّ صَلَّيتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِى أَنْ أُصَلِّىَ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت فرمایا کہ اے بلال تم مجھے امید کا کام بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو، اس لیے کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے امید کا کام جو کیا وہ یہ ہے کہ رات یا دن کسی بھی ساعت میں میں نے پاکی حاصل کی، وضو کیا، تو اس وضو سے میں نے جس قدر میرے مقدر میں تھا، نماز پڑھی۔

نوٹ: جن اوقات میں نفل کی ادائیگی منع ہے، تحیۃ الوضو پڑھنے کی بھی اجازت نہیں۔

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التهجد، باب فضل الطهور باللیل والنهار

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں اس طرح کہ ان میں اپنے دل کی باتیں نہ کرے (یعنی غفلت میں نہ پڑھے) تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وکماله

غسل کے آداب

ستر کھولے ہوئے منہ اور پیٹھ کا قبلہ رو نہ ہونا

عَنِ النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ

إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں۔ تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کو جائے تو قبلہ کی طرف منہ کرے نہ پیٹھ۔

غسل ایسی جگہ کرنا جہاں کوئی دیکھ نہ سکے

عَنْ يَعْلَى، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا إِزَارٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْه ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الطهارة

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ[1]

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا، پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمدِ الٰہی وثنا کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے، جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔

غسل میں بدن کا ہر ظاہری حصہ کو دھونا حتی کہ بالوں اور گھنی داڑھی کے نیچے کی سطح بھی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الحمّام، باب النّھی عن التّعرّی

[2] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الطھارۃ، باب فی مقدار الماء الذی یجزئ فی الغسل

عَنْ عَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهِ كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ. قَالَ عَلِي: فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا. وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص غُسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی، اس جملے کو انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ وہ اپنے بال کاٹ ڈالتے تھے۔

غسل کا مسنون طریقہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا، فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب فی مقدار الماء الذی یجزئ فی الغسل

بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الأَرْضَ فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ، فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ فرمایا کہ: نبی کریم ﷺ کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا، حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا، پھر استنجا فرمایا، پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا، پھر کُلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ہاتھ دھوئے، پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا، پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے) اک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الغسل، باب نفض الیدین من الغسل عن الجنابة

عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعَرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ[1]

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غُسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے، پھر نماز کا سا وُضو کرتے، پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل

خواتین کے لیے (اگر پانی بالوں کی جڑوں میں گزر جائے) مینڈھیوں کے کھولنے کا ضروری نہ ہونا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي فَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ: لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ[1]

حضرت اُمُّ المؤمنین اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غُسلِ جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں؟ فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے، پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہو جائے گی۔

نوٹ: یعنی جب کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو

---

[1] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة

هَذَا يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ أَفَلاَ يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلاَ أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلاَثَ إِفْرَاغَاتٍ[1]

حضرت عبید اللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت اُمُّ المُؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ غسل کرتے وقت سر کے بال کھولا کریں، تو انہوں نے فرمایا: مجھے تعجب ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہما پر، عورتوں کو حکم دے رہے ہیں کہ وہ جب غسل کریں تو سر کے بال کھولیں، وہ انہیں یہ حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ اپنے سر کے بال مونڈ لیں، میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور میں اس سے زائد کچھ نہیں کرتی تھی کہ اپنے سر پر تین بار پانی ڈال لیتی (یعنی اپنے بال مبارک نہ کھولتیں)۔

[1] اخرجہ المسلم فی الصحیح، کتاب الحیض، باب استحباب إفاضة الماء علی الرأس وغیرہ ثلاثا

غسل کے بعد وضو نہ کرنا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ [1]

حضرت اُمُّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی، فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غُسل کے بعد وُضو نہیں فرماتے تھے۔

---

[1] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الطھارۃ، باب فی الوضؤ بعد الغسل

بال کاٹنے، ناخن تراشنے وغیرہ کے آداب

ناخن تراشنا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور زیر ناف بال صاف کرنا (40 دن کے اندر)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ[1]

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، اُنگلیوں کے

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ

جوڑ دھونا، بغل کے بال دور کرنا، ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، استنجا کرنا اور کُلّی کرنا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ أَنَسٌ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الأَظْفَارِ وَنَتْفِ الإِبْطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لاَ نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بار اکھاڑنے اور موئے زیر ناف مونڈنے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس (40) دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

نوٹ: 40دن گزر جانے سے قبل یہ کام کرنے واجب ہے۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ مستحب ہے، جمعہ کا دن بہتر ہے۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة

ناخن اس ترتیب سے ترشوانا: دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے لے کر دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی تک، بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے تک

وَفِي شَرْحِ الْغَزَّاوِيَةِ رُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِمُسَبِّحَتِهِ الْيُمْنَى إِلَى الْخِنْصَرِ ثُمَّ بِخِنْصَرِ الْيُسْرَى إِلَى الْإِبْهَامِ وَخَتَمَ بِإِبْهَامِ الْيُمْنَى [1]

امام حصکفی رحمۃ اللہ در مختار میں بحوالہ شرح غزاویہ لکھتے ہیں کہ مروی ہے کی آپ ﷺ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرتے اور (داہنے ہاتھ کی) چنگلی تک جاتے، پھر بائیں ہاتھ کی چنگلی سے (بائیں یاتھ کے) انگوٹھے تک جاتے اور (اس کے بعد) داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرتے۔

داڑھی رکھنا اور مونچھیں کاٹنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحَى [2]

---

[1] الدر المختار، الحظر والإباحة، فصل في البيع

[2] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی چھوڑ دو اور مونچھیں کتر واؤ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا[1]

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مونچھ سے نہیں لے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

نوٹ: مونچھوں کو کم کرنا ضروری ہے، جبکہ خوب چھوٹا کرنا بلکہ مونڈانا افضل ہے۔

مونچھوں کو مونڈانا

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَرَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَنْهَكُونَ

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الأدب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شَوَارِبَهُمْ أَخَا الحَلْقِ[1] وَفِي رِوَايَةِ البيهقي: يَنْهَكُوْنَ شَوَارِبَهُمْ حَتَّى الحَلْقِ[2]

وفي رواية الطبراني عَنْ عُثْمَان بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِي وَجابِرَ بنَ عَبْدِ اللهِ وعَبْدَ اللهِ بنَ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ وَأَبَا أُسَيدٍ البَدْرِي وَرَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَأَنَسَ بنَ مَالِكٍ يأْخُذُوْنَ مِنَ الشَّوَارِبِ كَأَخْذِ الحَلْقِ ويعْفُوْنَ اللِّحى وينتِفُوْنَ الآبَاطَ وفي رواية ويقُصُّونَ الأظافرَ[3]

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہاور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہاور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہاور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہمااور حضرت جابر

---

[1] اخرجہ ابن أبي شيبة في المسند، كتاب الأدب، باب مايؤمر به الرجل من اعفاء اللحية

[2] اخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الطهارة، باب كيف الأخذ من الشارب

[3] اخرجه الطبراني في المعجم الكبير، باب ألف، باب من اسمه أنس بن مالك الأنصاري

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا ور ابو اسید رضی اللہ عنہکو دیکھا، یہ سب حضرات اپنی مونچھوں کو بالکل سرے سے کٹوادیتے سر منڈھوانے کی طرح۔

حضرت عثمان بن عبید اللہ بن رافع رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، ابو اسید بدری رضی اللہ عنہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہا ور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہکو دیکھا، یہ بال مونڈنے کی طرح مونچھیں کاٹتے اور داڑھی بڑھاتے اور بغلوں کے بال اکھیڑتے۔

داڑھی کا ایک قبضہ (مشت) ہونا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ[1]

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب اللباس، باب تقلیم الأظفار

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی چھوڑ دو اور مونچھیں کتراؤ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی (ہاتھ سے) پکڑ لیتے اور (مٹھی) سے جو بال زیادہ ہوتے انہیں کتروا دیتے۔

نوٹ: داڑھی ایک مشت سے لمبی ہو جائے تو زائد کو کاٹ کر ایک مشت کر لے۔ایک مشت سے کم رکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: كَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقَبْضَةِ[1]

حضرت ابو زرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا پنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے تھے، پھر جو حصہ مٹھی سے زائد ہوتا اس کو کاٹ دیتے۔

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْقَبْضَةِ مِنَ اللِّحْيَةِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهَا[1]

---

[1] اخرجه ابن أبي شيبة في المسند، كتاب الأدب، باب قالوا في الأخذ من اللحية

حضرت اشعث رحمۃ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ نے فرمایا: وہ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ایک قبضہ (مشت) سے زیادہ داڑھی میں رخصت دیتے تھے کہ اس کو کاٹ دیا جائے۔

نوٹ: یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک مشت سے زائد داڑھی کو کاٹنا جائز سمجھتے تھے، لہذا داڑھی کو ایک مشت سے کم کرنا جائز نہیں۔ امام ابن ہمام رحمۃ اللہ فتح القدیر میں لکھتے ہیں کہ داڑھی کو ایک مشت سے کم کاٹنے کو کسی نے جائز نہیں کہا (وَأَمَّا الْأَخْذُ مِنْهَا وَهِيَ دُونَ ذَلِكَ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ أَحَدٌ)۔ اسی پر کثیر تعداد میں فقہاء کرام نے جزم فرمایا، جن میں ملا خسرو، ملا علی قاری، امام شلبی، شاہ عبد الحق محدث دہلوی، امام حصکفی، امام طحطاوی، امام ابن عابدین، قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہم الرحمہ کا بھی شمار ہے۔

---

[1] اخرجه ابن أبي شيبة في المسند، كتاب الأدب، باب قالوا في الأخذ من اللحية

جمعہ کے دن ناخن تراشنا اور مونچھیں کاٹنا

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُرْسَلاً قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَارِبِهِ وَأَظْفَارِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ[1]

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن ناخن تراشنے اور مونچھیں کاٹنے کو پسند فرماتے تھے۔

بالوں کا نصف کان یا کان کی لو تک ہونا (مردوں کے لیے)

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک آپ کے مبارک کانوں کے درمیان تک آتے تھے۔

---

[1] اخرجہ البیہقی فی السنن الکبری، کتاب الجمعۃ، باب السنۃ فی التنظیف یوم الجمعۃ

[2] اخرجہ النسائی فی السنن، کتاب الزینۃ من السنن، باب اتخاذ الشعر

عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِي، قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لأَبِي الدَّرْدَاءِ

قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيةِ وَكَانَ رَجلاً مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا

هُوَ صَلاَةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يأْتِيَ أَهْلَهُ... ثُمَّ مَرَّ بِنَا

يوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلاَ تَضُرُّكَ. قَالَ قَالَ لَنَا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيمٌ الأَسَدِي لَوْلاَ طُولُ

جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ. فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيمًا فَعَجِلَ فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا

جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيهِ [1]

حضرت قیس بن بشر تغلبی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے میرے والد نے بیان کیا اور

وہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ بیان کیا کہ دمشق

میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی تھے جنہیں حضرت ابن

حنظلیہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا۔ وہ تنہائی پسند آدمی تھے، لوگوں کے ساتھ بہت کم

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب ما جاء فی إسبال الإزار

بیٹھتے تھے۔ یا تو نماز پڑھتے ہوتے یا جب فارغ ہو جاتے تو تسبیح و تکبیر میں مشغول رہتے اور پھر اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاتے۔۔۔ وہ صحابی ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کوئی کلمہ خیر فرما دیجئے جس میں ہمارا فائدہ ہو گا اور آپ کا کوئی خسارا نہیں، تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خریم اسدی رضی اللہ عنہ بہترین آدمی ہے اگر اس کے پٹے (سر کے بال) لمبے نہ ہوں اور اپنے تہبند کو نہ لٹکائے۔ یہ بات خریم کو پہنچی تو انہوں نے جلدی سے چھری پکڑی اور اپنے بالوں کو کانوں تک کاٹ لیا اور اپنے تہبند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کر لیا۔

بالوں کے بیچ میں سے مانگ نکالنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ

يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی، کہ نبی کریم ﷺ کو جس چیز کے متعلق کوئی حکم نہ ہوتا اس میں اہلِ کتاب کی موافقت پسند تھی (کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہوں وہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہو) اور اہلِ کتاب بال سیدھے رکھتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے، لہذا نبی ﷺ نے بال سیدھے رکھے یعنی مانگ نہیں نکالی پھر بعد میں حضور ﷺ نے مانگ نکالی (یعنی اہلِ کتاب کی مخالفت کا حکم ہوا)۔

سفید بالوں کو مہندی لگانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ[2]

---

[1] اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب اللباس، باب الفرق

[2] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الترجل، باب فی الخضاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہود اور اور نصاریٰ (بالوں کو) رنگ نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو (بالوں کو رنگ لگاؤ)۔

بالوں کا کالا رنگ نہ کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں لائے گئے جب کہ ان کا سر اور ڈاڑھی سفید پھولوں کی طرح سفید تھی، حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے گریز کرو!۔

---

[1] اخرجہ المسلم فی الصحیح، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی صبغ الشعر وتغییر الشیب

سرمہ لگانا (آنکھوں میں تین سلائیوں لگانا)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلاَثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ [1]

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے ہر آنکھ میں تین سلائی لگاتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الإِثْمِدَ إِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ [2]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین سرمہ اثمد (ایک پتھر کی قسم) ہے، وہ نظر تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔

---

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب الطب

[2] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الزينة من السنن، باب الکحل

خوشبو کا استعمال کرنا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِي، قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ[1]

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، مردوں والی خوشبوئیں لگایا کرتے تھے، کستوری اور عنبر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو اور رنگ چھپا ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی ہو۔

[1] اخرجه النسائي في السنن، كتاب الزينة من السنن، باب العنبر

[2] اخرجه النسائي في السنن، كتاب الزينة من السنن، باب الفصل بين طيب الرجال، وطيب النساء

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلاَ يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو خوشبو دی جائے تو وہ اس کو رد نہ کرے (یعنی لینے سے انکار نہ کرے) اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

آئینے میں دیکھتے وقت پڑھنا: اَللّٰهُمَّ كَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي

عَنْ اِبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ كَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي[2]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھی کہ اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، میری سیرت بھی اچھی کر دے۔ [نوٹ: یہ دعا آئینے میں دیکھنے کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ کسی وقت بھی پڑھی جا سکتی ہے۔]

---

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الزینة من السنن، باب الطِّیبِ

[2] مسند الامام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه

کپڑے پہننے کے آداب

کپڑا پہن کر یہ دعا کرنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی كَسَانِی هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنِی هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی كَسَانِی هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ[1]

حضرت سہل رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھانے کے بعد یوں

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب اللباس

دعا کرے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنِی هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری کسی کوشش و قوت کے مجھے یہ رزق عنایت فرمایا)، تو اس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو کوئی کپڑا پہنے پھر یہ دعا کرے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی كَسَانِی هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری کسی کوشش اور قوت کے مجھے یہ عنایت فرمایا)، تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

نیا کپڑا پہن کر یہ دعا کرنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی كَسَانِی مَا أُوَارِی بِهٖ عَوْرَتِی وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی حَيَاتِی

عَنْ أَبِی أُمَامَةَ، قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی كَسَانِی مَا أُوَارِی بِهٖ عَوْرَتِی وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی حَيَاتِی. ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِی أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

الَّذِی کَسَانِی مَا أُوَارِی بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِی أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ وَفِي حِفْظِ اللهِ وَفِي سَتْرِ اللهِ حَيًا وَمَيِّتًا[1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا پھر یہ دعا کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَسَانِی مَا أُوَارِی بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: جس نے نیا کپڑا پہنا پھر یہ دعا کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَسَانِی مَا أُوَارِی بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي پھر اس نے اپنا پرانا (اتارا ہوا) کپڑا لیا اور اسے صدقہ میں دے دیا، تو وہ اللہ کی حفاظت و پناہ میں رہے گا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب فی دُعَاءِ النَّبِی ﷺ

نیا کپڑا پہن کر کپڑے کا نام لینا (جیسے قمیض، عمامہ یا چادر) اور یہ دعا کرنا:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جس وقت نیا کپڑا، قمیص یا عمامہ یا چادر کی شکل میں، پہنتے تو اس کا نام لیتے اور پھر فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ (یا اللہ! تیرے لیے ہی تعریفیں ہیں تو نے ہی یہ مجھے پہنایا ہے، میں اس کپڑے کی خیر تجھ سے مانگتا ہوں اور اس کپڑے کے ان مقاصد کی خیر بھی تجھ سے مانگتا ہوں جن کیلئے یہ بنایا گیا ہے، اور میں

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب اللباس، باب ما یقول إذا لبس ثوبا جدیدا

اس کپڑے کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے بھی پناہ چاہتا ہوں جس کیلئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے)۔

کسی کو نیا کپڑا پہنے ہوئے دیکھ کر یہ دعا دینا: تُبْلِی وَیُخْلِفُ اللهُ تَعَالَی

قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلِی وَيُخْلِفُ اللهُ تَعَالَى [1]

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اس سے کہا جاتا: تُبْلِی وَیُخْلِفُ اللهُ تَعَالَی (ترجمہ: تو اسے (پہن کر) پرانا کرے اور اللہ تجھے اس کی جگہ دوسرا کپڑا عطا کرے)۔

پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَبِسْتُمْ، وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ، فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ [2]

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب اللباس

[2] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب فی الانتعال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم کپڑے پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنے دائیں جانب سے ابتداء کرو

(یعنی کپڑے پہننے میں پہلے دائیں ہاتھ میں قمیص پہنے پھر بائیں میں۔ وضو

کرتے ہوئے پہلے دایاں ہاتھ دھوئے پھر بایاں)۔

نوٹ: کپڑے اتارتے وقت اس کے برعکس یعنی بائیں جانب سے شروع کرنا

چاہیئے۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ

التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دائیں

سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے، وضو کرتے وقت وضو میں، کنگھی کرتے وقت

کنگھی میں اور جوتا پہنتے وقت جوتا پہننے میں۔ (یعنی ہر اچھے کام میں دائیں سے

ابتداء مسنون ہے)۔

[1] اخرجہ المسلم فی الصحیح، کتاب الطھارۃ، باب التیمن فی الطھور وغیرہ

سفید کپڑے پہننا

عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ[1]

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو، اس لیے کہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں اور اپنے مردوں کو سفید کفن دیا کرو۔

صاف ستھرے اور اچھے کپڑے پہننا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلاً شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ. وَرَأَى رَجُلاً آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ[2]

---

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الزینة من السنن، باب الأمر بلبس البیض من الثیاب

[2] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اسے کوئی چیز نہیں ملی کہ اس سے اپنے بالوں کو سنوار لے؟ اور آپ ﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اسے کوئی چیز نہیں ملی کہ اس سے اپنے کپڑے دھولے؟

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ. قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يحِبُّ أَنْ يكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً. قَالَ: إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ ایک

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الإیمان، باب باب تحریم الکبر وبیانه

آدمی نے کہا: انسان چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ خود جمیل ہے، وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

کپڑے پر (تکبرانہ) فخر نہ کرنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلت کا لباس پہنائے گا، پھر اس میں آگ بھڑکائے گا۔

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب اللباس

قمیض پہننا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ [1]

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

قمیض کے بازو کی آستین کا کلائی تک ہونا

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الأَنْصَارِيَةِ، قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ [2]

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن انصاری ہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بازو کی آستین کلائی (پہنچوں) تک ہوتی تھی۔

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب اللباس، باب ما جاء فی القمص

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب اللباس، باب ما جاء فی القمص

ازار یا شلوار کو ٹخنوں سے اوپر (اور نصف ساق اور ٹخنوں کے درمیان) رکھنا

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِی اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الإِزَارِ فَفِی النَّارِ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

عَنْ حُذَيفَةَ، قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ بِأَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِی أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: هٰذَا مَوْضِعُ الإِزَارِ فَإِنْ أَبَيتَ. فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيتَ فَلَا حَقَّ لِلإِزَارِ فِی الْكَعْبَيْنِ [2]

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے میری پنڈلی کے گوشت کا حصہ یا اپنی پنڈلی کے گوشت کا حصہ پکڑ کر فرمایا کہ تہبند باندھنے کی جگہ یہ ہے اور اگر تم نیچے تک لٹکانا چاہو تو کچھ اور نیچے تک کرلو اور

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب اللباس، باب ما أسفل من الکعبین فهو فی النار

[2] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب اللباس

اگر مزید نیچے کرنا چاہو تو لنگی کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں ہے (یعنی ٹخنوں کو لنگی نہ چھپائے)۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي عَنِ الإِزَارِ، فَقَالَ أَنَا أُخْبِرُكَ بِعِلْمٍ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي النَّارِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي النَّارِ لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن کے ازار پہننے کی ہیئت اس کی دونوں پنڈلیوں کے درمیان تک ہے، پنڈلی سے ٹخنوں تک کے مابین کسی بھی حصہ تک پہننے میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ

[1] أخرجه المالك في الموطأ، كتاب اللباس

قیامت کے روز اس شخص پر نظر شفقت نہیں فرمائے گا جس نے از راہ تکبر اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹا۔

کپڑے کے ساتھ چادر رکھنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِي غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ کے جسم پر موٹے کنارے والی نجرانی چادر تھی۔

ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھنا

قَالَ رُكَانَةُ وَسَمِعْتُ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ[2]

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنے کا ہے۔

---

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب اللباس

[2] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب فی العمائم

دونوں کندھوں کے درمیان عمامے کا شملہ ٹکانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيهِ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامے کا کپڑا اپنے کاندھوں کے درمیان لٹکا لیتے۔

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب اللباس، باب فی سدل العمامة بین الکتفین

کھانا کھانے کے آداب

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكْثِرَ اللهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَإِذَا رُفِعَ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے، اسے چاہیئے کہ وضو کرے جب دوپہر کا کھانا آجائے، اور جب اسے اٹھا کر واپس لے جایا جائے۔

نوٹ: وضو کا معنی پاکیزہ اور خوبصورت ہونا، ایک مفہوم اصطلاحی ہے جس میں ہاتھ منہ اور پاؤں دھونا اور سر کا مسح وغیرہ کرنا وضو کہلاتا ہے ایک عرفی مفہوم صرف ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے یہاں یہ مراد ہے۔

[1] اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب الأطعمة

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلاَ تَوَضَّأُ فَقَالَ: لِمَ أَأُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے، آپ ﷺ بیت الخلاء سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ ﷺ کو کہا گیا کیا آپ ﷺ وضو نہ کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں؟ میں نماز پڑھتا ہوں جو وضو کروں۔

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ[2]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضو (یعنی ہاتھ اور منہ دھونا) برکت کا باعث ہے۔ میں نے

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الحیض۔ باب جواز أکل المحدث الطعام

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الأطعمة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی الوضوء قبل الطعام وبعده

رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا جو تورات میں پڑھا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد وضو (یعنی ہاتھ اور منہ دھونا) برکت کا سبب ہے۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے یہ پڑھنا: بِسْمِ اللہِ

عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ، يَقُولُ كُنْتُ غُلاَمًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلاَمُ سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ[1]

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی نگرانی میں اور میرا ہاتھ پیالہ میں چاروں طرف پڑتا تھا تو مجھ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لڑکے! اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ) اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور جو تیرے قریب ہے اس میں سے کھا۔ میں اس کے بعد اسی طرح ہی کھاتا تھا۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لاَ مَبِيتَ لَكُمْ وَلاَ عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے کہ آج تمہارے لئے اس گھر میں رات گزارنے کی جگہ نہ ملی اور جب کھانا کھانے کا وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَّبَ طَعَامًا فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا، وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ، قُلْنَا: كَيْفَ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللهِ حِينَ أَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ مَنْ أَكَلَ، وَلَمْ يُسَمِّ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ[1]

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کھانا سامنے لایا گیا بہت برکت ہوئی کہ ہم نے ایسی برکت پہلے کبھی نہ دیکھی تھی پھر آخر میں اتنی بے برکتی ہونے لگی کہ ہم نے ایسی بے برکتی بھی کبھی نہ دیکھی تھی ہم نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ بات کیسے ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم لوگ بیٹھے تھے تو بسم اللہ پڑھ چکے تھے پھر بعد میں ایک شخص شریک ہوا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو شیطان اس کے ساتھ کھانے لگا (اس کی وجہ سے یہ بے برکتی ہوئی)۔

[1] مسند الامام احمد بن حنبل، حديث أبي أيوب الأنصاري

بسم اللہ پڑھے بغیر کھانے والے کو یاد آنے پر یہ پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ

عَنْ عَمِّهِ، أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ [1]

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، پس اس نے اللہ کا نام نہیں لیا یہاں تک کہ اس کے کھانے میں سے سوائے ایک لقمہ کے کچھ نہ بچا جب اس نے اس لقمہ کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔ حضور ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کہ: شیطان مسلسل اس کے ساتھ

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام

کھانے میں مشغول رہا، پس جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اس نے جو کچھ پیٹ میں تھا اسے قے کر دیا۔

نوٹ: ابن ماجہ کی روایت میں بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ آیا ہے، لہٰذا دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔

دائیں ہاتھ سے کھانا

عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی (پانی) پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

---

[1] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما

وَكُلْ بِيَمِينِكَ[1]

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی مکمل روایت اوپر گزر چکی ہے۔ اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔

أَنَّ رَجُلاً أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: كُلْ بِيَمِينِكَ. قَالَ لاَ أَسْتَطِيعُ قَالَ: لاَ اسْتَطَعْتَ. مَا مَنَعَهُ إِلاَّ الْكِبْرُ. قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ[2]

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے تکبر کی وجہ سے کہا میں نہیں کھا سکتا۔ آپ نے فرمایا: تم نہیں کھا سکو گے چنانچہ اس کے بعد اس کا دایاں ہاتھ ہمیشہ کے لئے شل ہو گیا۔

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب التسمية علی الطعام والأکل بالیمین

[2] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحکامهما

تین انگلیوں سے کھانا

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا[1]

حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور اپنے ہاتھ مبارک صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

نوٹ: اکثر بیشتر تین انگلیوں (انگوٹھا شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی) سے ہی کھانے کی عادت تھی مگر کبھی ضرورت پر پانچ کو بھی استعمال فرماتے اور کھانے کی کیفیت سے ایسا ہو سکتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: الْأَكْلُ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ أَكْلُ الشَّيْطَانِ، وَبِالِاثْنَيْنِ أَكْلُ الْجَبَابِرَةِ، وَبِالثَّلَاثِ أَكْلُ الْأَنْبِيَاءِ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انگلی سے کھانا شیطان اور دو سے متکبرین جبکہ تین سے کھانا انبیاء کا طریقہ ہے۔

---

[1] اخرجه المسلم فى الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة

[2] الفردوس بمأثور الخطاب، باب الألف

کھاتے وقت ٹیک نہ لگانا

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَنَا فَلاَ آكُلُ مُتَّكِئًا[1]

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کسی چیز پر ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

مل کر کھانا

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ[2]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مل کر کھایا کرو اور بٹ کر نہیں، بے شک برکت جماعت سے ہے۔

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الأطعمة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی کراهية الأکل متکئا

[2] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب الأطعمة

اپنے سامنے سے کھانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيهِ وَلَا يَتَنَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ جَلِيسِهِ[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دستر خوان رکھا جائے، تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیئے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ کھانا چاہیئے۔

وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ[2]

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی مکمل روایت اوپر گزر چکی ہے۔اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: اور جو تیرے قریب ہے اس میں سے کھا۔

---

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب الأطعمة، باب الأکل مما یلیک

[2] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام والأکل بالیمین

برتن کے بیچ سے نہ کھانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلاَ تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے لہذا کناروں سے کھانا کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلاَ يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلَكِنْ لِيَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلاَهَا[2]

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الأطعمة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی کراهية الأکل من وسط الطعام

[2] ابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب مَا جَاءَ فِي الأَكْلِ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو پلیٹ کے درمیان سے نہ کھائے بلکہ اپنی جانب سے کھائے اس لئے کہ برکت پلیٹ کے درمیان ہوتی ہے۔

کھانے میں عیب نہ نکالنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ مَا عَابَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا جب، آپ ﷺ کی طبعیت چاہتی تو اسے کھالیتے اور اگر اسے ناپسند کرتے تو چھوڑ دیتے۔

گرے لقمے کو اٹھا کر کھانا

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلاَ

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب ما عاب النبی صلی الله علیه وسلم طعاما

يَدَعْهَا لِلشَّيطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس آتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی آتا ہے پس اگر تم سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیں اور انگلیوں کو چاٹ لیں، اسے کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جگہ نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھالے اور جو

---

[1] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة

[2] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة

کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُم طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيُطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر جائے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے الگ کر کے اسے کھا لے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَتَغَدَّى إِذْ سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَنَاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى فَأَكَلَهَا فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِينُ فَقِيلَ أَصْلَحَ اللهُ الأَمِيرَ إِنَّ هَؤُلَاءِ الدَّهَاقِينَ يَتَغَامَزُونَ مِنْ أَخْذِكَ اللُّقْمَةَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ. قَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ لأَدَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الأطعمة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی اللقمة تسقط

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَذِهِ الأَعَاجِمِ إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ أَحَدَنَا إِذَا

سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَيُمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى وَيَأْكُلَهَا وَلَا

يَدَعَهَا لِلشَّيْطَانِ[1]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ صبح کا کھانا تناول فرمارہے تھے کہ ایک نوالہ گرگیا۔ انہوں نے وہ نوالہ لیا اور جو کچرا اس پر لگ گیا تھا، صاف کیا اور کھالیا۔ اس پر عجمی دہقانوں نے ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کئے (کہ امیر ہو کر گراہوا نوالہ اٹھایا اور کھالیا) تو کسی نے کہہ دیا اللہ امیر کو اصلاح پر رکھے۔ یہ دہقان ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کر رہے ہیں کہ آپ کے سامنے یہ کھانا ہے پھر بھی آپ نے نوالہ اٹھالیا۔ فرمانے لگے ان عجمیوں کی خاطر میں اس عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ ہم میں سے جب کسی کا نوالہ گر جاتا تو اسے حکم ہوتا کہ اسے اٹھالے اور جو کچرا وغیرہ لگا ہے، صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

---

[1] اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب الأطعمة

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ دَخَلَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَرَأَى كِسْرَةً مُلْقَاةً فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَكْرِمِي كَرِيمَكِ فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ[1]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، آپ نے اسے اٹھایا، صاف کیا پھر اسے کھالیا، اور فرمایا: عائشہ! احترام کے قابل چیز (یعنی اللہ کے رزق کی) عزت کرو، اس لیے کہ جب کبھی کسی قوم سے اللہ کا رزق پھر گیا، تو ان کی طرف واپس نہیں آیا۔

برتن خوب صاف کرنا

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ[2]

---

[1] اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب الأطعمة

[2] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے انگلیوں کو چاٹنے اور برتن کو صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

حدثت أُمُّ عَاصِمٍ، وَكَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ، لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ[1]

حضرت ام عاصم رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس نبیشہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو پیالہ میں کھائے پھر اسے چاٹ کر صاف کرے، پیالہ اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الأطعمة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی اللقمة تسقط

وَعَن نُبَيشَة قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُولُ لَهُ الْقَصْعَةُ: أَعْتَقَكَ اللهُ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعتقتَنی منَ الشیطانِ[1]

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی برتن میں کھائے پھر اسے خوب صاف کرے تو برتن اسے دعا دیتا ہے کہ جس طرح تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا اسی طرح اللہ آپ تجھے جہنم سے آزاد کرے۔

انگلیوں کو چاٹنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُم فَلَا یَمسَح یَدَهُ حَتَّی یَلعَقَهَا أَو یُلعِقَهَا[2]

[1] المشکاۃ المصابیح، کتاب الأطعمة، الفصل الثانی

[2] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب لعق الأصابع و مصها قبل أن تمسح بالمندیل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک کہ اس کو چاٹ نہ لے یا کسی کو چٹا نہ لے۔

نوٹ: انگلیاں چاٹنے کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے بیچ کی پھر شہادت کی انگلی پھر انگوٹھا۔

عَنِ النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِی فِی أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کس انگلی میں ہے۔

کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ، مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا[1]

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأشربة، باب استحباب لعق الاصابع والقصعة

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کھانا کھائے تو اس پر اس کا شکر ادا کرے، یا پانی پیئے تو اس پر اس کا شکر بجالائے۔

کھانے کے بعد یہ دعا کرنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

عَنْ أَبِی سَعِيدٍ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کھانے یا پینے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا)۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب استحباب حمد الله تعالی

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما یقول إذا فرغ من الطعام

کھانے کے بعد یہ دعا کرنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَطْعَمَنِی هٰذَا وَرَزَقَنِیهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَطْعَمَنِی هٰذَا وَرَزَقَنِیهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ. غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ[1]

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کھانا کھایا پھر کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَطْعَمَنِی هٰذَا وَرَزَقَنِیهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کھانا مجھے کھلایا اور مجھے عطا کیا بغیر میری کسی قوت و طاقت کے) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ما یقول إذا فرغ من الطعام

کھانے کے بعد یہ دعا کرنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مَكْفُورٍ وَلَا مُسْتَغْنًى، رَبَّنَا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

.وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ. قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ

مَكْفِيٍّ، وَلَا مَكْفُورٍ. وَقَالَ مَرَّةً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّنَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ

وَلَا مُسْتَغْنًى، رَبَّنَا[1]

کسی کی دعوت پر کھایا ہو تو یہ دعا کرنا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

أَبِي - قَالَ - فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ

يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى - قَالَ

شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الإِصْبَعَيْنِ - ثُمَّ أُتِيَ

بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ - قَالَ - فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب ما یقول إذا فرغ من طعامه

بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللهَ لَنَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ[1]

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اترے، ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ (ایک کھانا ہے جو کھجور، پنیر اور گھی سے مل کر بنتا ہے) آپ ﷺ نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ ﷺ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان۔ شعبہ نے کہا: مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا۔ (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لئے کچھ آیا، آپ ﷺ نے پیا۔ بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا۔ پھر میرے باپ نے آپ ﷺ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کی دعا کیجیے ہمارے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ

[1] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب وضع النوى خارج التمر

وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ (ترجمہ: اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخش

دے ان کو اور رحم کر ان پر)۔

کسی کی دعوت پر کھایا ہو تو یہ دعا کرنا: اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي

فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي[1]

نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي

(ترجمہ: اے اللہ، اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے

پلایا)۔

نوٹ: امام احمد رحمۃ اللہ کی روایات میں وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي آیا ہے۔ دونوں طرح

پڑھنا درست ہے۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الأشربة، باب إکرام الضيف وفضل إيثاره

دستر خوان اٹھائے جانے سے پہلے نہ اٹھنا

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دستر خوان پر سے اٹھنے سے منع فرمایا ہے اس وقت تک جب دستر خوان نہ اٹھالیا جائے۔

نوٹ: نہ اٹھنے کا حکم شرکاء کی رعایت کے لئے ہے کہ اگر کوئی تاخیر سے کھانے کا عادی ہو یا کوئی دیر سے شریک ہوا ہو تو اس کی بھی رعایت ہو جائے گی اسے جھجک بھی محسوس نہ ہو گی اور لحاظ کی وجہ سے وہ بھوکا بھی نہ اٹھے گا۔

دستر خوان اٹھانے کے بعد یہ دعا کرنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا[1]

---

[1] اخرجہ ابن ماجہ فی السنن، کتاب الأطعمة

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ، غَیْرَ مَکْفِیٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا (ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت ہے اس حال میں کہ اس کی ذات کسی کی محتاج نہیں اور نہ ہی اس کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ اس سے بے نیازی برتی جاسکتی ہے، اے ہمارے رب)۔[1]

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ[2]

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب ما یقول إذا فرغ من طعامه

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الأطعمة عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی الوضوٴ قبل الطعام وبعدہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضو (یعنی ہاتھ اور منہ دھونا) برکت کا باعث ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا جو تورات میں پڑھا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد وضو (یعنی ہاتھ اور منہ دھونا) برکت کا سبب ہے۔

کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک کہ اس کو چاٹ نہ لے یا کسی کو چٹا نہ لے۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلاَ يَدَعْهَا

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب لعق الأصابع ومصها قبل أن تمسح بالمندیل

لِلشَّيطَانِ وَلاَ يَمسَحُ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جگہ نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ لاَ قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلاَّ قَلِيلاً، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ، إِلاَّ أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا، ثُمَّ نُصَلِّي وَلاَ نَتَوَضَّأُ[2]

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الأشربة، باب استحباب لعق الاصابع والقصعة

[2] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب المندیل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت سعید نے آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال سے وضو کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بہت کم کھانا نصیب ہوتا تھا اور ہم لوگوں کو جب کھانا ملتا تو ہمارے پاؤں، بازو اور ہتھیلیوں کے سوا کوئی رومال نہ ہوتے تھے (ہم لوگ اپنے جسم کے ان ہی حصوں سے پونچھ لیتے تھے) پھر ہم لوگ نماز پڑھتے لیکن وضو نہیں کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ أَكَلَ النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے بکری کے شانہ کا گوشت کھایا، پھر اپنا ہاتھ ٹاٹ سے پونچھ لیا جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا، اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی۔

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب الطھارۃ وسننھا

پینے کے آداب

پینے سے پہلے بِسمِ اللہِ پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنِ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو، بلکہ دو اور تین سانسوں میں پیو، اور پیتے وقت بِسمِ اللہ پڑھو اور پینے کے بعد اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو۔

بیٹھ کر پینا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا۔

---

[1] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأشربة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في التنفس في الإناء

[2] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب كراهية الشرب قائما

دائیں ہاتھ سے پینا

عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی (پانی) پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

تین سانس میں پینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنِ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ ...[2]

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الأشربة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی التنفس فی الإناء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو، بلکہ دو اور تین سانسوں میں پیو۔

برتن میں سانس نہ لینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

پیالہ یا گلاس کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے نہ پینا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پیالہ کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے، اور پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

[1] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الأشربة

[2] اخرجه ابوداؤد، كتاب الأشربة، باب في الشرب من ثلمة القدح

پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ، مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کھانا کھائے تو اس پر اس کا شکر ادا کرے، یا پانی پیئے تو اس پر اس کا شکر بجالائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ... وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔۔۔اور پینے کے بعد اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو۔

نوٹ: مکمل حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

[1] اخرجہ المسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب استحباب حمد اللہ تعالی

[2] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الأشربۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی التنفس فی الإناء

جوتے پہننے کے آداب

پہلے دایاں پاؤں میں پہننا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی جوتی پہنے تو اسے چاہیئے کہ وہ پہلے دائیں پاؤں میں پہنے۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ[2]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو ہر چیز میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا پسند تھا، جوتی پہننے میں اور کنگھی کرنے میں اور وضوء کرنے میں اور اپنے تمام کاموں میں۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب اللباس والزینة، باب إذا انتعل فلیبدأ بالیمین وإذا خلع فلیبدأ بالشمال

[2] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الوضؤ، باب التیمن فی الوضؤ والغسل

اتارتے وقت بائیں سے شروع کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور جب کوئی جوتی اتارے تو بائیں پاؤں سے پہلے اتارے۔

ایک جوتا پہن کر نہ چلنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور دونوں جوتیاں پہنے رکھے یا دونوں جوتیاں اتار دے (یعنی صرف ایک پاؤں میں جوتے پہنے ہوئے نہ چلے)۔

---

[1] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب إذا انتعل فليبدأ باليمين وإذا خلع فليبدأ بالشمال

[2] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب إذا انتعل فليبدأ باليمين وإذا خلع فليبدأ بالشمال

گھر سے باہر نکلنے کے آداب

گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ - يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ - بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. يُقَالُ لَهُ كُفِيتَ وَوُقِيتَ. وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ کلمات کہے بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (ترجمہ: اللہ کے نام سے میں نے اس پر بھروسہ کیا، گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے) اس سے کہا جائے گا: تمہاری کفایت کردی گئی، اور تم (دشمن کے شر سے) بچا لیے گئے، اور شیطان تم سے دور ہو گیا۔

---

[1] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ما یقول إذا خرج من بیتہ

گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ آمَنْتُ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ سَفَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَقَالَ حِينَ يَخْرُجُ بِسْمِ اللّٰهِ آمَنْتُ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا رُزِقَ خَيْرَ ذَلِكَ الْمَخْرَجِ وَصُرِفَ عَنْهُ شَرُّ ذَلِكَ الْمَخْرَجِ [1]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اپنے گھر سے نکلتے وقت خواہ سفر کے ارادے سے یا ویسے ہی یہ دعاء پڑھ لے بِسْمِ اللّٰهِ آمَنْتُ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تو اسے اس کو خیر عطاء فرمائی جائے گی اور اس نکلنے کے شر سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔

---

[1] مسند الامام احمد بن حنبل، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، مسند الخلفاء الراشدین، مسند عثمان بن عفان

گھر سے نکل کر آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ[1]

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرماتے: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ (ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ کروں، یا گمراہ کیا جاؤں، میں خود پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، میں خود ظلم کروں یا کسی کے ظلم کا شکار بنایا جاؤں، میں خود جہالت کروں، یا مجھ سے جہالت کی جائے)۔

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، کتاب الأدب، باب ما يقول الرّجل إذا خرج من بيته

گھر سے نکلتے وقت بائیں قدم سے شروع کرنا

جیسا کہ مذکورہ احادیث طیبہ میں گزرا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ ہر لائق اکرام کام دائیں جانب سے شروع فرماتے اور اس کے برعکس کرتے وقت بائیں کو مقدم رکھتے، جیسے مسجد میں دائیں قدم سے داخل ہوتے جبکہ باہر نکلتے وقت بائیں قدم کو پہلے رکھتے، جوتا پہنتے وقت دائیں قدم کو مقدم رکھتے اور اتارتے وقت بائیں سے شروع کرتے۔ آپ ﷺ کی اسی عادت مبارکہ کے تحت گھر میں داخل ہوتے وقت دائیں قدم سے ابتداء کرنی چاہیئے جبکہ گھر سے باہر جاتے وقت بائیں قدم کو مقدم رکھا جائے۔

مسجد آنے جانے کے آداب

مسجد جاتے وقت باوضو گھر سے نکلنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنے گھر میں طہارت حاصل کرے پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف چلے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فریضہ کو پورا کرے تو اس کے ایک قدم سے ایک سے گناہ مٹے گا اور دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب المشی إلی الصلاة تمحی به الخطایا

مسجد جاتے وقت یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُورًا وَاجْعَلْ فِی لِسَانِی نُورًا وَاجْعَلْ فِی سَمْعِی نُورًا وَاجْعَلْ فِی بَصَرِی نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِی نُورًا وَأَمَامِی نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِی نُورًا وَمِنْ تَحْتِی نُورًا اَللّٰھُمَّ وَأَعْظِمْ لِی نُورًا

ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُورًا وَفِی لِسَانِی نُورًا وَاجْعَلْ فِی سَمْعِی نُورًا وَاجْعَلْ فِی بَصَرِی نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِی نُورًا وَمِنْ أَمَامِی نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِی نُورًا وَمِنْ تَحْتِی نُورًا. اَللّٰھُمَّ أَعْطِنِی نُورًا[1]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: پھر آپ ﷺ نے وتر پڑھے، موذن نے آذان دی تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ یہ دعا پڑھ رہے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُورًا وَفِی لِسَانِی نُورًا وَاجْعَلْ فِی سَمْعِی نُورًا وَاجْعَلْ فِی بَصَرِی نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِی نُورًا وَمِنْ أَمَامِی نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِی نُورًا وَمِنْ تَحْتِی نُورًا اَللّٰھُمَّ أَعْطِنِی نُورًا (ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں نور (ایمان) پیدا کردے، میرے

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ

زبان میں نور پیدا کر دے، میری سماعت (کانوں) میں نور پیدا کر دے، میری بصارت (آنکھوں) میں نور پیدا کر دے، میرے پیچھے نور پیدا کر دے، میرے سامنے نور پیدا کر دے، میرے اوپر اور نیچے نور پیدا کر دے۔ اے اللہ! میرے لیے نور میں اضافہ کر دے)۔

تشبیک نہ کرنا (یعنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست نہ کرنا)

حدث أَبُو ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، أَدْرَكَهُ وَهُوَ يرِيدُ الْمَسْجِدَ أَدْرَكَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ فَوَجَدَنِي وَأَنَا مُشَبِّكٌ بِيدَىَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ[1]

حضرت ابو ثمامہ حناط رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ مسجد جا رہے تھے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں راستہ میں پا لیا، تو دونوں ایک دوسرے سے ملے، وہ کہتے ہیں: انہوں نے مجھے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پیوست کئے ہوئے پایا تو اس سے منع کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کا ارادہ کر

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الھدی فی المشی إلی الصلاۃ

کے نکلے تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست نہ

کرے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔

دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہونا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ، يَقُولُ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ

أَنْ تَبْدَأَ بِرِجْلِكَ الْيُمْنَى، وَإِذَا خَرَجْتَ أَنْ تَبْدَأَ بِرِجْلِكَ الْيُسْرَى[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے کہ تم مسجد میں داخل

ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے داخل کرو، اور نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر

نکالو۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا: أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ

الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پھر یہ پڑھنا: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ

لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

[1] اخرجه الحاكم في المستدرك، من السنة إذا دخلت المسجد أن تبدأ برجلك اليمنى

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. قَالَ أَقَطُّ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (ترجمہ: میں اللہ عظیم کی، اس کی ذات کریم کی اور اس کی قدیم بادشاہت کی مردود شیطان سے پناہ چاہتا ہوں) تو عقبہ نے کہا: کیا بس اتنا ہی؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا: جب مسجد میں داخل ہونے والا آدمی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے: اب وہ میرے شر سے دن بھر کے لیے محفوظ کر لیا گیا۔

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب فیما یقولہ الرجل عند دخولہ المسجد

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ[1]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اور رسول اللہ پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)، اور جب نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ (ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر جاتا ہوں، اور رسول اللہ پر سلام

[1] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد

ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، اور اپنے فضل کے دروازے مجھ پر کھول دے)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلِ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) یہ کہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو تب بھی حضور ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) کہے:

[1] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِی مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم (ترجمہ: اے میرے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا)

عَنْ أَبِی حُمَیدٍ - أَوْ عَنْ أَبِی أُسَیدٍ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیقُلِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ فَلْیقُلِ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ[1]

حضرت ابی حمید رضی اللہ عنہ یا حضرت ابی اسید رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو (یہ دعا) پڑھے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول) اور جب (مسجد سے) باہر نکلے تو (یہ دعا) پڑھے: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں)۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب ما یقول إذا دخل المسجد

مسجد میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد پڑھنا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ [1]

حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

نوٹ: دن میں تحیۃ المسجد ایک مرتبہ سنت ہے۔ کوئی بھی نماز (جیسے وقتی فرض یا اس کی سنتیں) ادا کرنے سے تحیۃ المسجد ادا ہو جاتی ہے۔ مکروہ وقت میں تحیۃ المسجد کے نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔

بو دار چیز کھا کر یا لے کر مسجد میں نہ جانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِينَا بِرِيحِ الثُّومِ [2]

---

[1] اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين

[2] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب نهي من أكل ثوما أو بصلا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے اس پودے میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور نہ ہمیں لہسن کی بو سے تکلیف دے۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ. فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ [1]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کچی پیاز، لہسن یا گندنا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کہ ملائکہ علیہم السلام بھی اس سے ایذاء پاتے ہیں جس سے انسان تکلیف پاتے ہیں۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب نهی من أکل ثوما أو بصلا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خِصَالٌ لَا تَنْبَغِي فِي الْمَسْجِدِ لَا يَتَّخَذُ طَرِيقًا وَلَا يُشْهَرُ فِيهِ سِلَاحٌ وَلَا يُنْبَضُ فِيهِ بِقَوْسٍ وَلَا يُنْشَرُ فِيهِ نَبْلٌ وَلَا يُمَرُّ فِيهِ بِلَحْمٍ نِيءٍ وَلَا يُضْرَبُ فِيهِ حَدٌّ وَلَا يُقْتَصُّ فِيهِ مِنْ أَحَدٍ وَلَا يُتَّخَذُ سُوقًا[1]

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کچھ کام ایسے ہیں جو مسجد میں کرنا مناسب نہیں ہے، اسے راستہ نہ بنایا جائے، اس میں ہتھیار کو ظاہر نہ کیا جائے، اس میں کمان پر تیر نہ کھینچا جائے، اس میں تیروں کو بکھیرا نہ جائے، کچا گوشت لے کر اس میں سے گزرا نہ جائے، مسجد کے اندر حد جاری نہ کی جائے، اس میں قصاص نہ لیا جائے اور اسے بازار کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب المساجد والجماعات، باب ما یکرہ فی المساجد

مسجد میں گم شدہ چیز تلاش نہ کرنا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لاَ رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے سنے تو کہے اللہ تعالیٰ تجھے تیری چیز واپس نہ دلائے۔ کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

مسجد میں خرید و فروخت کا منع ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لاَ أَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لاَ رَدَّ اللهُ عَلَيْكَ[2]

[1] أخرجه المسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب نهى من أكل ثوما أو بصلا

[2] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البيوع عن رسول الله ﷺ، باب النهي عن البيع في المسجد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں کسی شخص کو خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالی تیری تجارت میں نفع نہ دے۔

مسجد میں دنیاوی باتیں نہ کرنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَحَلَّقُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ وَلَيْسَ هَمَّتُهُمْ إِلَّا الدُّنْيَا، لَيْسَ لِلّٰهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے۔ اللہ کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں، ان کے ساتھ مت بیٹھنا۔

مسجد کو صاف اور خوشبودار رکھنا

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ[1]

---

[1] اخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الرقاق

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ محلوں میں مسجدیں بناؤ اور انہیں پاک وصاف اور خوشبودار رکھو۔[1]

نماز کے لئے پہلی صف میں بیٹھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ، لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اذان دینے اور صف اول میں نماز پڑھنے کا کیا ثواب ہے پھر وہ ان کو اگر بغیر قرعہ اندازی کے نہ پاسکیں تو قرعہ اندازی کریں اگر ان کو اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو اس کی طرف سبقت

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب اتخاذ المساجد فی الدور

[2] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب تسویة الصفوف۔۔۔

کریں اور اگر ان کو عشاء اور فجر کی نماز کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ ضرور جائیں اگرچہ گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔

بائیں پاؤں سے مسجد سے باہر نکلنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ، يَقُولُ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ أَنْ تَبْدَأَ بِرِجْلِكَ الْيُمْنَى، وَإِذَا خَرَجْتَ أَنْ تَبْدَأَ بِرِجْلِكَ الْيُسْرَى[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے کہ تم مسجد میں داخل ہوتے وقت دائیں پاؤں پہلے داخل کرو، اور نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر نکالو۔

مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ

پھر یہ پڑھنا: اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ[2]

---

[1] اخرجه الحاكم في المستدرك، باب من السنة إذا دخلت المسجد أن تبدأ برجلك اليمنى

[2] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد

اور جب (آپ ﷺ مسجد سے باہر) نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ (ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر جاتا ہوں، اور رسول اللہ پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، اور اپنے فضل کے دروازے مجھ پر کھول دے)۔

نوٹ: مکمل حدیث مسجد میں داخل ہونے کی سنت دعا کے تحت ملاحظہ کریں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلِ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) یہ کہے:

---

[1] اخرجہ ابن ماجۃ فی السنن، کتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو تب بھی حضور ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) کہے:

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِی مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ (ترجمہ: اے میرے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا)۔

اذان اور اقامت کے آداب

اذان دیتے وقت باوضو ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اذان وہی دے جو باوضو ہو۔

اذان دیتے وقت آواز کو بلند کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعَهُ مِنْ فَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک کو یہ کہتے سنا ہے: موذن کی آواز جہاں تک

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی کراهیة الأذان بغیر وضوء

[2] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الأذان

پہنچتی ہے اس کی مغفرت کر دی جائے گی، اور تمام خشک و تر اس کی گواہی دیں گے۔

عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي، قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن صعصعہ انصاری مازنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور صحراء کو محبوب رکھتے ہو، تو جب تم اپنی بکریوں میں یا اپنے جنگل میں رہو اور نماز کے لیے اذان دو تو اپنی آواز بلند کرو کیونکہ

[1] اخرجه النسائي في السنن، كتاب الأذان

موذن کی آواز جو بھی جن وانس یا کوئی اور چیز سنے گی تو وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

کھڑے ہو کر اذان دینا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال! اٹھو اور نماز کے لیے پکارو۔

قبلہ رو اذان دینا

اَنَّ بِلَالًا كَانَ إِذَا كَبَّرَ بِالْأَذَانِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ[2]

بے شک بلال رضی اللہ عنہ اذان کی تکبیر کہتے وقت قبلے کی طرف رخ کرتے تھے۔

---

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الأذان

[2] اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، باب السین، سعد بن عائذ القرظ المؤذن الأنصاری

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ کہتے وقت گردن (جسم کو نہیں) دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر بائیں جانب موڑنا

وَقَالَ مُوسَی قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ إِلَى الْأَبْطَحِ فَأَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. لَوَى عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ[1]

حضرت موسی بن اسماعیل اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ حضرت ابو جحیفہ نے کہا: میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ابطح کی طرف نکلے پھر اذان دی، جب حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اپنی گردن دائیں اور بائیں جانب موڑی اور خود نہیں گھومے۔

اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں دینا

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُورُ وَيَتْبَعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا وَإِصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ[2]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی المؤذن یستدیر فی أذانه

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی إدخال الإصبع فی الأذن عند الأذان

حضرت ابو جحیفہ (وہب بن عبد اللہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بلال کو اذان دیتے دیکھا، وہ گھوم رہے تھے اپنا چہرہ ادھر اور ادھر پھیر رہے تھے اور ان کی انگلیاں ان کے دونوں کانوں میں تھیں۔

اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلاَلٍ: يا بِلاَلُ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلاَ تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي[1]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بلال! جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر دو اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو، اور اپنی اذان و اقامت کے درمیان اس قدر وقفہ رکھو کہ کھانے پینے والا اپنے کھانے پینے سے اور پاخانہ پیشاب کی حاجت

[1] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الترسل فی الأذان

محسوس کرنے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور اس وقت تک (اقامت کہنے کے لیے) کھڑے نہ ہو جب تک کہ مجھے نہ دیکھ لو۔

اذان اور اقامت میں ہر جملہ کو دو مرتبہ کہنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ[1]

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اذان اور اقامت دونوں دہری ہوتی تھیں۔

اذان ان الفاظ کے ساتھ دینا: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

اقامت انہی الفاظ سے کہنا البتہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ **کے درمیان یہ کہنا:** قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

[1] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء أن الإقامة مثنى مثنى

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ بْنِ مِعْيَرٍ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ أَيْ عَمِّ إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَإِنِّي أُسْأَلُ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ نَهْزَأُ بِهِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا قَوْمًا فَأَقْعَدُونَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ. فَأَشَارَ إِلَيَّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَصَدَقُوا فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي وَقَالَ لِي: قُمْ فَأَذِّنْ. فَقُمْتُ وَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِمَّا يَأْمُرُنِي بِهِ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ: قُلِ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ.

ثُمَّ قَالَ لِی: ارْجِعْ فَمُدَّ مِنْ صَوْتِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِي مَحْذُورَةَ ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثُمَّ عَلَى كَبِدِهِ ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرَّةَ أَبِي مَحْذُورَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَرْتَنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ قَالَ: نَعَمْ قَدْ أَمَرْتُكَ. فَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرَاهِيَةٍ وَعَادَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مَحَبَّةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلَاةِ عَلَى أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

حضرت عبداللہ بن محیریز رضی اللہ عنہ جو یتیم تھے اور ابو محذورہ بن معیر رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے، کہتے ہیں کہ جس وقت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے ان کو سامان تجارت دے کر شام کی جانب روانہ کیا، تو انہوں نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: چچا جان! میں ملک شام جارہا ہوں، اور لوگ مجھ سے آپ کی اذان کے سلسلے میں پوچھیں گے، حضرت ابو محذورہ نے مجھ سے کہا کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ نکلا، ہم راستے ہی میں تھے کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ کے موذن نے نماز کے لیے اذان دی، رسول اللہ ﷺ کے پاس ہم نے موذن کی آواز سنی چونکہ ہم اس (اذان یا اسلام) سے متنفر تھے (کیونکہ ہم کفر کی حالت میں تھے) اس لیے ہم چلا چلا کر اس کی نقلیں اتارنے اور اس کا ٹھٹھا کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے سن لیا، آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو بھیجا، انہوں نے ہمیں پکڑ کر آپ کے سامنے

[1] أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الأذان والسنة فيها، باب الترجيع في الأذان

حاضر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں وہ کون شخص ہے جس کی آواز ابھی میں نے سنی کافی بلند تھی، سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، اور وہ سچ بولے، آپ ﷺ نے سب کو چھوڑ دیا اور صرف مجھے روک لیا، اور مجھ سے کہا: کھڑے ہو اذان دو ، میں اٹھا لیکن اس وقت میرے نزدیک نبی اکرم ﷺ سے اور اس چیز سے جس کا آپ مجھے حکم دے رہے تھے زیادہ بری کوئی اور چیز نہ تھی، خیر میں آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا، آپ نے خود مجھے اذان سکھانی شروع کی، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: باآواز بلند کہو: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، جب میں اذان دے چکا تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور ایک تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی، پھر اپنا ہاتھ ابو محذورہ کی پیشانی پر رکھا اور اسے ان کے

چہرہ، سینہ، پیٹ اور ناف تک پھیرا، پھر فرمایا: اللہ تمھیں برکت دے اور تم پر برکت نازل فرمائے، پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے مجھے مکہ میں اذان دینے کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تمھیں حکم دیا ہے بس اس کے ساتھ ہی جتنی بھی نفرت رسول اللہ ﷺ سے تھی وہ جاتی رہی، اور وہ آپ ﷺ کی محبت سے بدل گئی، ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے عامل عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ان کی گورنری کے زمانہ میں میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے نماز کے لیے اذان دی۔

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی کہنا

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَ كُنْتُ أُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَقُولُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ[1]

---

[1] أخرجه النسائي في السنن، كتاب الأذان

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے اذان دیتا تھا، اور میں فجر کی پہلی اذان میں کہتا تھا: حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ (ترجمہ: آؤ کامیابی کی طرف، نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں)۔

نوٹ: یہ کلمات صرف فجر کی اذان میں کہے جائیں گے، اقامت میں نہیں، جیسا کہ مذکورہ حدیث میں وارد ہے۔

اذان اور اقامت کا جواب دینا، یعنی موذن کے ہر جملہ کو دہرانا، البتہ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہنا، اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا کہنا:

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ[1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اللہ أکبر، اللہ أکبر کہے تو تم میں سے (ہر) ایک اللہ أکبر اللہ أکبر کہے، پھر وہ (مؤذن) کہے أشھد أن لا إلا اللہ تو وہ بھی کہے: أشھد أن لا إلہ اللہ پھر (مؤذن) أشھد أن محمد رسول اللہ کہے تو وہ بھی أشھد أن محمدا رسول اللہ کہے، پھر وہ (مؤذن) حی علی الصلاۃ کہے تو وہ لا حول ولا قوۃ إلا باللہ کہے، پھر مؤذن حی علی الفلاح کہے، تو وہ لا حول ولا قوۃ إلا باللہ کہے، پھر (مؤذن) اللہ أکبر اللہ أکبر کہے، پھر (مؤذن) لا إلہ إلا اللہ کہے تو وہ بھی اپنے دل سے لا إلہ إلا اللہ کہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الإمساك عن الإغارة علی قوم فی دار الكفر

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَوْ عَنْ بَعْضِ، أَصْحَابِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا. وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْأَذَانِ[1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یا بعض صحابہ کرام سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت شروع کی، جب انہوں نے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا (ترجمہ: اللہ اسے قائم رکھے اور اس کو دوام عطا فرمائے) اور باقی اقامت کے جواب میں وہی کہا جو اذان کے سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول إذا سمع الإقامة

حضور ﷺ کا اسم پاک سننے پر درود شریف پڑھنا اور انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگانا اور یہ پڑھنا: قُرَّةُ عَيۡنِيۡ بِكَ يَا رَسُوۡلَ اللهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعۡنِيۡ بِالسَّمۡعِ وَالۡبَصَرِ

ذكر القهستانى عن كنز العباد أنه يستحب أن يقول عند سماع الأولى من الشهادتين للنبى صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡك يا رَسُولَ اللهِ وعند سماع الثانية قَرَّتْ عَيۡنِي بِكَ يا رَسُولَ اللهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعۡنِى بِالسَّمۡعِ وَالۡبَصَرِ بعد وضع إبهاميه على عينيه فإنه صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يكون قائدا له فى الجنة وذكر الديلمى فى الفردوس من حديث أبى بكر الصديق رضى الله عنه مرفوعا من مسح العين بباطن أنملة السبابتين بعد تقبيلهما عند قول المؤذن أشهد أن محمدا رسول الله وقال: أشهد أن محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا

وبالإسلام دينا وبمحمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبيا حلت له شفاعتي

اهـ وكذا روى عن الخضر عليه السلام وبمثله يعمل في الفضائل[1]

قہستانی نے کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ پہلی شہادتِ رسالت کے سننے کے وقت اپنے دونوں انگوٹھے آنکھوں پر رکھ کر صلّی اللہ علیك یا رسول اللہ اور دوسری شہادت کے سننے کے وقت قَرَّتْ عَيْنِي بِكَ یا رسولَ الله، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بالسمعِ والبصرِ کہنا مستحب ہے، اس لیے کہ آپ ﷺ ایسا کرنے والوں کو جنت میں لے جائیں گے۔ دیلمی نے کتاب الفردوس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کی ہے: جو شخص مؤذن کی اس شہادت أَشْهَد أنَّ محمداً رسولُ الله سنتے وقت اپنی انگلیوں کے پوروں کو چوم کر اسے اپنی آنکھوں پر پھیرے اور یہ کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوا، تو

---

[1] الطحطاوی فی حاشیته علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاة، باب الاذان

اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ اور اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے، اور فضائل میں ایسی روایات (جن کی سند میں ضعف ہو) پر عمل کیا جاتا ہے۔

يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْأُولَى مِنَ الشَّهَادَةِ: صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهَا: قَرَّتْ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَيِ الْإِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ[1]

مستحب ہے کہ پہلی شہادت کو سنتے وقت صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ کہے اور دوسری شہادت کے وقت قَرَّتْ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ۔ پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر رکھنے کے بعد یہ کہے: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

[1] رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد

اذان کی آواز سنتے وقت یہ پڑھنا: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ[1]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: جس نے موذن کی آواز سنتے ہوئے یہ کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا (ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے

---

[1] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الإمساك عن الإغارة على قوم في دار الكفر

رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں) تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اذان کے بعد حضور ﷺ پر درود بھیجنا اور وسیلہ کا سوال کرنا: اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَى، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةً صَلَّى الله عَلَيْه بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِى الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِى الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِى إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِى الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ[1]

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سنا، آپ فرمارہے تھے: جب تم موذن کو سنو تو اسی طرح کہو جیسے

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الإمساك عن الإغارة علی قوم فی دار الكفر

وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے وہ میں ہوں گا، چنانچہ جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے (میری) شفاعت واجب ہو گئی۔

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِى وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء

وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نوت: طبرانی کی روایت میں وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کا اضافہ ہے، اور بیہقی کی روایت میں إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ آیا ہے۔ اس لیے انہیں اس دعا کے آخر میں پڑھنا چاہیئے۔ صاحب بہار شریعت لکھتے ہیں کہ: جب اذان ختم ہو جائے، تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دُعا اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (ترجمہ: اے اللہ اس دعائے تام اور نماز برپا ہونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے (اور ہمیں قیامت کے دن اِن کی شفاعت نصیب فرما) بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا)۔[1]

---

[1] بہار شریعت، حصہ سوم، اذان کا بیان، مسئلہ63

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِی اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللهُمَّ صَلِّ عَلَيْه وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيلَةِ عِنْدَكَ، وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللهُمَّ صَلِّ عَلَيْه وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيلَةِ عِنْدَكَ، وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اسے میری شفاعت ملے گی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ

---

[1] اخرجه الطبراني في الكبير والأوسط، باب السين، من اسمه سيف

مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِی وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِی[1]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِی وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ اسے میری شفاعت ملے گی۔

مغرب کی اذان کے بعد کہنا: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِی

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: عَلَّمَنِی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِی[2]

---

[1] اخرجه البيهقی فی السنن الصغير، كتاب الصغير، باب ما يقول إذا سمع المؤذن يؤذن أو يقيم

[2] اخرجه ابوداؤد فی السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول عند أذان المغرب

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھایا کہ میں مغرب کی اذان کے وقت کہوں: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هَذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي (ترجمہ: اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد اور تیرے دن کی رخصت کا وقت ہے، اور تیری طرف بلانے والوں کی آوازیں ہیں تو تو میری مغفرت فرما)۔

اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ كَمَا يَقُولُونَ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! موذنوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں (یعنی اذان کا جواب دو)، پھر جب تم اذان ختم کر لو تو (اللہ تعالیٰ سے) مانگو، تمہیں دیا جائے گا۔

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاة، باب ما يقول إذا سمع المؤذن

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: يَا بِلَالُ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي[2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بلال!۔۔۔اور اپنی اذان و اقامت کے درمیان اس

[1] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في أن الدعاء لا يرد بين الأذان والإقامة

[2] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الترسل في الأذان

قدر وقفہ رکھو کہ کھانے پینے والا اپنے کھانے پینے سے اور پاخانہ پیشاب کی

حاجت محسوس کرنے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے۔

نوٹ: مکمل حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

اذان ہونے کے بعد (نماز پڑھے بغیر) مسجد سے باہر نہ جانا

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ

بِالْعَصْرِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ[1]

حضرت ابو الشعثاء سلیم بن اسود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص عصر کی

اذان ہو چکنے کے بعد مسجد سے نکلا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رہا یہ تو اس نے

ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

[1] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في كراهية الأذان بغير وضوء

اذان دینے والے کا ہی اقامت کہنا

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ، قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ[1]

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فجر کی اذان دینے کا حکم دیا تو میں نے اذان دی، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنی چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ صداء کے ایک شخص نے اذان دی ہے اور جس نے اذان دی ہے وہی اقامت کہے گا۔

اقامت کے کلمات جلدی جلدی کہنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: يَا بِلَالُ... وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ[2]

---

[1] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء أن من أذن فهو يقيم

[2] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الترسل في الأذان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بلال!۔۔۔جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو۔

نوٹ: مکمل حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا کہنا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَوْ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ، فَلَمَّا أَنْ، قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا[1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یا بعض صحابہ کرام سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت شروع کی، جب انہوں نے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا (ترجمہ: اللہ اسے قائم رکھے اور اس کو دوام عطا فرمائے)۔

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ

نماز کے آداب

حالت طہارت میں نماز پڑھنا

عَنْ عَلِی رَضِی اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ[1]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت، اس کی تحریم تکبیر کہنا، اور تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

نوٹ: وضو کا بیان گزر چکا ہے۔

مصلیٰ پر نماز پڑھنا

حَدَّثَتْ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ[1]

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الطہارۃ، باب فرض الوضوٴ

ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے ہوتی اور حائضہ ہوتی، جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو بسا اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا، آپ ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ[2]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی اور دباغت دیئے ہوئے چمڑوں پر نماز پڑھتے تھے۔

قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِي، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ[1]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصَّلَاةِ، باب فی الحمرة

[2] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصَّلَاةِ، باب الصلاة على الحصير

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ رخ ہوتے، اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے۔[1]

ثناء سے شروع کرنا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف

---

[1] أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

[2] أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

تیرے لیے ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے، اور تیرے علاوہ کوئی مستحق عبادت نہیں)۔

امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، اور جب قرأت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا. فَقَالَ رَجُلٌ

[1] اخرجه النسائي في السنن، كتاب الافتتاح، تأويل قوله عزوجل: {وإذا قرئ القرآن فاستمعوا

نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ. قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک نماز سے جس میں آپ نے بلند آواز سے قرأت کی تھی پلٹے تو فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی ابھی قرأت کی ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا: ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تبھی تو میں (دل میں) کہہ رہا تھا کہ کیا ہو گیا ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ کشمکش کی جا رہی ہے۔ زہری کہتے ہیں: جس وقت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا تو جس نماز میں آپ جہری قرأت کرتے تھے، اس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت کرنے سے رک گئے۔

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، كتاب الصلاة، باب من رأى القراءة إذا لم يجهر

عَنْ أَبِي نُعَيمٍ، وَهْبِ بْنِ كَيسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الإِمَامِ[1]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس نے کوئی رکعت ایسی پڑھی جس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ[2]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے لیے امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے (یعنی مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے)۔

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی ترک القراءۃ خلف الإمام

[2] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب إقامة الصلاۃ والسنة فیها

آمین اونچی آواز سے نہ کہنا (یعنی باقی تسبیحات کی طرح پست کہنا)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ: غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِينَ قَالَ: آمِين يَخْفِضُ بِهَا صَوْتَهُ[1]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کے انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِينَ پڑھا تو کہا: آمِين اور آپ ﷺ نے اس میں (یعنی آمین کہنے میں) اپنی آواز کو پست رکھا۔

عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عَلِي، وَابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِآمِينَ[2]

---

[1] اخرجه الحاكم، فی المستدرك، كتاب التفسير، باب قرأت النبی مما لم يخرجاه وقد صح سنده

[2] اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، باب العين، من اسمه عبد الله، عبد الله بن مسعود الهذلی

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، تعوذ اور آمین میں جہر نہیں کیا کرتے تھے (یعنی ان میں آواز کو پست رکھتے)۔

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأْمِينِ[1]

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، تعوذ اور آمین میں جہر نہیں کیا کرتے تھے (یعنی ان میں آواز کو پست رکھتے)۔

تعدیل ارکان ،یعنی ہر حالت (رکوع، قومہ، سجود، جلسہ) میں اطمینان حاصل کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلاً، دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ

[1] شرح معانی الآثار، کتاب الصلاۃ، باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِي. قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ، سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے۔ پھر وہ صحابی آئے اور سلام کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس مرتبہ بھی ان سے یہی فرمایا کہ واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ آخر تیسری مرتبہ

[1] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأيمان والنذور، باب إذا حنث ناسيا في الأيمان

میں وہ صحابی بولے کہ پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجیئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید میں سے تمہیں یاد ہے اور تم آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کرو، پھر رکوع کرو اور سکون کے ساتھ رکوع کر چکو تو اپنا سر اٹھاؤ اور جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو سجدہ کرو، جب سجدے کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز میں کرو۔

نوٹ: اطمینان حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنی دیر ٹھہرنا کہ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہنے کی مقدار تمام اعضاء میں سکون پیدا ہو۔

رکوع میں یہ تسبیحات (کم از کم تین مرتبہ) پڑھنا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ

الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ. وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي

سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ

الْعَظِيمِ تین مرتبہ کہے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ سب سے کم تعداد ہے۔

اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے

تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ سب سے کم تعداد ہے۔

نوٹ: تین بار تسبیح ادنی درجہ ہے یعنی اس سے کم میں سنت ادا نہیں ہو گی، تین بار

سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہو جیسے پانچ، سات وغیرہ۔

---

[1] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصَّلَاةِ، باب ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود

رکوع سے اٹھتے وقت یہ کہنا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

پھر سیدھا کھڑے ہونے کے بعد یہ کہنا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. وَكَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو اس کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بھی کہتے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ رکوع کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت بھی آپ ﷺ اللهُ أَكْبَر کہا کرتے تھے۔

نوٹ: روایات میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی آیا ہے، افضل اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأذان، باب ما یقول الإمام ومن خلفه إذا رفع رأسه من الرکوع

رکوع کے بعد (سجود سے پہلے) سیدھا کھڑے ہونا (یعنی قومہ کرنا)

وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا[1]

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سجدے میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے۔

نوٹ: مکمل حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

سجود میں یہ تسبیحات (کم از کم تین مرتبہ) پڑھنا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ. وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الصَّلَاةِ، باب ما یجمع صفة الصلاة۔۔۔۔

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصَّلَاةِ، باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود

الْعَظِيم تین مرتبہ کہے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ سب سے کم تعداد ہے۔

اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے

تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ سب سے کم تعداد ہے۔

نوٹ: تین بار تسبیح ادنی درجہ ہے یعنی اس سے کم میں سنت ادا نہیں ہو گی، تین بار

سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہو جیسے پانچ، سات وغیرہ۔

دونوں سجود کے درمیان سیدھا بیٹھنا (یعنی جلسہ کرنا)

وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا[1]

اور جب آپ ﷺ سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ

سیدھے بیٹھ جاتے۔

نوٹ: مکمل حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

قعدہ میں تشہّد پڑھنا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الصَّلاۃ، باب مایجمع صفۃ الصلاۃ۔۔۔۔

عَبْدِ اللّٰہِ، یَقُولُ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ: التَّحِيَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تشہد میں التَّحِيَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (ترجمہ: تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لیے ہیں سلام حضور پر، اے نبی ﷺ! اللہ کی رحمت اور برکتیں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں حضرت محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں) کہتے۔

[1] اخرجہ النسائی فی السنن، کتاب التطبیق، کیف التشھد الأول

آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

پھر کوئی دعائے ماثور کرنا، جیسے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ. قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ[1]

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے ساتھ (مسجد میں) تشریف فرما تھے، اس وقت ایک شخص مسجد میں آیا، اس نے نماز پڑھی، اور یہ دعا کی: اے اللہ! میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم فرما، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کے شایان شان اس کی حمد بیان کر اور پھر مجھ پر صلاۃ (درود) بھیج، پھر اللہ سے دعا کر، کہتے ہیں: اس کے بعد پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی، اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! دعا کر، تیری دعا قبول کی جائے گی۔

نوٹ: سنت غیر مؤکدہ اور نفلی نماز کے ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعا پڑھی جائے گی۔

عن ابن أَبِي لَيلَى، قَالَ لَقِيَنِي كَعبُ بنُ عُجرَةَ فَقَالَ أَلاَ أُهدِي لَكَ هَدِيَّةً خَرَجَ عَلَينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقُلنَا قَد عَرَفنَا كَيفَ نُسَلِّمُ عَلَيكَ فَكَيفَ نُصَلِّي عَلَيكَ قَالَ: قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيتَ عَلَى آلِ إِبرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ[1]

حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: ہم تو جان چکے ہیں کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، (یہ بتائیں) ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (ترجمہ: اے اللہ! محمد اور محمد کی آل پر رحمت فرما، جیسے تونے ابراہیم کی آل پر رحمت فرمائی، بلاشبہ تو سزاوار حمد، عظمتوں والا ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور محمد کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تونے ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی، بلاشبہ تو سزاوار حمد ہے، عظمتوں والا ہے)۔

[1] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد

عن عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيق رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ يا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِى دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي.

قَالَ: قُلِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْلِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ[1]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھایئے جو میں اپنی نماز میں کیا کروں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْلِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی نہیں بخشتا، پس میرے گناہ اپنے پاس سے بخش دے، بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: وکان اللہ سمیعا بصیر

دائیں بائیں سلام سے نماز کو ختم کرنا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ[1]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت، اس کی تحریم تکبیر کہنا، اور تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ. حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی الله عنهما يَفْعَلَانِ ذَلِكَ[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر جھکنے اٹھنے اور کھڑے ہونے اور بیٹھنے میں اللہ اکبر کہتے، پھر

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء

[2] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب السهو، کیف السلام علی الیمین

اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف السَّلَامُ عَلَيكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے ہوئے سلام پھیرتے، یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دیکھی جاتی، اور میں نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

نماز کے بعد کی مسنون دعائیں اور اذکار

فرض نماز کے بعد تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ پڑھنا اور پھر یہ کہنا: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِي كَيفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ تَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللهَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ[1]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے اور اس کے بعد کہتے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحب رفعت و برکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے)۔ ولید نے کہا: میں نے اوزاعی

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ

سے پوچھا: استغفار کیسے کیا جائے؟ انہوں نے کہا: أَسْتَغْفِرُ اللهَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ

کہے۔

فرض نماز کے بعد صرف اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ پڑھنے تک ہی بیٹھنا (اگر اس فرض کے بعد سنت نماز ہو)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی، کہا رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد صرف یہ ذکر پڑھنے تک ہی بیٹھتے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحب رفعت و برکت ہے، اے

[1] أخرجه المسلم في الصحيح، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة

جلال والے اور عزت بخشنے والے)۔ ابن نمیر کی روایت میں: یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہے۔

نماز مکمل کرنے کے بعد 33 بار سُبْحَانَ اللهِ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 34 بار اَللهُ اَکْبَرُ پڑھنا (یا 33 بار اَللهُ اَکْبَرُ پڑھنا اور پھر یہ کہنا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ):

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً[1]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: (نماز کے) پیچھے کہے جانے والے کچھ ایسے کلمات ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد انہیں کہنے یا ادا کرنے والا کبھی نامراد و ناکام نہیں رہتا، تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی: جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تینتیس بار اَللهُ اَكْبَرُ کہا، یہ ننانوے ہو گے اور سو پورا کرنے کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کیا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

[1] اخرجہ المسلم فی الصحیح، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ

تسبیح کا شمار انگلیوں کے پوروں پر کرنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ، عَنْ يُسَيْرَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، اعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو تسبیح کا شمار اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

سیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! تم تسبیحات کا شمار انگلیوں کے پوروں سے کر لیا کرو، کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کی جائے گی۔

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید

آیت الکرسی پڑھنا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ[1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخلے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی۔

سورۃ الاخلاص اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ[2]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

---

[1] اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة

[2] اخرجه اخرجه ابوداؤد في السنن في السنن، كتاب الوتر، باب فِي الِاسْتِغْفَارِ

یہ پڑھنا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ[1]

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے (ان کے مطالبے پر) معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرتے تو فرماتے: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ

مَانِعَ لِمَا أَعْطَيتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعتَ وَلَا يَنفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ

الْجَدُّ (ترجمہ: ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا

کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے، وہی شکر و ستائش کا حقدار

ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو کسی کو دے اسے

کوئی روک سکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے کوئی اسے دے سکنے والا

نہیں اور تیرے سامنے کسی شان والے کو اس کی شان کوئی فائدہ نہیں دے

سکتی)۔

یہ پڑھنا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ

وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ

الْكَافِرُونَ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ: لَا

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ

الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ

الْكَافِرُونَ: وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ

كُلِّ صَلاَةٍ[1]

ابوزبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز میں جب بھی

سلام پھیرتے تو یہ کہتے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَلاَ

نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (ترجمہ :اللہ کے سوا کوئی عبادت کے

لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت اور اسی کے لیے تمام

تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی طاقت

اللہ تعالٰی کے سوا کوئی دینے والا نہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم صرف اسی کی عبادت

کرتے ہیں اسی کی ساری نعمتیں ہیں اسی کا فضل و ثنا و حسن ہے اللہ کے سواء کوئی معبود

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ

نہیں ہم خالص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر ناپسند کریں) راوی نے کہا کہ

رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

فجر کی نماز کے بعد یہ تین مرتبہ پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا[1]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز فجر میں سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں)۔

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

فجر اور مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ یہ پڑھنا: اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ

أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ: اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ يَوْمِكَ ذَلِكَ كَتَبَ اللَّهُ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ وَإِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ: اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ تِلْكَ كَتَبَ اللَّهُ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ [1]

حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ چکو تو کسی سے بات کرنے سے قبل سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ (ترجمہ: اے اللہ، مجھے جہنم کی آگ سے بچا) کہہ لیا کرو، اگر تم اسی دن فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے حفاظت کا فیصلہ لکھ دے گا، اور جب مغرب کی نماز پڑھ چکو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات

[1] مسند الامام احمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث الحارث التمیمی

مرتبہ اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ (ترجمہ: اے اللہ، مجھے جہنم کی آگ سے بچا) کہہ لیا کرو، اگر تم اسی رات میں فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے حفاظت کا فیصلہ لکھ دے گا۔

فجر اور مغرب کی نماز کے بعد دس (10) مرتبہ یہ پڑھنا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيبٍ السَّبَئِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى إِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ[1]

[1] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ

حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد دس بار کہا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللہ اس کی صبح تک حفاظت کے لیے مسلح فرشتے بھیجے گا جو اس کی شیطان سے حفاظت کریں گے اور اس کے لیے ان کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی جو اسے اجر و ثواب کا مستحق بنائیں گی اور اس کی مہلک برائیاں اور گناہ مٹا دیں گی اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

دعا مانگنا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الآخِرُ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ[1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا: آدھی رات کے آخر کی دعا (یعنی تہائی رات میں مانگی ہوئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد۔

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ

یقین دل سے دعا مانگنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لاَ يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لاَهٍ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تم اللہ تعالیٰ سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا کیا کرو، جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلاَ تَنْقُصْنَا

[1] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب جامع الدعوات عن النبي ﷺ

وَأَكْرِمْنَا وَلاَ تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلاَ تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلاَ تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا. ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ثُمَّ قَرَأَ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ[1]

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے چہرہ مبارک کے قریب شہد کی مکھی کے اڑنے کی طرح آواز سنائی دیتی تھی۔ (ایک دن کا واقعہ ہے کہ) آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو ہم کچھ دیر (خاموش) ٹھہرے رہے، جب آپ ﷺ سے نزول وحی کے وقت کی کیفیت دور ہوئی تو آپ قبلہ رو ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلاَ تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلاَ تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلاَ تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلاَ تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ

دس آیتیں نازل ہوئی ہیں، جو ان پر عمل کرتا رہے گا، وہ جنت میں جائے گا، پھر آپ نے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ سے شروع کر کے دس آیتیں مکمل تلاوت فرمائیں۔

دعا کرتے وقت ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف کرنا اور ہاتھوں کو سینہ تک اٹھانا

دعا کرنے کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا

عَنِ الزُّهْرِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ[1]

حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے وقت اپنے مبارک ہاتھوں کو سینہ تک اٹھاتے اور پھر ان کو اپنے چہرے پر پھیرتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَوْتَ اللهَ فَادْعُ بِبَاطِنِ كَفَّيكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ[1]

[1] اخرجہ عبد الرزاق فی المنصف، تابع کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الدعاء

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کا باطن منہ کی طرف کر کے دعا کرو، ان کے ظاہری حصہ کو منہ کی طرف نہ کرو، اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہتھیلیاں اپنے چہرہ پر پھیر لو۔

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ[2]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ دعا میں اپنے ہاتھ اٹھاتے تو ان کو اپنے چہرہ مبارک پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ کرتے۔

دعا میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لاَ يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

---

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی رفع الأيدی عند الدعاء

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے، اس میں سے ذرا سی بھی اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ (درود) نہیں بھیج لیتے۔

یہ دعا مانگنا: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: يَا مُعَاذُ، وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ: أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، وَأَوْصَى بِذَلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ[2]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! قسم اللہ کی، میں تم سے محبت کرتا ہوں، قسم اللہ کی میں تم سے محبت کرتا ہوں، پھر فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، أبواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[2] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار

ہوں: ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ترجمہ: اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما)۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے صنابحی کو اور صنابحی نے ابو عبدالرحمٰن کو اس کی وصیت کی۔

یہ دعا مانگنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِي، قَالَ كَانَ سَعْدٌ يعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ، وَيقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلاَةِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ[1]

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الجهاد والسیر، باب ما یتعوذ من الجبن

حضرت عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات دعائیہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (ترجمہ: ے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے ذلیل حصے (بڑھاپے) میں پہنچا دیا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے)۔

یہ دعا مانگنا: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي بَكْرَةَ - أَنَّهُ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهُ، يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. فَجَعَلْتُ أَدْعُو بِهِنَّ فَقَالَ يَا بُنَيَّ أَنَّى عُلِّمْتَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قُلْتُ يَا أَبَتِ سَمِعْتُكَ

تَدْعُو بِهِنَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ فَأَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ. قَالَ فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَيَّ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ[1]

حضرت مسلم بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نماز کے بعد اپنے والد کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے، فقر سے، اور عذاب قبر سے) تو میں بھی وہی دعا کرنے لگا، وہ بولے: اے میرے بیٹے! تم نے (دعا کے) یہ کلمات کہاں سے سیکھے؟ میں نے عرض کیا: ابو جان! میں نے آپ کو نماز کے بعد یہی دعا مانگتے سنا۔ تو میں نے آپ سے ہی یہ لیے ہیں، وہ بولے: میرے بیٹے! اس دعا کو لازم کر لو، اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ بھی نماز کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔

[1] اخرجه النسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الفقر

یہ دعا مانگنا: رَبِّ قِنِی عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَکَ

عَنْ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ کُنَّا إِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَکُونَ عَنْ یَمِینِهِ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ یَقُولُ رَبِّ قِنِی عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَکَ[1]

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے روایت کی، کہا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو پسند کرتے تھے کہ ہم آپ کی دائیں طرف ہوں، آپ ہماری طرف رخ فرمائیں۔ (حضرت براء رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے (ایسے ہی ایک موقع پر) آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے میرے رب! تو جب اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔

وتر کے بعد تین مرتبہ (تیسری بار باآواز بلند اور کھینچ کر) یہ پڑھنا: سُبْحَانَ الْمَلِکُ الْقُدُّوسُ پھر یہ کہنا: رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوحِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوَتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَی وَقُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثُمَّ

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب استحباب یمین الإمام

يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ. وَيَرْفَعُ بِسُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ[1]

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے، اور جب سلام پھیرتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین بار کہتے، اور تیسری بار اپنی آواز بلند کرتے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، فَإِذَا فَرَغَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَمُدُّ فِي الثَّالِثَةِ[2]

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

---

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار، ذکر الاختلاف علی شعبة فیه

[2] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار، ذکر الاختلاف علی شعبة فیه

پڑھتے، اور جب فارغ ہو جاتے تو تین بار سُبحَانَ المَلِكِ القُدُّوسِ کہتے، اور تیسری مرتبہ آواز کو کھینچ کر کہتے۔

عن ابی بن کعب قال قال کان رسولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یوترُ بثلاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأعلَى، وقُلْ يا أيها الكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، ويقنتُ قبلَ الركوعِ، فإذا سَلَّمَ قال: سُبحَانَ المَلِكُ القُدُّوسُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، يمُدُّ بِها صَوْتَه في الآخرةِ يقول رَبُّ المَلائِكَةِ وَالرُّوحِ[1]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھا کرتے جن میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعلَى اور قُلْ يا أيها الكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھتے، اور رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھتے، جب فارغ ہو جاتے تو تین بار سُبحَانَ المَلِكِ القُدُّوسِ کہتے، اور آخری مرتبہ کھینچ کر پڑھتے اور آخر میں رَبُّ المَلائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھتے۔

[1] أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الوتر، باب فضيلة الوتر

نماز کے بعد کچھ دیر مصلے پر باوضو بیٹھے رہنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم میں سے ہر ایک کے لیے فرشتے دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلے میں (بیٹھا) رہے، جہاں اس نے نماز پڑھی تاوقتیکہ بے وضو نہ ہو۔ فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ، اسے بخش دے، اے اللہ، اس پر رحم فرما۔

نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اور نماز عصر سے غروب آفتاب تک بیٹھ کے اللہ کا ذکر کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا[2]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی فضل القعود فی المسجد

[2] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے بعد اس وقت تک اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے جب تک سورج طلوع ہو کر بلند نہ ہو جاتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ[1]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے بعد اس وقت تک اپنی جگہ پر چارزانو (آلتی پالتی) ہو کر بیٹھتے کہ سورج طلوع ہو کر بلند نہ ہو جاتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب فی الرجل یجلس متربعا

مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ

مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو فجر سے لے کر طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتی ہو میرے نزدیک اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ امر ہے، اور میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر واذکار میں منہمک رہتی ہو میرے نزدیک چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب العلم، باب في القصص

لوگوں سے ملاقات اور معاملات کے آداب

مسلمان کو ملتے وقت سلام کرنا

عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا[1]

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کو عام کرو، تم سلامت رہو گے۔

سلام کو لمبا کرنا: السَّلَامُ عَلَیکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

عَنْ أَبِی هُرَیرَةَ، أَنَّ رَجُلاً مَرَّ عَلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی مَجْلِسٍ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیکُمْ، فَقَالَ: عَشْرُ حَسَنَاتٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَقَالَ: عِشْرُونَ حَسَنَةً، فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: ثَلَاثُونَ

[1] اخرجه البخاری فی الأدب المفرد، کتاب السلام، باب إفشاء السلام

حَسَنَةً، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ، إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، مَا الأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الآخِرَةِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی گزرا اور عرض کی، السلام علیکم! آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دس (نیکیاں) ملیں گی۔ پھر دوسرے نے گزرتے ہوئے عرض کی السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بیس (نیکیاں) ملیں گی۔ پھر ایک اور گزرا اور عرض کی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تیس (نیکیاں) ملیں گی۔ یہ سن کر مجلس میں ایک شخص کھڑا ہو کر چل دیا اور اس نے سلام عرض نہ کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: یہ شخص سلام کہنا بھول گیا، تم میں سے جب بھی کوئی مجلس میں جائے تو سلام

[1] اخرجه البخاري في الأدب المفرد، كتاب السلام، باب فضل السلام

کہا کرے، پھر چاہے تو بیٹھ جائے اور جب مجلس سے جانے لگے تو بھی سلام

کہے۔ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ اہمیت والا نہیں۔

مسلمان کے سلام کا جواب اس سے بہتر یا اس جیسا دینا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

قال الله تبارك وتعالى: وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ

رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا[1]

فرمان الٰہی ہے کہ: وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ

اللهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا (ترجمہ: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے

سلام کرے تو اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو، بیشک اللہ ہر چیز پر

حساب لینے والا ہے)۔

---

[1] سورۃ النساء: 86

سلام کرتے وقت مصافحہ کرنا یعنی ہاتھ ملانا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ أَنْ تُصَافِحَ أَخَاكَ[1]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مکمل سلام یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے ہاتھ ملائے۔

نوٹ: دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا مستحب ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا[2]

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی دو مسلمانوں کی آپس میں ملاقات ہوتی ہے، اور وہ ایک دوسرے سے رضائے الٰہی کی خاطر مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے علیحدہ ہونے سے پہلے ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الأدب المفرد، کتاب السلام، باب المصافحة

[2] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب فی المصافحة

چھوٹوں کا بڑوں کو اور آنے والے کا حاضرین کو سلام کرنا

عَنِ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گزرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے۔

بڑوں کو کھڑے ہو کا ملنا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي، أَنَّ أَهْلَ، قُرَيظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ أَرْسَلَ إِلَيهِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى سَيدِكُمْ. أَوْ: إِلَى خَيرِكُمْ. فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ[2]

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الاستئذان، باب تسلیم القلیل علی الکثیر

[2] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما جاء فی القیام

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو قریظہ نے جب حضرت سعد (بن معاذ رضی اللہ عنہ) کا فیصلہ قبول کر لینے پر اتفاق کر لیا تو آپ ﷺ نے حضرت سعد کو بلوایا، وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کی طرف اٹھو، تو وہ (حضرت سعد) آئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ يحَدِّثُنَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مجلس میں بیٹھا کرتے، ہم سے باتیں کرنے کے لیے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے (اور کھڑے آپ کو دیکھتے رہتے)، یہاں تک کہ ہم دیکھتے کہ آپ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب فی الحلم وأخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ملتے وقت ہاتھ چومنا

عَنْ الزَّارِعِ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: قَدِمْنَا فَقِيلَ: ذَاكَ رَسُولُ اللهِ، فَأَخَذْنَا بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ نُقَبِّلُهَا[1]

حضرت الزارع بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آئے تو ہم سے کہا گیا کہ وہ ہیں رسول اللہ ﷺ۔ ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں پکڑ لیے اور چومنے لگے۔

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًا يُقَبِّلُ يَدَ الْعَبَّاسِ وَرِجْلَيْهِ[2]

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں چومتے دیکھا۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كُلَّمَا قَدِمَ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَبَّلَ يَدَهُ[3]

---

[1] اخرجه البخاري في الأدب المفرد، كتاب السلام، باب تقبيل الرجل

[2] اخرجه البخاري في الأدب المفرد، كتاب السلام، باب تقبيل الرجل

[3] اخرجه البيهقي في شعب الإيمان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جب بھی شام آتے تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپ کا استقبال کرتے اور آپ کی دست بوسی کرتے۔

ملتے وقت معانقہ کرنا یعنی گلے ملنا

عَنْ رَجُلٍ، مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ لأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ إِذًا أُخْبِرَكَ بِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ سِرًّا. قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلاَّ صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَىَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَىَّ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ[1]

قبیلہ عنزہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے جب وہ شام سے واپس لائے گئے کہا: میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا: اگر راز کی بات نہ ہوئی تو میں تمہیں ضرور بتاؤں گا، میں نے کہا: وہ راز کی بات نہیں ہے (پوچھنا یہ ہے) کہ جب آپ لوگ رسول اللہ ﷺ سے ملتے تھے تو کیا وہ آپ سے مصافحہ

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب فِی المعانقة

کرتے تھے ؟ انہوں نے کہا: میری تو جب بھی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی آپ نے مجھ سے مصافحہ ہی فرمایا، اور ایک دن تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا، میں گھر پر موجود نہ تھا، پھر جب میں آیا تو مجھے اطلاع دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا تھا تو میں آپ کے پاس آیا اس وقت آپ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے، تو آپ نے مجھے چمٹا لیا (یعنی معانقہ فرمایا)، یہ بہت اچھا اور بہت عمدہ (طریقہ) ہے۔

سلام کرنے میں پہل کرنا

فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: الْمَاشِيَانِ إِذَا اجْتَمَعَا فَأَيُّهُمَا بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو پیدل چلنے والے جب آپس میں ملاقات کریں تو سلام میں پہل کرنے والا افضل ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الأدب المفرد، کتاب السلام باب یسلم الماشی علی القاعد

دوسروں کو سلام بھیجنا

کسی کے ہاتھ سلام آئے تو اس کا جواب یوں دینا: عَلَيكَ وَعَلَيهِ السَّلاَمُ

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ. قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ. فَقَالَ: عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلاَمُ [1]

اسماعیل غالب سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اس نے کہا: مجھے میرے والد نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا: آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ اور میرا سلام کہو۔ میں آپ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا: میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر اور تمہارے والد پر بھی سلام ہو۔

---

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأداب، باب في الرجل يقول: فلان يقرئك السلام

ملتے وقت مسکرانا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کے سامنے تمہارا مسکرانا تمہارے لیے صدقہ ہے، تمہارا بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، بھٹک جانے والی جگہ میں کسی آدمی کو تمہارا راستہ دکھانا تمہارے لیے صدقہ ہے، نابینا اور کم دیکھنے والے آدمی کو راستہ دکھانا تمہارے لیے صدقہ ہے، پتھر، کانٹا اور ہڈی کو راستے سے ہٹانا تمہارے لیے صدقہ ہے، اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں تمہارا پانی ڈالنا تمہارے لیے صدقہ ہے۔

[1] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صنائع المعروف

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ قَالَ لِي النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: نیکی میں کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو، چاہے یہی ہو کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کو کھلتے ہوئے چہرے سے ملو۔

عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا تَبَسَّمَ، فَقُلْتُ: لَا يَقُولُ النَّاسُ إِنَّكَ، أَي: أَحْمَقُ،فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ، أَوْ مَا سَمِعْتُ، رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحَدِّثُ حَدِيثًا إِلَّا تَبَسَّمَ[2]

حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب بھی بات کرتے تو مسکراتے۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے عرض کی ،آپ اس عادت کو ترک فرمادیجئے ورنہ لوگ آپ کو احمق سمجھنے لگیں گے۔ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جب بھی

---

[1] اخرجہ المسلم فی الصحیح، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء

[2] مسند الامام احمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث أبی الدرداء رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کو بات کرتے دیکھا یا سُنا آپ مسکراتے تھے (یعنی میں بھی اسی سنّت پر عمل کی نیت سے ایسا کرتا ہوں)۔

مسکراتے یا ہنستے کو دیکھ کر یہ دعا کرنا: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: ... رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ[1]

آنحضرت ﷺ مسکرا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو ہنستا رکھے، یا رسول اللہ ﷺ!

ملتے وقت ایک دوسرے کا حال پوچھنا:

جب کوئی حال پوچھے تو جواب میں اللہ کی حمد کرنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ سَأَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ: كَيْفَ أَنْتَ، فَقَالَ: أَحْمَدُ اللّٰهَ إِلَيْكَ، فَقَالَ عُمَرُ: هٰذَا الَّذِي أَرَدْتُ مِنْكَ[2]

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبلیس وجنوده

[2] اخرجه البخاری فی الأدب المفرد، کتاب الرسائل، باب: کیف أنت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہیں ایک شخص نے سلام کہا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر آپ نے اس آدمی سے پوچھا: تم کیسے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تم سے یہی امید تھی۔

کسی کی بھلائی کرنے پر اسے جَزَاكَ اللهُ خَيرًا کہنا

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِي، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صُنِعَ إِلَيهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللهُ خَيرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ[1]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جَزَاكَ اللهُ خَيرًا (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہا، اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔

[1] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في المتشبع بما لم يعطه

بیمار یا مصیبت میں مبتلاء کو دیکھ کر یہ دعا کرنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلاً

عَنْ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلاً إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ [1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مصیبت میں گرفتار کسی شخص کو دیکھے اور کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلاً (ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس سے تجھے دوچار کیا، اور مجھے فضیلت دی، اپنی بہت سی مخلوقات پر) تو جب تک وہ زندہ رہے گا، اس مصیبت سے محفوظ رہے گا، خواہ وہ کیسی ہو۔

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ما یقول إذا رأى مبتلى

بری خبر سننے یا مصیبت آنے پر یوں کہنا: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أُجُرْنِی فِی مُصِيبَتِی وَأَخْلِفْ لِی خَيرًا مِنْهَا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللهُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أُجُرْنِی فِی مُصِيبَتِی وَأَخْلِفْ لِی خَيرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيرًا مِنْهَا. قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَیُّ الْمُسْلِمِينَ خَيرٌ مِنْ أَبِی سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ إِنِّی قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللهُ لِی رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ أَرْسَلَ إِلَیَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبَ بْنَ أَبِی بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِی لَهُ فَقُلْتُ إِنَّ لِی بِنْتًا وَأَنَا غَيُورٌ. فَقَالَ: أَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُو اللهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيرَةِ[1]

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة

حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أُجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيرًا مِنْهَا (ترجمہ: ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی عنایت فرما) مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس کو دیتا ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (یعنی ان کے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا: اب ان سے بہتر کون ہو گا، اس لئے کہ ان کا پہلا گھر تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر میں نے یہی دعا پڑھی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أُجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيرًا مِنْهَا تو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے بدلے رسول اللہ ﷺ کو شوہر بنا دیا۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ وہ مجھے نبی کریم ﷺ کا پیغام دینے آئے، میں نے عرض

کیا کہ میری ایک بیٹی ہے اور مجھ میں غصہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی بیٹی کے لئے تو ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ اللہ ان کو بیٹی کے فکر سے بے غم کر دے گا اور ان کے غصہ کے لئے ہم دعا کریں گے وہ اللہ کھو دے گا۔

چھینک آنے پر یہ کہنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ (یا صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)

سننے والا کا کہنا (جب چھینکنے والا اللہ کی حمد کرے): يَرْحَمُكَ اللهُ

اس کے جواب میں چھینکنے والے کا کہنا: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللهُ. فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ. فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی چھینکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ کہے اور اس کا بھائی یا

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما جاء فی تشمیت العاطس

اس کا ساتھی یَرْحَمُكَ اللهُ کہے۔ جب ساتھی یَرْحَمُكَ اللهُ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔

نوٹ: بعض روایات میں کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ جگہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ آیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الآخَرَ قَالَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلاَنِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا۔ قَالَ أَحْمَدُ أَوْ فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا۔ وَتَرَكْتَ الآخَرَ. فَقَالَ: إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا۔ تو آپ ﷺ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول ! دو آدمیوں نے چھینک ماری، مگر آپ نے ایک کو جواب دیا ہے (احمد بن یونس نے وضاحت کی کہ یہاں لفظ فشمت أحدهما تھے یا فسمت أحدهما) اور دوسرے کو

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب كَيفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

چھوڑ دیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے (جس کو میں نے جواب دیا) اللہ کی حمد کی ہے اور اس نے (جس کو میں نے جواب نہیں دیا) اللہ کی حمد نہیں کی۔

چھینک آنے پر یہ کہنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

عَنْ عَمِّ، أَبِیهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِیهِ، قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی. فَلَمَّا صَلَّی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ: مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلَاةِ. فَلَمْ یَتَکَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِیَةَ: مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلَاةِ. فَلَمْ یَتَکَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ: مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلَاةِ. فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَا یَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: کَیْفَ قُلْتَ ﷺ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی فَقَالَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا[1]

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، مجھے چھینک آئی تو میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى کہا جب رسول ﷺ نماز پڑھ کر پلٹے تو آپ نے پوچھا: نماز میں کون بول رہا تھا؟ تو کسی نے جواب نہیں دیا، پھر آپ نے یہی بات دوبارہ پوچھی کہ: نماز میں کون بول رہا تھا؟ اس بار بھی کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپ نے یہی بات تیسری بار پوچھی کہ: نماز میں کون بول رہا تھا؟ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں تھا اللہ کے رسول! آپ نے پوچھا: تم نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے کہا: یوں کہا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الرجل یعطس فی الصلاۃ

میری جان ہے کہ تیس سے زائد فرشتے اس پر جھپٹے کہ اسے کون لے کر آسمان پر چڑھے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عَطَسَ شَابٌّ مِنَ الأَنْصَارِ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضَى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ. قَالَ فَسَكَتَ الشَّابُّ ثُمَّ قَالَ: مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا قُلْتُهَا لَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا خَيْرًا. قَالَ: مَا تَنَاهَتْ دُونَ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى[1]

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے حالت نماز میں ایک انصاری نوجوان کو چھینک آ گئی، تو اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضَى مِنْ أَمْرِ

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما یستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء

الدُّنيا وَالآخِرَةِ (ترجمہ: اللہ کے لیے بہت بہت تعریف ہے، ایسی تعریف جو پاکیزہ اور بابرکت ہو، یہاں تک کہ ہمارا رب خوش و راضی ہو جائے اور دنیا اور آخرت کے معاملہ میں اس کے خوش ہو جانے کے بعد بھی یہ حمد و ثنا برقرار رہے)، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے؟، عامر بن ربیعہ کہتے ہیں: نوجوان انصاری خاموش رہا، آپ ﷺ نے پھر پوچھا: یہ کلمات کس نے کہے؟ جس نے بھی کہا ہے اس نے برا نہیں کہا، تب اس نوجوان نے کہا: اللہ کے رسول! یہ کلمات میں نے کہے ہیں، میری نیت خیر ہی کی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات عرش الٰہی کے نیچے نہیں رکے (بلکہ الرحمٰن کے پاس پہنچ گئے)۔

ایک مجلس میں کئی مرتبہ چھینک آئے تو تین بار جواب دینا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، فرمایا: تین بار اپنے بھائی کی چھینک کا جواب دو اور جو اس سے زیادہ ہو تو وہ زکام ہے۔

---

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب باب كم مرة يشمت العاطس

چھینکتے وقت آواز کو پست رکھنا اور منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ. شَكَّ يَحْيَى[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ ﷺ اپنے منہ مبارک پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لیتے اور اپنی آواز کو کم رکھتے۔

چھینک سنتے وقت کہنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ عِنْدَ عَطْسَةٍ سَمِعَهَا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ وَلَا الْأُذُنِ أَبَدًا[2]

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب فِي الْعُطَاسِ

[2] اخرجه البخاری فی الأدب المفرد، کتاب العطاس والتثاؤب

حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس نے چھینک سنتے وقت کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ تو اس کو داڑھ کا درد نہیں ہوگا اور نہ کبھی اس کے کان میں درد ہوگا۔

جمائی کو حتی الامکان روکنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ. وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ بعض دفعہ صحت کی علامت ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو وہ

[1] اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب إذا تثاءب فليضع يده على فيه

الحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے واجب ہے کہ اس کا جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہے)۔اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنی قوت وطاقت کے مطابق اسے روکے۔اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

جمائی آنے پر منہ پر ہاتھ رکھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيطَانِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ وہ شیطان کی طرف سے ہے۔

ڈکار لیتے وقت آواز پست کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كُفَّ جُشَاءَكَ عَنَّا فَإِنَّ أَطْوَلَكُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُكُمْ شِبَعًا فِي دَارِ الدُّنْيَا[1]

---

[1] اخرجه البخاری فی الأدب المفرد، کتاب العطاس والتثاؤب

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:
ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس ڈکار لی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ڈکار کو ہم سے روکو، اس لیے کہ قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ بھوکا وہ رہے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہو کر کھاتا ہے۔[1]

کسی مجلس سے اٹھتے وقت یہ (تین مرتبہ) پڑھنا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِي، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَخَرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلاً مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى. قَالَ: كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ[2]

---

[1] اخرجہ ابن ماجۃ فی السنن، کتاب الأطعمۃ

[2] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب فی کفارۃ المجلس

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے آخری ایام میں جب کسی مجلس سے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے تھے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلَهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيكَ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھ لیا کہ اے اللہ کے رسول، آپ یہ کلمات کہتے ہیں جو پہلے نہیں کہا کرتے تھے (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس چیز کے کفارے کے لیے ہے جو مجلس میں ہو جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيكَ[1]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب فی کفارة المجلس

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ چند کلمات ہیں جو کوئی انہیں اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے تین بار پڑھ لے تو یہ اس کے لیے کفارہ بن جائیں گے اور جو کوئی انہیں اپنی اس مجلس کے دوران میں پڑھ لے وہ مجلس خیر کی ہو یا ذکر کی تو یہ اس کے لیے ایسے ہوں گے جیسے کسی تحریر کو مہر بند کر دیا گیا ہو (اس کے لیے اس کا اجر اور گناہوں کا کفارہ ہونا محفوظ ہوگا۔ وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (ترجمہ: اے اللہ! تو اپنی تعریفوں سمیت پاک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور میں تیری ہی طرف رجوع کرنے والا ہوں۔

دائیں ہاتھ سے لین دین کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ وَلْيَأْخُذْ بِيَمِينِهِ وَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ

يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پیئے، دائیں ہاتھ سے لے، دائیں ہاتھ سے دے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے۔

آپس میں تحائف کا لین دین کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَهَادُوا تَحَابُّوا[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں تحائف دو محبت پیدا ہو گی۔

عَنْ عَائِشَةَ، رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا[3]

---

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب الأطعمة

[2] اخرجه البخاری فی الأدب المفرد، کتاب التصرف العام، باب قبول الهدية

[3] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الإجارة، باب فِی قبول الهدايا

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدل بھی عطا فرماتے تھے۔

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَقُولُ: يَا بَنِي، تَبَاذَلُوا بَيْنَكُمْ، فَإِنَّهُ أَوَدُّ لِمَا بَيْنَكُمْ[1]

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے بیٹو! باہم ایک دوسرے پر خرچ کرتے رہا کرو کیونکہ یہ تمہارے درمیان محبت پیدا کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

تکیہ، خوشبو اور دودھ کا انکار نہ کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو خوشبو دی جائے تو وہ اس کو رد نہ کرے (یعنی لینے سے انکار نہ کرے) اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الأدب المفرد، کتاب التصرف العام، باب قبول الهدية

[2] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الزينة من السنن، باب الطّيب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں واپس نہ کی جائیں (یعنی کوئی پیش کرے تو انکار نہ کیا جائے) تکیہ، عطر اور دودھ۔

راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر سے اوپر (یا ساٹھ سے اوپر) شعبے (اجزاء) ہیں۔ سب سے افضل

---

[1] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الأدب عن رسول اللہ ﷺ

[2] اخرجہ المسلم فی الصحیح، کتاب الإیمان، باب شعب الإیمان

جزء لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے اور سب سے چھوٹا کسی اذیت (دینے والی چیز) کو

راستے سے ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک ہے۔

شادی کی مبارکبادیوں دینا: بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ قَالَ: بَارَكَ

اللّٰهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب شادی کی

مبارکباد دیتے تو فرماتے: بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي

خَيْرٍ (ترجمہ: اللہ تم کو برکت دے، اور اس برکت کو قائم ودائم رکھے، اور تم

دونوں میں خیر پر اتفاق رکھے)۔

حج یا عمرہ پر جانے والے کو یوں کہنا: أَيْ أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا

عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ: أَيْ

أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا[1]

---

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب النكاح، باب تهنئة النكاح

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے (اجازت دیتے ہوئے) کہا: أَيْ أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا (ترجمہ: اے میرے بھائی! اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا، بھولنا نہیں)۔[1]

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ

گھر میں داخل ہونے کے آداب

گھر میں داخل ہوتے وقت دائیں قدم سے شروع کرنا

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِى تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِى شَأْنِهِ كُلِّهِ[1]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو ہر چیز میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا پسند تھا، جوتی پہننے میں اور کنگھی کرنے میں اور وضوء کرنے میں اور اپنے تمام کاموں میں۔

نوٹ: اسی طرح گھر میں داخل ہوتے وقت بھی دائیں قدم سے شروع کرنا چاہیئے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت بِسمِ اللهِ پڑھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لاَ مَبِيتَ لَكُمْ وَلاَ عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الوضوٗ، باب التیمن فی الوضوٗ والغسل

الشَّيطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ

الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج تمہارے لئے اس گھر میں رات گزارنے کی جگہ نہ ملی اور جب کھانا کھانے کا وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا۔

[1] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما

گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيرَ الْمَوْلَجِ، وَخَيرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِي، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ فَلْيَقُلِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيرَ الْمَوْلِجِ وَخَيرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ[1]

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيرَ الْمَوْلَجِ، وَخَيرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ (ہمارا) آنا خیر کا ہو اور نکلنا (بھی) خیر کا ہو۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام سے باہر نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے توکل کیا۔ پھر اپنے گھر والوں کو سلام کہے۔

---

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا دخل بيته

گھر والوں کو سلام کرنا

قال اللہ تبارك وتعالی: فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً[1]

فرمان الٰہی ہے کہ ترجمہ: پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہا کرو، (سلام) اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے۔

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ.[2]

پھر (یعنی گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھنے کے بعد) گھر والوں کو سلام کرو اس سے تم پر بھی برکت ہو گی اور تیرے گھر والوں پر بھی۔

---

[1] (سورۃ النور:61)

[2] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الاستئذان والآداب عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی التسلیم إذا دخل بیتہ

مسواک کرنا

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ[1]

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو کس چیز سے ابتداء فرماتے؟ فرمایا: مسواک سے۔

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الطھارۃ، باب فی الرجل یستاک بسواک غیرہ

شام کی مسنون دعائیں اور اذکار

آیت الکرسی پڑھنا

إِذَا قُلْتَهَا حِينَ تُصْبِحُ؛ أُجِرتَ مِنَّا إِلَى أَنْ تَمْسِي، وَإِذَا قُلْتَهَا حِينَ تُمْسِي، أُجِرْتَ مِنَّا إِلَى أَنْ تُصْبِحَ[1]

جو شخص اسے (یعنی آیت الکرسی) صبح کے وقت پڑھ لے اسے شام تک جنوں سے پناہ دے دی جاتی ہے۔ اور جو اسے شام کے وقت پڑھ لے اسے صبح ہونے تک جنوں سے پناہ دے دی جاتی ہے۔

سورت بقرہ کی دس آیات پڑھنا: پہلی چار آیات (الٓمٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک)، آیت الکرسی اور اس کی اگلی دو آیات اور سورت بقرہ کی آخری تین آیات (لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ سے آخر تک)

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: مَنْ قَرَأَ عَشَرَ آيَاتٍ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيلَةٍ لَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ الْبَيتَ شَيطَانٌ تِلْكَ اللَّيلَةَ حَتَّى يُصْبِحَ: أَرْبَعًا مِنْ

---

[1] اخرجه النسائي في السنن في السنن الكبرى، عمل اليوم و الليلة، ذكر ما يجير من الجن و الشيطان

أَوَّلِهَا، وَآيَةُ الْكُرْسِي، وَآيَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَثَلَاثٌ خَوَاتِيمُهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: لَمْ يَقْرَبْهُ وَلَا أَهْلَهُ يَوْمَئِذٍ شَيْطَانٌ، وَلَا شَيْءٌ يَكْرَهُهُ، وَلَا يُقْرَؤُهُ عَلَى مَجْنُونٍ إِلَّا أَفَاقَ. وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْبَقَرَةِ عِنْدَ مَنَامِهِ، لَمْ يَنْسَ الْقُرْآنَ[1]

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے سورہ بقرہ کی دس آیات پڑھیں، پہلی چار آیات اور آیت الکرسی اور اس کے بعد والی دو آیات، اور آخری تین آیات، اس دن شیطان اس کے اور اس کے گھر والوں کے قریب نہ آئے گا اور نہ کوئی اور بری چیز آئے گی۔ جس مجنون پر یہ آیات پڑھی جائیں گی وہ اچھا ہو جائے گا۔ جو شخص سوتے وقت سورۃ بقرہ کی (یہ) دس آیات پڑھ لے گا وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔

[1] الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضل أول سورة البقرة وآية الكرسی

سورت یٰسٓ پڑھنا

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ قَرَأَ يس حِينَ يُصْبِحُ، أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ، أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو صبح کے وقت سورۃ یٰسٓ پڑھے گا شام تک وہ دن آسانی سے گزرے گا، جو رات کو اسے پڑھے گا صبح تک اس کی رات آسانی سے گزرے گی۔

سورت سجدہ (الٓمٓ تَنْزِيلُ) اور سورت ملک (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ) پڑھنا:

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ[2]

---

[1] سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل یس

[2] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب فضائل القرآن عن رسول اللہ ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب تک الٓمٓ تَنْزِیلُ اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ پڑھ نہ لیتے سوتے نہ تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن کی تیس آیتوں کی ایک سورۃ نے ایک آدمی کی شفاعت (سفارش) کی تو اسے بخش دیا گیا، یہ سورۃ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

سورت اخلاص اور معوذتین تین مرتبہ پڑھنا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: أَصَلَّيْتُمْ. فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ: قُلْ. فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ

ثُمَّ قَالَ: قُلْ. فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: قُلْ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَقُولُ

قَالَ: {قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ} وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ[1]

حضرت عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم ایک اندھیری اور سخت بارش والی رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کیلئے نکلے تا کہ آپ نماز پڑھا دیں، تو ہم نے آپ کو تلاش کر لیا، آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ تو اس پر میں نے کچھ نہیں کہا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ میں نے کچھ نہیں کہا، دوسری بار پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ میں نے کچھ نہیں کہا، تیسری بار پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول، کیا کہوں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ (یعنی سورت اخلاص) اور معوذتین

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح

(یعنی سورت فلق اور سورت ناس) صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ یہ تمہاری ہر چیز کے لے کافی ہیں۔

یہ آیات پڑھنا: فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ {فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًا وَحِينَ تُظْهِرُونَ} إِلَى {وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ} [الروم: 17-19] أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے: {فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًا وَحِينَ

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح

تُظۡهِرُونَ} سے لے کر {وَكَذَٰلِكَ تُخۡرَجُونَ} تک (ترجمہ: تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو۔ اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو۔ وہ زندہ کو نکالتا ہے مردے سے اور مردے کو نکالتا ہے زندہ سے اور وہ زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ اور اسی طرح تم کو (قبروں سے) نکال لیا جائے گا) اس نے اس دن کی فوت شدہ چیزوں کو پالیا اور جس نے یہی آیات شام کو پڑھیں اس نے اس رات کی فوت شدہ چیزوں کو پالیا۔

یہ آیت سات مرتبہ پڑھنا: حَسۡبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيمِ

عَنۡ أُمِّ الدَّرۡدَاءِ عَنۡ أَبِي الدَّرۡدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ مَنۡ قَالَ إِذَا أَصۡبَحَ وَإِذَا أَمۡسَى حَسۡبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيمِ سَبۡعَ مَرَّاتٍ كَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوۡ كَاذِبًا[1]

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (ترجمہ: کافی ہے مجھے اللہ، صرف وہی معبود برحق ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے، وہی عرش عظیم کا رب ہے) کہے تو اللہ اس کی پریشانیوں سے اسے کافی ہو گا چاہے ان کے کہنے میں وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

یہ دعا پڑھنا: أَمْسَينَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ: أَمْسَينَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ: لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي

هَذِهِ اللَّيلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ

أَيضًا: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ[1]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شام کے وقت

یہ دعا پڑھتے تھے: أَمْسَينَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ پڑھتے: لَهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيرَ مَا فِي هَذِهِ

اللَّيلَةِ وَخَيرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا

رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ

وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ (ترجمہ: ہم نے اور پوری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی۔

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں

راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ اس کیلئے بادشاہت ہے اور

[1] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل

تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ! میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد بہتری کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس رات کے شر اور اسکے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر جہنم اور عذاب قبر سے بھی پناہ مانگتا ہوں) اور جب صبح کرتے تو بھی یہی دعا پڑھتے لیکن (شروع میں أَمْسَینا وَأَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کی جگہ پر) أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھتے۔

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: بِسْمِ اللهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ

عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُولُ فِی صَبَاحِ كُلِّ یَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَیْلَةٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرُّهُ شَیْءٌ. وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ إِلَیْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ

مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ[1]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات (دعا) پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے)۔ راوی حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج تھا چنانچہ جو شخص ان سے یہ حدیث سن رہا تھا تعجب سے انکی طرف دیکھنے لگا۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو، حدیث اسی طرح میں نے تم سے بیان کی اور اس (فالج) کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی (یعنی بھول گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر دے۔

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے شام کے وقت تین مرتبہ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (ترجمہ: میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی) پڑھا، اسے اس رات کوئی بھی ڈنک مارنے والا جانور تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا

عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا،

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب فی الاستعاذة

وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًا، حِينَ يُمْسِي ثَلَاثًا، وَحِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثًا، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]

حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ایک خادم سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًا (میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ إِنْسَانٍ أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي

[1] مسند الامام احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث خادم النبی ﷺ

وَحِينَ يُصْبِحُ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]

نبی اکرم ﷺ کے خادم حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شام کو اور صبح کے وقت کہے رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيا (ترجمہ: میں اللہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں) تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى

وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام ان دعاؤں کو نہیں چھوڑتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا طالب ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت کا طالب ہوں، اے اللہ! میرے عیوب چھپا دے،

[1] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى

میرے دل کو مامون کر دے، اور میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اور اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں نیچے سے ہلاک کئے جانے سے)۔

یہ دعا چار مرتبہ پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللهُ نِصْفَهُ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ[1]

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ (ترجمہ: اے اللہ! میں نے صبح کی، میں تجھے اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو تیرے فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوقات کو گواہ بناتا ہوں کہ: تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں) تو اللہ تعالٰی اس کا ایک چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کر دے گا، پھر جو دو مرتبہ کہے گا اللہ اس کا نصف حصہ آزاد کر دے گا، اور جو تین بار کہے گا تو اللہ اس کے تین چوتھائی حصے کو آزاد کر دے گا، اور اگر وہ چار بار کہے گا تو اللہ اسے پورے طور پر جہنم سے نجات دیدے گا۔

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا

شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ (ترجمہ: اے اللہ! میں نے صبح کی، تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے حاملین عرش، دوسرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بیشک تو ہی اللہ ہے، تیرے ایک اکیلے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تیرا کوئی ساتھی نہیں اور بیشک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں)، تو وہ اس دن میں جو گناہ بھی کرے گا، اللہ اسے معاف کر دے گا۔ اور اگر شام کو یہ کہے تو اس رات میں جو گناہ اس سے ہوں معاف کر دیئے جائیں گے۔

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی بَدَنِی اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی سَمْعِی اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی بَصَرِی لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ

قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِی بَكْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ لأَبِيهِ يا أَبَةِ إِنِّی أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی بَدَنِی اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی سَمْعِی اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی بَصَرِی لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلاَثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلاَثًا حِينَ تُمْسِي. فَقَالَ إِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ[1]

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا ابو جان! میں آپ کو ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی بَدَنِی اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی سَمْعِی اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی بَصَرِی لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ (ترجمہ: اے اللہ! تو میرے جسم کو عافیت نصیب کر، اے اللہ! تو میرے کان کو عافیت عطا کر، اے اللہ! تو میری نگاہ کو عافیت سے نواز دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح

نہیں) آپ اسے تین مرتبہ دہراتے ہیں جب صبح کرتے ہیں اور تین مرتبہ جب شام کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول ﷺ کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا ہے، اور مجھے پسند ہے کہ میں آپ کا مسنون طریقہ اپناؤں۔

یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

قَالَ عَبَّاسٌ فِیهِ وَتَقُولُ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِیدُهَا ثَلَاثًا حِینَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِینَ تُمْسِی فَتَدْعُو بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ[1]

حضرت عباس بن عبد العظیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اتنا مزید ہے کہ آپ کہتے اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (ترجمہ: اے اللہ! میں کفر و محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تو ہی معبود برحق

[1] اخرجہ ابو داؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

ہے) تین مرتبہ اسے صبح دہراتے اور تین مرتبہ اسے شام میں، ان کے ذریعہ آپ دعا کرتے تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت کا طریقہ اپناؤں۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ النُّشُورُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يقُولُ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيقُلِ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ الْمَصِيرُ. وَإِذَا أَمْسَى فَلْيقُلِ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ النُّشُورُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ الْمَصِيرُ (ترجمہ: اے اللہ! ہم تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى

تیرے ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے) اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ بِكَ أَمْسَينَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحيا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيكَ النُّشُورُ (ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی بھروسے پر جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف اکٹھے ہو کر آئیں گے)۔

یہ دعا پڑھنا: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُم فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ[1]

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی اسناد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو چاہیئے کہ کہا کرے أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ (ترجمہ: ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے ملک نے بھی صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر، کامیابی، مدد، نور، برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد ہے تیری پناہ چاہتا ہوں) اور جب شام ہو تو اسی طرح کہہ لیا کرے۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِي، قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ

مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ[1]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا: سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کے سب کلمات کا سردار) یہ ہے: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الدعوات، باب أفضل الاستغفار

ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر دل سے یقین رکھتے ہوئے ان کو کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا شام ہونے سے پہلے، تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي، قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا أُمَامَةَ مَالِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ. قَالَ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا

أَنْتَ قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ. قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ. قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ هَمِّي وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي [1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے تو اچانک آپ کی نظر ایک انصاری پر پڑی جنہیں ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، آپ ﷺ نے ان سے کہا: ابو امامہ! کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ بھی مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! غموں اور قرضوں نے مجھے گھیر لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں کہو تو اللہ تم سے تمہارے غم اور قرض ادا کر دے، میں نے کہا: ضرور اللہ کے رسول!

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة

آپ ﷺ نے فرمایا: صبح و شام یہ کہا کرو: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ (ترجمہ: اے اللہ! میں غم اور حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی و سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے غلبہ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہ پڑھنا شروع کیا تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کروا دیا۔

یہ کلمات سو(۱۰۰) مرتبہ پڑھنا: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ. لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلاَّ أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ[1]

---

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص صبح و شام میں سو (100) مرتبہ: سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ کہے، قیامت کے دن کوئی شخص اس سے اچھا عمل لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جس نے وہی کہا ہو جو اس نے کہا ہے یا اس سے بھی زیادہ اس نے یہ دعا پڑھی ہو۔

یہ کلمات پڑھنا: سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللہِ مَا شَاءَ اللہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَأَنَّ اللہَ قَدْ أَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا

أَنَّ عَبْدَ الْحَمِیْدِ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ أُمَّهٗ حَدَّثَتْهُ وَکَانَتْ، تَخْدِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بِنْتَ النَّبِیِّ، صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُهَا فَیَقُوْلُ: قُوْلِیْ حِیْنَ تُصْبِحِیْنَ سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللہِ مَا شَاءَ اللہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَأَنَّ اللہَ قَدْ أَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا فَإِنَّهٗ مَنْ قَالَهُنَّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰی یُمْسِیَ

وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ[1]

حضرت عبد الحمید مولی بنو ہاشم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ان صاحبزادی نے انہیں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ انہیں سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: جب تم صبح کرو تو یہ کہا کرو: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (ترجمہ: اللہ پاک ہے اپنی حمدوں کے ساتھ۔ نیکی اور خیر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور اس کا علم ہر شے کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے) بلاشبہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہہ لے، تو شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے شام کو یہ پڑھ لیے، تو صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح

یہ کلمات پڑھنا: اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِي، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ. فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ [1]

حضرت جناب عبد اللہ بن غنام البیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ کہہ لیا اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ (ترجمہ: اے اللہ! مجھے جو بھی نعمت حاصل ہے وہ تیرے اکیلے ہی کی طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ پس تیری ہی حمد ہے اور تیرا ہی شکر ہے) تو اس نے اپنے اس دن کا شکر ادا کر لیا اور جس نے شام کے وقت اسی طرح کہہ لیا تو اس نے اپنی اس رات کا شکر ادا کر لیا۔

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح

سونے کے آداب

سونے سے پہلے بستر کو جھاڑنا اور یہ دعا پڑھنا: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی سونے کے لیے اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہیئے کہ اپنے بستر کو اپنی لنگی کے اندر کے کونے سے جھاڑ لے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کے بستر پر کیا چیز (مثلاً کیڑا مکوڑا، یا گرد و غبار) گری پڑی ہو

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الدعوات

اور اس کے بعد وہ بستر پر لیٹے اور پھر کہ دعا پڑھے: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ (ترجمہ: اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے اور تیرے (فضل کے ساتھ ہی) اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح کو قبض کر لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر تو نے اسے واپس لوٹا دیا تو اس کی اسی چیز کے ساتھ حفاظت کرنا جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے)

وضو کرنا اور دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا کرنا: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ۔ رضی اللہ عنہما۔ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَيتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيمَنِ، وَقُلِ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا

مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِى أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيكَ الَّذِى أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ. فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِى أَرْسَلْتَ. قَالَ: لاَ، وَبِنَبِيكَ الَّذِى أَرْسَلْتَ[1]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو خوابگاہ میں جانے کا ارادہ کرے۔ تو وضو کر جس طرح نماز کیلئے وضو کرتا ہے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا اور کہہ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِى إِلَيكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِى إِلَيكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِى أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيكَ الَّذِى أَرْسَلْتَ (ترجمہ: اے میرے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالہ کر دیا اور میں نے اپنے معاملات تیرے سپرد کر دیئے اور تجھ کو اپنا پشت پناہ بنایا، تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں اور تیری رحمت کا امیدوار

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الدعوات، باب إذا بات طاهرا وفضله

ہوں اور تجھ سے پناہ کی اور نجات کی جگہ تیرے سوا کوئی نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا، جو تو نے بھیجا)، اگر یہ پڑھ کر تو سو جائے اور تو مر جائے تو فطرت (یعنی اسلام) پر مرے گا، ان کلمات کو سب باتوں سے آخر میں پڑھ (یعنی اس کے بعد کوئی دنیوی بات نہ کر)۔ میں نے عرض کیا کہ کیا وَبِرَسُولِكَ الَّذِی أَرْسَلْتَ کہوں آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بِنَبِيكَ الَّذِی أَرْسَلْتَ کہو۔

یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا

عَنْ حُذَيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيلِ وَضَعَ يدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يقُولُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيا. وَإِذَا اسْتَيقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَحْيانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيهِ النُّشُورُ[1]

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی تحت الخد الأیمن

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے : اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا (ترجمہ: اے اللہ ! تیرے نام کے ساتھ، میں مرتا اور تیرے ہی نام سے جیتا ہوں)۔ اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہم کو لوٹنا ہے)۔

آیت الکرسی پڑھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ

حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ فطر کے غلہ کی حفاظت پر مجھے مقرر کیا، ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ لپ بھر بھر کر لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر انہوں نے آخر تک حدیث بیان کی، اس (چور) نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب صبح تک نہ آسکے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بات تو اس نے سچی کہی ہے اگرچہ وہ خود جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبلیس وجنوده

سورت کافرون پڑھنا

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنَوْفَلٍ: اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ[1]

حضرت نوفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھو (یعنی پوری سورت) اور پھر اسے ختم کر کے سو جاؤ، کیونکہ یہ سورت شرک سے برأت ہے۔

سورت اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر تین مرتبہ دم کرنا

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ[2]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب ما یقال عند النوم

[2] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (تینوں سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور پھر سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل آپ تین دفعہ کرتے تھے۔

یہ دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهُ وَلَا مُؤْوِی

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهُ وَلَا مُؤْوِی[1]

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو دعا کرتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي (ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں جگہ دی۔ پس کتنے لوگ ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی جگہ دینے والا)۔

یہ دعا پڑھنا: اللهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا، إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: اللهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ. فَقَالَ لَهُ

رَجُلٌ: أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ، فَقَالَ: مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ، مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو: اللهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَة (ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسے فوت کرے گا، تیرے لئے ہے اس کی موت اور اس کی زندگی۔ اگر تو نے اسے زندہ رکھا تو اس کی حفاظت کرنا اور اگر تو نے اسے مار دیا تو اس کی مغفرت کرنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔ ایک شخص ان سے بولا: آپ نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی؟ انہوں نے کہا: ان سے سنی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ سے۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع

اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

عَنْ حَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ. ثَلَاثَ مِرَارٍ[1]

نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر تین مرتبہ فرماتے: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچایئے جس روز آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے)۔

---

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقال عند النوم

تسبیح فاطمہ (33 بار سُبْحَانَ اللهِ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، 34 بار اَللهُ أَكْبَرُ) پڑھنا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ، أَتَتِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ: مَا أَلْفِيتِيهِ عِنْدَنَا. قَالَ: أَلاَ أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے ایک خادم مانگنے آئیں اور کام کی (مشقت کی) شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے پاس کوئی خادم نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے کسی خادم سے بہتر ہو۔ جب تم اپنے بستر پر آجاؤ تو تینتیس (33) مرتبہ سبحان اللہ کہو، تینتیس (33) مرتبہ الحمد للہ کہو، اور چونتیس (34) مرتبہ اللہ اکبر کہو۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التسبیح أول النهار وعند النوم

رات کو تہجد پڑھنے کی نیت سے سونا

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ[1]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بستر پر آئے، اور وہ رات میں قیام کی نیت رکھتا ہو، پھر اس کی دونوں آنکھیں اس پر غالب آ جائیں یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس کے لیے اس کی نیت کا ثواب لکھا جائے گا، اور اس کی نینداس کے رب عزو جل کی جانب سے اس پر صدقہ ہو گی۔

پیٹ کے بل نہ لیٹنا

عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ. فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا. فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا

---

[1] اخرجه النسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب من أتى فراشه وهو ينوي القيام فنام

ثُمَّ قَالَ: يا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا. فَجَاءَتْ بِحَيسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ: يا عَائِشَةُ اسْقِينَا. فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ: يا عَائِشَةُ اسْقِينَا. فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ وَإِنْ شِئْتُمُ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ. قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يبْغِضُهَا اللهُ. قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ[1]

حضرت یعیش بن طِخفۃ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے تو (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلو۔ تو ہم گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ۔ وہ دلیا لے کر آئیں تو ہم نے کھایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ۔ تو وہ تھوڑا سا حیس (ایک عربی کھانا جو کھجور، ستو، پنیر اور گھی سے بنتا ہے) لے کر آئیں، چڑیا کے برابر، تو

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الأدب، باب فی الرجل ینبطح علی بطنہ

(اسے بھی) ہم نے کھایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! ہم کو پلاؤ۔ تو وہ دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے کر آئیں، تو ہم نے پیا، آپ نے فرمایا اے عائشہ ہمیں پلاؤ تو وہ ایک چھوٹا سا پیالہ لائیں دودھ کا ہم نے وہ پی لیا پھر آپ ﷺ نے (ہم لوگوں سے) فرمایا: تم لوگ چاہو (ادھر ہی) سو جاؤ، اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ۔ وہ کہتے ہیں: تو میں (مسجد میں) صبح کے قریب اوندھا (پیٹ کے بل) لیٹا ہوا تھا کہ یکایک کوئی مجھے اپنے پیر سے ہلا کر جگانے لگا، جگانے والے نے کہا: اس طرح لیٹنے کو اللہ ناپسند کرتا ہے، میں نے (آنکھ کھول کر) دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

رات کو اٹھنے کے آداب

نیند سے بیدار ہونے سنتیں (چاہے رات کو یا دن میں) کتاب کے شروع میں مذکور ہیں۔ یہاں اس کے علاوہ رات کو اٹھنے سے تعلق رکھنے والی سنتوں کا ذکر ہے۔

رات کی آخری تہائی میں اٹھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف (اپنی رحمت خاصہ) کا نزول فرماتا ہے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، وہ

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التهجد، باب الدعاء فی الصلاة من آخر اللیل

فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اس کو عطا کروں اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔

آسمان کی طرف نظر کر کے سورت آل عمران کی آخری دس آیات (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ سے آخر تک) پڑھنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنهما قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الأَلْبَابِ، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ (ام المؤمنین) میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہ گیا۔ پہلے رسول اللہ ﷺ نے اپنی

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التفسیر

بیوی (حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھوڑی دیر تک بات چیت کی پھر

سو گئے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہا تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی

طرف نظر کی اور یہ آیت تلاوت کی: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ

وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأُولِي الأَلْبَابِ (ترجمہ: بیشک آسمانوں

اور زمین کی پیدائش اور دن و رات کے مختلف ہونے میں عقلمندوں

کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں)۔ اس کے بعد آپ ﷺ کھڑے ہوئے

اور وضو کیا اور مسواک کی، پھر گیارہ رکعتیں تہجد اور وتر پڑھیں۔ جب

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے (فجر کی) اذان دی تو آپ نے دو رکعت (فجر کی

سنت) پڑھی اور باہر مسجد میں تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھائی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ

لأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

طُولِهَا، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الآيَاتِ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ

مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَ، ثُمَّ أَتَى شَنًّا مُعَلَّقًا، فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ

يُصَلِّي، فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي، ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي، فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سو گیا، ارادہ یہ تھا کہ آج رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھوں گا۔ میری خالہ نے آپ کے لیے گدا بچھا دیا اور آپ ﷺ اس کے طول میں لیٹ گئے پھر (جب آخری رات میں بیدار ہوئے تو) چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار دور کیئے۔ پھر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں، اس کے بعد آپ ایک مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی لے کر وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی کھڑا ہو گیا اور جو کچھ آپ نے کیا تھا وہی سب کچھ میں نے بھی کیا اور آپ کے پاس آکر آپ

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التفسیر

کے بازو میں میں بھی کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا اور میرے کان کو (شفقت سے) پکڑ کر ملنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے دو رکعت تہجد کی نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر وتر کی نماز پڑھی۔

یہ کلمات پڑھ کر اللہ سے دعا مانگنا کہ اس کے بعد دعا قبول ہوتی ہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي۔

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي. أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے۔ تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ پاک ہے، تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے) پھر کہے کہ رَبِّ اغْفِرْ لِي (ترجمہ: یا اللہ مجھے بخش) یا فرمایا کہ کوئی دعا بھی کرے تو قبول ہوتی ہے۔ اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز قبول ہوتی ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التهجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی

دعا کرنا کہ باوضو سونے والے کی بیدار ہوتے وقت دعا قبول ہوتی ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلَى طُهُورٍ ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَسَأَلَ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا أَوْ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ إِلاَّ أَعْطَاهُ[1]

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات باوضو ہو کر سوتا ہے اور پھر رات کے کسی وقت بھی بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی کسی بھی چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔

تہجد کی نماز پڑھنا

عَنْ بِلاَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الإِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ[2]

---

[1] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب الدعاء، باب ما یدعو به إذا انتبه من اللیل

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب فی دعاء النبی ﷺ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم رات کا قیام ضرور کیا کرو، اس لیے کہ تم سے پہلے صالح لوگوں کی یہی عادت تھی، اور بے شک یہ رات کی نماز اللہ پاک کے قرب کا باعث ہے اور گناہوں سے بچنے کا سبب ہے اور گناہوں کے مٹنے کا ذریعہ ہے اور بدن سے بیماریوں کو دور رکھنے والی ہے۔

اپنے گھر والوں کو تہجد کے لئے جگانا چاہیئے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ[1]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں دو رکعات نماز ادا کریں، تو ان دونوں کا نام ان افراد میں لکھا جاتا ہے، جو اللہ تعالی کا بکثرت ذکر کرنے والے مرد وخواتین ہیں۔

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الوتر، باب الحث علی قیام اللیل

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثُمَّ أَيقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَيقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھا اور اس نے نماز (تہجد) پڑھی، پھر اس نے اپنی بیوی کو جگایا، اس نے بھی نماز (تہجد) پڑھی اور اگر وہ (اٹھنے سے) انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کو اٹھی اور نماز پڑھی، پھر اپنے خاوند کو جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر اس نے انکار کیا تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

عَنْ عَلِي بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيقَظَنَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوِيا

---

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب الترغیب فی قیام اللیل

مِنَ اللَّيلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ إِلَينَا فَأَيقَظَنَا فَقَالَ: قُومَا فَصَلِّيَا[1]

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ہمیں نماز (تہجد) کے لیے جگایا، پھر اپنے گھر تشریف لے گئے اور کافی دیر تک نماز پڑھتے رہے۔ آپ نے ہماری طرف سے کوئی آواز یا آہٹ نہ سنی تو دوبارہ تشریف لائے اور ہمیں پھر جگایا اور فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھو۔

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيلِ مَا شَاءَ اللهُ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيلِ أَيقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ يَقُولُ لَهُمُ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَتْلُو هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى﴾[2]

---

[1] اخرجہ النسائی فی السنن، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب الترغیب فی قیام اللیل

[2] اخرجہ المالک فی الموطأ، کتاب صلاۃ اللیل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھنے جتنی دیر اللہ چاہتا یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آتا تو اپنے گھر والوں کو جگاتے اور ان سے کہتے نماز نماز۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى (ترجمہ: اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت قدم رہ۔ کچھ ہم تم سے روزی نہیں مانگتے۔ ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیز گاری کے لیے ہے)۔

نماز تہجد میں کبھی اونچی قرأت کرنا اور ابھی آہستہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ أَكَانَ يسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يجْهَرُ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ. فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً[1]

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی قراءۃ اللّیل

حضرت عبد اللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رات میں نبی اکرم ﷺ کی قرأت کیسی ہوتی تھی کیا آپ قرآن آہستہ پڑھتے تھے یا اونچی آواز سے؟ کہا: آپ ہر طرح سے پڑھتے تھے، کبھی سری پڑھتے تھے اور کبھی جہری، تو میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے دین کے معاملے میں کشادگی رکھی ہے۔

تہجد کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے کرنا

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ[1]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز پڑھنے کے لئے اٹھتے، اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے۔

نوٹ: ان دو رکعتوں کو پڑھنے سے شیطان کا اثر اور پورا دن عبادت میں سستی دور ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں وارد ہے کہ:

[1] اخرجه المسلم فی الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء فی صلاة الليل وقيامه

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے کہ ابھی رات بہت پڑی ہے، سو جا۔ جب وہ جاگ اٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پس وہ صبح کرتا ہے کہ ہشاش بشاش اور خوش مزاج ہوتا ہے ورنہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ بدمزاج اور کاہل (سست) ہوتا ہے۔

نوٹ: اگر فجر کا وقت داخل ہو گیا ہو تو نفل پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التهجد، باب عقد الشیطان علی قافیة الرأس إذا لم یصل باللیل

نماز تہجد کی آٹھ رکعت اور وتر کی تین رکعت پڑھنا (اگر عشاء کے ساتھ وتر نہیں پڑھی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأُولِي الأَلْبَابِ، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ أَذَّنَ بِلاَلٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رات کو رہا تھا تو آنحضرت ﷺ تشریف لائے کچھ دیر تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کیں پھر سو گئے اس کے بعد رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوئے آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیت پڑھی (اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ الخ، آل

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التفسیر

عمران: 190) یعنی آسمان اور زمین کی پیدائش میں رات اور دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں اس کے بعد وضو کیا مسواک فرمائی پھر گیارہ رکعت نماز ادا کی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر مسجد میں تشریف لا کر فرض نماز جماعت سے پڑھائی۔

نوٹ: تہجد میں آٹھ رکعات پڑھنا آپ ﷺ کا غالب معمول تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے زیادہ اور کم رکعتیں بھی ادا فرمائیں ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے۔ اور جسے امید ہو کہ وہ رات کے آخر میں اٹھ

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح کتاب، صلاة المسافرین وقصرها، باب صلاة اللیل مثنی مثنی

جائے گا، وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز کا

مشاہدہ کیا جاتا ہے اور یہ افضل ہے۔

نوٹ: اس کتاب میں متعدد مسنون اذکار اور دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی اختیار کی جاسکتی ہیں۔

حرفِ آخر

ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[1]

ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اللہ عزوجل کے محبوب خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مبارک احکام خداوندی یعنی بندگی کی احسن صورت متشکل انداز میں نہایت حسین نمونہ حیات ہمارے لئے احسان خداوندی کے طور پر موجود ہے۔آپ ﷺ کی اتباع حقیقتاً اللہ کی خوشنودی رضا اور رحمت وشفقت کا ذریعہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ[2]

---

[1] الاحزاب:21

[2] آل عمران:31

ترجمہ: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

غرضیکہ پورا دین آپ ﷺ کے قول و فعل کی شکل میں بنی نوع انسان کیلئے مشعل راہ ہے۔ اس دور میں جب دین سے دوری عام ہے، آپ ﷺ کی ایک ایک سنت کا زندہ کرنا (عمل میں آنا) سو شہید کے برابر اجر و ثواب رکھتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں وارد ہے کہ:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهٗ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ[1]

ترجمہ: جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لیے 100 شہیدوں کا اجر ہے۔

[1] سنن دارمی:51، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام، الحدیث ١٧٦، ج ١، ص ٥٥

مادیت کے اس دور میں ''اجر و ثواب'' کی اہمیت مقدار کے لحاظ سے اجاگر نہیں ہوتی، اسے اگر کسی کام کی بجاآوری کا ''صلہ'' جیسے ''مزدور کی تنخواہ'' کی مثال سے سمجھا جائے تو معلوم ہو گا کہ ایک ایک سنت جو رائج نہیں اسے اسے رائج کرنے کے عوض سو شہید کے برابر کی جائیداد اللہ عزوجل اپنے فضل و کرم سے بندے کو جنت میں عطا فرمائے گا۔

انسانی زندگی کے اقوال و افعال ،روز مرہ زندگی گزارنے کا اسلوب ،معاشرتی معاملات ایک دوسرے کے حقوق و فرائض غرضیکہ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا معاشرتی اور سماجی تعلق اسوہ مبارکہ کی اتباع میں گزارنے سے نہ صرف اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ بنتا ہے۔ بلکہ اسے کامیابی اور کامرانی عطا کرتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[1]

ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں کو مسنون انداز میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ یہی صراط مستقیم ہے۔

---

[1] الاحزاب:21

جیسا کہ ارشاد باری تعالٰی ہے

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [1]

ترجمہ: راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا۔

اللہ کے محبوب افضل الانبیاء، خاتم المرسلین، رحمت العالمین سے بڑھ کر انعام یافتہ ذات کوئی نہیں اور آپ کی اتباع سنت مبارکہ کی پیروی ہی دین و دنیا کی سب سے بڑی کامیابی ہے اور یہ آخرت میں باعث شفاعت ہو گی۔

ہم آئے یہاں تمہارے لئے

اٹھیں گے وہاں تمہارے لئے

[1] الفاتحہ: 7

اظہار تشکر

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ

حضور نبی اکرم ﷺ کا اشاد مبارک ہے کہ

جو شخص بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا (بھی) شکر ادا نہیں کرتا

میں اس کام میں اپنے تمام معاونین کا بے حد شکر گزار اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شان کے مطابق صلہ عظیم، حضور ﷺ کے شفاعت

اور اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی قربتیں، رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے،

بالخصوص اپنی جامعہ کے مفتی پروفیسر ڈاکٹر محمد معظم فراز محمدی سیفی، مفتی ڈاکٹر محمد عمر فراز محمدی سیفی،

اور ہمارے جامعہ کی ڈنمارک برانچ کے متہم مفتی طارق محمد امین محمدی سیفی، مولانا محمد کامران محمدی

سیفی، مولانا حافظ حمزہ محمدی سیفی، قاری طہ حسین محمدی سیفی،

اور ہمارے جامعہ کے سید طارف حسین شاہ محمدی سیفی اور مولانا ابوالسرمد محمد یوسف محمدی سیفی،

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر اور دین پر استقامت عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ادارہ ھذا کی دیگر تصانیف

سلسلہ اربعینات

01 دن کا معمول بمطابق فرمان رسول ﷺ۔

02 الاربعین فی التوبہ والاستغفار۔ اسلوب توبہ واستغفار۔ چالیس احادیث۔

03 الاربعین فی ختم النبوۃ بمحمد ﷺ۔ ختم نبوت ﷺ۔ چالیس احادیث۔

04 الاربعین فی صفۃ صلاۃ النبی ﷺ۔ نمازِ رسول ﷺ۔ چالیس احادیث۔

05 الاربعین فی اسلوبِ الادبِ لِلوالدین۔ والدین کے ساتھ طرزِ ادب۔ چالیس احادیث۔

06 الاربعین فی معرفۃ النفس وتزکیتھا۔ نفس کی پہچان اور تزکیہ۔ چالیس احادیث۔

07 الاربعین فی احکام الصلوۃ۔ نماز کی فرضیت واہمیت۔ چالیس احادیث۔

08 الاربعین فی الصوم۔ روزہ کے احکام اور مسائل۔ چالیس احادیث۔

09 الاربعین فی الإعتکاف۔ اعتکاف۔ چالیس احادیث۔

10 الاربعین فی احکام الصلوۃ بالجماعۃ۔ نماز باجماعت کے فضائل واحکام۔ چالیس احادیث۔

11 الأربعین فی الوجد والحال۔ کیفیاتِ وجد وحال۔ چالیس احادیث۔

12 الأربعین فی أھمیۃ صحبۃ المرشد الکامل وأثرھا۔ صحبت مرشد کامل۔ چالیس احادیث۔

13 الأربعین فی آفات اللسان۔ زبان کی آفات۔ چالیس احادیث۔

14 الاربعین فی الأحکام اللباس والحجاب۔ لباس اور پردے کے احکامات۔ چالیس احادیث۔

15 الأربعین فی فضل الذکر والتقرب إلی اللہ تعالی۔ ذکر الٰہی اور تقرب الی اللہ۔ چالیس احادیث۔

ادارہ ہٰذا کی دیگر تصانیف

خانقاہ وجامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم ۔ اسلام آباد